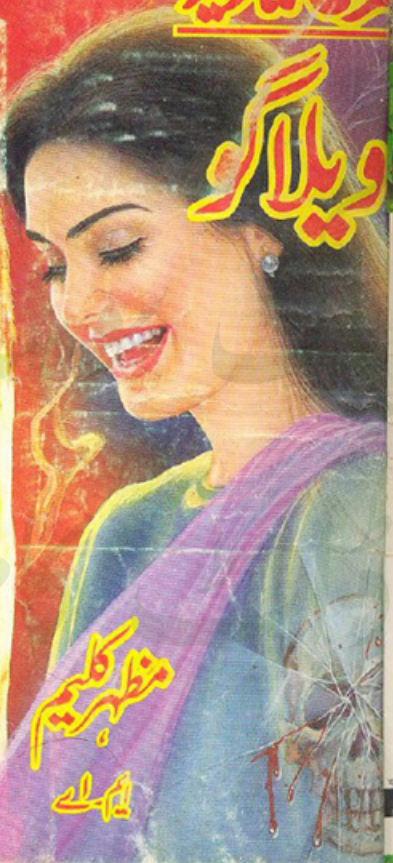


سپیشل

علاسیہ

ویلاگر

مظہر کلیم
لیکے



چند باتیں

اس جمل کے تمام نام ناقلاً از دواۓ واقعات اور خوش کردہ پوچھ پچھ کی مرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزدی یا کالی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز 'مصطفیٰ پرنٹرز' قصور ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ دیا سپیشل نمبر "ویلا گو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خیر و شر کی آواز کی ایک اور سطح پر مبنی یہ کہانی آپ کے ذہن میں کئی نئے ورہے کھول دے گی۔ افریقہ کے گھنے جنگلات میں رہنے والے قدیم ترین قبائلی اور ان کے وچ ڈاکٹروں اور بیماریوں کے درمیان ہونے والی شیطانی کشمکش اور پھر صدیوں سے ان پر مسلط شیطانی رسم و رواج۔ قدیم افریقی جاوہ اور سحر کے شگفتوں میں جکڑے ہوئے ان قبائلیوں کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کی روحانی کوششوں میں شیطان اور اس کی ذریات کی مخصوص رکاوٹیں۔ یہ سب کچھ تو جاننے کب سے ہوتا چلا آ رہا تھا لیکن جب ایک مخصوص قبائلی وچ ڈاکٹر نے جو شیطان کا خاص بیماری تھا وہ تمام حدیں عبور کر لیں جس کے بعد اس کی سرکوبی ضروری قرار دے دی گئی اور چونکہ قبائلیوں میں اسلام کی روشنی کے رستے میں یہ وچ ڈاکٹر سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا تھا اس لئے لمحہ انکسار کیا جب روحانی قوتوں نے اس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھیوں کو لاکھڑا کیا۔ حالانکہ عمران نے اس مشن پر جانے سے ہر طرح سے گریز کیا لیکن پھر حالات و واقعات اس انداز میں ترتیب پاتے چلے گئے کہ عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت اس قبائلی وچ ڈاکٹر، شیطان اور اس کی ذریات کے مقابل بہر حال

ناشران ----- اشرف قریشی

----- یوسف قریشی

پرنٹر ----- محمد یونس

طابع ----- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ----- روپے 50/-



اترنا پڑا۔ بتانچہ درندوں سے پڑا تہائی گھنے جنگلات میں بسنے والے
 اہتائی ہمساندہ اور قدیم ترین قبائلیوں کے درمیان جب عمران اپنے
 ساتھیوں سمیت پہنچا تو پھر وہاں ایک ایسی جدوجہد کا آغاز ہو گیا جس کا
 ہر لمحہ سنسنی اور حیرت کی بے شمار داستانیں اپنے اندر سمیٹے ہوئے
 تھیں۔ جنگلات میں جوزف کی خصوص سرگرمیاں، عمران اور اس کے
 ساتھیوں کے انفریٹیو وچ ڈاکڑوں اور بھاریوں کے مقابل صرف اپنی
 ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کے استعمال سے ایسے حیرت انگیز واقعات
 ظہور پذیر ہوئے کہ خیر و شر کی اس حیرت انگیز سطح کی آویزش لمحہ بہ لمحہ
 اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ مجھے یقین ہے کہ مادیاتی موضوعات پر مبنی ناول
 پسند کرنے والے قارئین کے لئے یہ ایک نیا اور حیرت انگیز تجربہ
 ثابت ہو گا لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے
 جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم
 نہیں ہیں۔

نژاد اللہ یاد سندھ سے شاکر علی فرس لکھتے ہیں: "آپ کے ناول
 اس قدر پسند ہیں کہ ہمیشہ دلی سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر
 خضر عطا کرے اور آپ ناول لکھتے رہیں اور ہم پڑھتے رہیں۔ میں چاہتا
 تھا کہ اٹھتا ہوں لیکن ٹھیکے پر بھی آپ کی کتاب میرے ہاتھوں میں
 ہوتی ہے۔ اس سے آپ میرے شوق کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ برائے
 مہربانی جوزف پر کوئی خصوصی ناول لکھیں۔ جوزف کا کردار ہمارا
 پسندیدہ کردار ہے۔"

محترم شاکر علی فرس صاحب۔ خط لکھنے، دعائیں دینے اور ناول
 پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کے خط میں بڑی دلچسپ بات سامنے
 آئی ہے کہ آپ اپنے ٹھیکے پر بیک وقت دو چائس کا بندوبست رکھتے
 ہیں۔ لگاؤوں کے لئے فروٹ چائٹ اور اپنے لئے مطالعہ کی چائٹ۔
 جوزف پر انشاء اللہ جلد ہی خصوصی ناول لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ
 بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ہری پور ہزارہ سے محمد عاصم لکھتے ہیں: "آپ کا ناول "لاست
 مودمنٹ" وادی مشکبار پر ایک شاہکار ناول تھا۔ آپ واقعی قلم سے
 جہاد کر رہے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ کافرستان کے خلاف
 زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں۔"

محترم محمد عاصم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
 شکریہ۔ کافرستان کے خلاف ناول اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں اور
 انشاء اللہ آئندہ بھی شائع ہوتے رہیں گے۔

ذریہ اسماعیل خان سے جاوید خان لکھتے ہیں: "میں آپ کے
 ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں البتہ آپ کی چند باتوں میں ذریہ اسماعیل
 خان سے آنے والے خطوط کے جواب شامل نہیں ہوتے۔ کیا اس کی
 کوئی خاص وجہ ہے۔ ایک بات آپ سے پوچھنی تھی کہ بیرونی مجتہد
 یا مجرم ہر بار مشن مکمل کرنے پاکستان کے دارالحکومت میں ہی کیوں
 آتے ہیں۔ کیا مقام لیبارٹریاں، ایٹمی تنصیبات وغیرہ صرف
 دارالحکومت میں ہی ہوتی ہیں۔"

محترم جاوید خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے آنے والے خطوط کے جواب بھی اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو چونکہ دارالحکومت کسی بھی ملک کا مرکز ہوتا ہے اس لئے تمام مرکزی ادارے وغیرہ دارالحکومت میں ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بیرونی مہجنت یا مجرم تنظیمیں اپنے مشن کے مراکز بھی دارالحکومت میں ہی قائم کرتی ہیں اور پھر جہاں بھی ان کا مشن ہو وہاں کام کیا جاتا ہے۔ آپ اگر اس پوائنٹ کو ذہن میں رکھ کر ناول پڑھیں تو آپ کو اپنے سوال کا جواب خود ہی مل جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بھکرے محمد اکرم فریدی لکھتے ہیں۔ ہم سب گھر والے آپ کے ناول بے حد شوق سے پڑھتے ہیں لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ اسلام میں تو لاش کی بے حرمتی اور اسے جلانا منع ہے۔ لیکن عمران مجرموں اور مہجنتوں کی لاشوں کو برقی بجلی میں ڈال کر جلا دیتا ہے۔ امید ہے آپ وضاحت کریں گے۔

محترم محمد اکرم فریدی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول شوق سے پڑھنے کا بے حد شکر ہے۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال کیا ہے۔ اسلام میں لاشوں کی بے حرمتی اور انہیں جلانا واقعی ممنوع ہے۔ لیکن یہ ممانعت عام حالات کے لئے ہے۔ ایسے خصوصی حالات جہاں لاکھوں کروڑوں انسانوں کی زندگیاں، مستقبل اور مفادات واؤ پر لگے ہوئے ہوں وہاں دشمنوں کی لاشوں کا کفن و دفن یا ان کی حرمت کا

خیال رکھنا ان لاکھوں کروڑوں انسانوں پر ظلم ہے۔ آپ نے جنگ میں اکثر دیکھا ہو گا کہ دشمنوں کی لاشوں پر پٹرول چھڑک کر انہیں آگ لگا دی جاتی ہے یا بغیر کفن و دفن کے انہیں اجتماعی قبر میں ڈال دیا جاتا ہے اور صرف لاشوں کی لاشوں کی حرمت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈاکٹر محمد عرفان شمس لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول "سمارت مشن" اور "سپراسرگروپ" بے حد پسند آئے ہیں۔ لیکن عمران اکثر کسی کام نہ بند کرنے کے لئے اس کے منہ میں رومال کا گولہ ڈال دیتا ہے تو کیا زبان کی مدد سے رومال کا گولہ باہر نہیں نکالا جاسکتا۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے۔

محترم محمد عرفان شمس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر ہے۔ آپ نے رومال کے گولے کے سلسلے میں جو لکھا ہے اس کا تو بڑی آسانی سے آپ تجربہ کر یا کر سکتے ہیں۔ امید ہے آپ تجربہ کرنے کے بعد دوبارہ خط لکھیں گے تاکہ میں بھی آپ کے اس تجربے سے فائدہ اٹھا سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

محبت ڈیرہ جوتی سے عمران علی راجپوت لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا دیوانہ ہوں۔ آپ کا نیا ناول پڑھ کر مجھے واقعی اتنی خوشی ہوتی ہے کہ شاید اتنی خوشی عمر و عیار کو فراموش ملنے پر بھی نہ ہوتی ہوگی۔ میری درخواست ہے کہ آپ اپنے ناول غیر ممالک میں بھی بھجوا کر دیں۔ امید ہے آپ ضرور میری اس درخواست پر غور کریں گے۔"

محترم عمران علی راجپوت صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر ہے۔ آپ نے جس محبت اور خلوص سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے تو محترم ناول تو پوری دنیا میں جاتے اور پڑھے جاتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

عمران مشنگ روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران کا زیادہ وقت مطالعہ میں ہی گزرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ناشتہ کر کے اور اخبارات کا مطالعہ کرنے کے بعد عمران کافی در سے ایک سائنسی تحقیقی کتاب پڑھتے ہیں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“
عمران نے کتاب پر نظریں گاڑے ہوئے رسیور منہ سے نکال کر سپٹ سے لچے میں کہا۔

”السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی دھیمی لیکن

باوقار آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ کتاب اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی تھی۔

”وعلیکم السلام در محنت اند ویر کاٹو۔ جناب آپ نے فون کیا ہے۔ حکم فرمائیے۔“..... عمران نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ سید چراغ شاہ کی طرف سے فون آنے کا تو اس کے ذہن کے کسی گوشے میں تصور تک نہ تھا۔

”عمران بیٹے سلام میں پہل کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اور ثواب ایک ایسی دولت ہے جس کا مسلمان کو عرصوں ہونا چاہئے بہر حال اگر تمہارے پاس وقت ہو تو میں تمہارے فلیٹ پر کچھ عرض کرنے کے لئے حاضر ہو جاؤں۔“..... دوسری طرف سے اہتائی حلیم لہجے میں کہا گیا تو عمران کے چہرے پر ہلکت اہتائی شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے رسیور اٹھا کر سلام کرنے کی بجائے صرف اپنا تعارف کرایا جس بنا پر سید چراغ شاہ اسے تنبیہ کر رہے ہیں۔

”میں شرمندہ ہوں شاہ صاحب۔ واقعی مجھے اپنا نام بتانے سے پہلے سلام کرنا چاہئے تھا۔ بہر حال میں خود حاضر خدمت ہو رہا ہوں۔“..... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”ایک نیک کام میں تمہاری ضرورت آپڑی ہے۔ اگر تم آجاؤ تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمہیں ہر عسائت کرے گا۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا۔ اللہ حافظ۔“..... دوسری طرف سے اسی طرح حلیم لہجے

میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ سید چراغ شاہ اسے پھر کسی ایسے مشن پر بھیجنے کا ارادہ کر چکے ہیں جس میں اس کا مقابلہ پھر کسی شیطان کی کسی ذرمت سے ہو گا اور عمران چونکہ اب اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر اس نے انکار کر دیا یا پہلو تہی کرنے کی کوشش کی تو اس کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے اس لئے وہ خاموشی سے اٹھا اور ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے اس گاڑی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں سید چراغ شاہ صاحب کی رہائش گاہ تھی۔ سید چراغ شاہ صاحب کے کچے مکان کے سامنے اس نے کار روکی اور پھر وہ ابھی نیچے ہی اتر رہا تھا کہ مکان سے سید چراغ شاہ صاحب کا صاحبزادہ نمودار ہوا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

”شاہ صاحب مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے منتظر ہیں۔“ سلام دعا کے بعد صاحبزادے نے اہتائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تو کیا اب مسجد میں بھی فون لگوا دیا گیا ہے۔“..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”جی نہیں۔ وہ فون کر کے مسجد میں تشریف لے گئے تھے۔“ صاحبزادے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اہتائی میں سر ہلا دیا اور پھر مسجد کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ مؤدبانہ انداز میں عمران کے پیچھے چل رہا تھا۔ مسجد کے دروازے پر پہنچ کر

جو سرپوش سے ڈھکا ہوا تھا عمران کے سانسے رکھ دیا۔

"پی پی لو بیٹے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے شکر یہ ادا کیا اور پھر دودھ کا گھومٹ لیا تو وہ واقعی بے حد لذیذ تھا۔ جب تک عمران نے دودھ ختم نہیں کیا اس وقت تک بالکل پی خاموشی ہی۔ دودھ ختم کر کے عمران نے جیب سے رومان نکال کر منہ صاف کیا۔

"جاؤ کلی کر لو پھر بات ہوگی..... شاہ صاحب نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باہر آکر وہ اس طرف لو بڑھ گیا جہاں وضو کرنے کے لئے پانی موجود تھا۔ عمران نے کلی کی اور پھر واپس آکر وہ دوبارہ مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ خالی گلاس اور سرپوش لے کر واپس چلا گیا تھا۔

"ڈکلا نا جریا کے انتہائی شمال مغرب میں ہے جناب اور وہاں اب بھی قدیم ترین دور کے انتہائی گہنے جنگلات ہیں جہاں اب بھی قدیم ترین دور کے افریقی قبائل رہتے ہیں..... اس بار اس آدمی نے جیسے ناسطور کہا گیا تھا، انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی مشہور قریبی علاقہ بتا دیں تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ یہ کون سی جگہ ہے..... عمران نے کہا۔

"اس کی سرحد مشہور شہر اسادان سے ملتی ہے اور یہ مہذب لوگوں کے لئے آخری سرحد ہے..... ناسطور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ اسادان بھی کئی بار گیا ہوا تھا اور اب

عمران نے جوئے اتارے اور پھر مسجد میں داخل ہو کر وہ مسجد کے مسقف حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... عمران نے اندرونی حصے میں داخل ہوتے ہی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ بیٹھو بیٹے..... شاہ صاحب نے جو ایک چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے، مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے سانسے ایک سیاہ خام آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اوجیر عمر آدمی تھا اور اس کا لباس اور اس کا رنگ روپ بتا رہا تھا کہ وہ افریقہ کے کسی دور دراز علاقے کا رہنے والا ہے۔ وہ سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا اور شاید منہ ہی منہ میں اس نے سلام کا جواب دیا اور پھر عمران بھی ان کے قریب بیٹھ گیا۔

"یہ علی عمران ہے اور علی عمران ان کا نام ناسطور ہے اور انہیں میں نے تم سے ملوانے کے لئے نا جریا کے ایک دور دراز علاقے ڈکلا سے بلوایا ہے..... سید چراغ شاہ صاحب نے اس آدمی کے ساتھ عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران نا جریا کا نام سن کر ہی بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈکلا۔ یہ کون سا علاقہ ہے جناب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں حالانکہ میں بے شمار بار نا جریا گیا ہوا ہوں..... عمران نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر دودھ کا ایک گلاس

سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے..... عمران نے کہا۔

”عمران بیٹے میں اب تک اس لئے خاموش رہا ہوں کہ میں چاہتا تھا کہ تم ناسطور سے ابتدائی بات چیت کر لو اور اس علاقے کے بارے میں جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو.....“ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

”جی۔ میں نے کچھ لیا ہے کہ ناسطور صاحب کس علاقے کی بات کر رہے ہیں لیکن میرے لئے کیا حکم ہے.....“ عمران نے کہا۔

”اس علاقے میں ایک قدیم قبیلہ رہتا ہے جو اس پورے علاقے میں ابتدائی طاقتور اور بااثر سمجھا جاتا ہے۔ اس قبیلہ کا نام سلاگ ہے۔ اس کا بھاری جے وچ ڈاکٹر کہا جاتا ہے اس کا نام خوشو ہے۔ یہ

شیطان کا خاص بھاری ہے اور شیطان کے سکھائے ہوئے سمجھندوں کی وجہ سے وہ مثالی روجوں کو اپنی قید میں کر لیتا ہے اور پھر ان مثالی روجوں کو وہ شیطان کی مدد کے لئے استعمال کرتا ہے اور اس کی وجہ

سے وہاں اسلام کی تبلیغ میں خاصی رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔“ سید چراغ شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے بھرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”مثالی روجیں۔ وہ کیا ہوتی ہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں.....“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ ایک تو انسان کے اندر روج ہوتی ہے جیسے امراۃ یعنی اللہ کا حکم کہا گیا ہے۔ یہ تو کسی طرح

اسے معلوم ہوا تھا کہ یہ آدمی ناسطور کس علاقے کی بات کر رہا ہے۔ یہ علاقہ حکومت ناہریا کے حکم سے انتہائی سختی سے ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ یہاں قدیم دور کے جنگلات انتہائی وسیع و عریض علاقے میں پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دنیا کے سب سے گھنے اور خطرناک جنگلات کہلاتے تھے اور یہاں نہ صرف انتہائی خطرناک درندوں کی کثرت تھی بلکہ یہاں واقعی قدیم دور کے قبائل بھی رہتے تھے۔ گو یہ سارے قبیلے اب آؤغور تو نہیں رہے تھے اور نہ ہی یہ اس علاقے میں جانے والے کسی مہذب آدمی کو ہلاک کرتے تھے لیکن جیسے ہی کوئی غیر آدمی اس علاقے میں داخل ہوتا اسے فوراً واپس دھکیل دیا جاتا تھا۔

”اور۔ آپ اس علاقے میں رہتے ہیں لیکن آپ تو ہماری زبان بڑی روانی سے بول رہے ہیں.....“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں شاہ صاحب کی خدمت میں اکثر حاضری دینے کا شرف حاصل کرتا رہتا ہوں اور ڈکلا اسادان سے زیادہ دور نہیں ہے اور الحمد للہ وہاں مسلمانوں کی آبادی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اس سارے علاقے میں رہنے والے قدیم قبایلوں میں اسلام کی روشنی پھیلائیں اور اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ ایسا آہستہ آہستہ ہو رہا ہے.....“ ناسطور نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

”بہت خوب۔ یہ تو آپ واقعی بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ مجھے آپ

جہارے پاس وقت ہے اور جہار اول چاہے تو یہ کام کر دو ورنہ اللہ تعالیٰ کوئی اور سبیل پیدا کر دے گا۔..... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

”شاہ صاحب آپ چونکہ ناراض ہو جاتے ہیں اس لئے کچھ کھل کر کہنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔..... عمران نے کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔“

”ناراض تو تب ہوتا جب میں کوئی حکم دیتا اور تم انکار کر دیتے میں تو تمام بات تم پر چھوڑ رہا ہوں۔ میرے خیال کے مطابق چونکہ تم اس کام کے لئے مناسب صلاحیتیں رکھتے ہو اس لئے میں نے تمہیں یہاں آنے کی تکلیف دی ہے۔ اگر تم کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ جانا چاہو یا ویسے ہی جہار اول نہ چاہ رہا ہو تو تم کھل کر کہہ دو مجھے کوئی گھم نہ ہو گا۔ اس دنیا میں ازل سے خیر و شر کی آمد و رفت چل رہی ہے اور ابد تک چلتی رہے گی۔ یہ تو ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے جن کا انتخاب خیر کے لئے کام کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔..... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔“

”یہ تو واقعی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ آدمی خیر کے لئے کام کرے نیک شاہ صاحب کیا روحانی سطح پر اس وجہ ڈاکٹر کے خلاف کام نہیں کیا جاسکتا۔..... عمران نے آخر کار دل میں جو بات تھی کہہ ڈالی۔“

”سب کچھ مشیتِ لہٰزی کے تحت ہوتا ہے عمران بیٹے۔ اگر اس شیطان کے بیماری کو کسی روحانی سطح پر کام کر کے ختم کر دیا گیا تو

قید نہیں ہو سکتی لیکن ہر انسان میں ایک روح مثالی بھی ہوتی ہے۔ یہ انسان کے اعمال، اس کی سوچ، اس کے ایمان اور اس کے کردار کا ایک روحانی خاکہ ہوتا ہے۔ اس لئے اسے روح مثالی یا مثالی روح کہا جاتا ہے۔ جس طرح تم نے سنا ہو گا کہ ہر انسان کے ساتھ ایک جسم مثالی ہوتا ہے اسی طرح ہر روح کے ساتھ ایک روح مثالی ہوتی ہے۔ نیک لوگ اس روح مثالی سے اچھے کام لیتے ہیں جبکہ شیطان اور اس کے پیروکار اپنے مخصوص اچھٹنڈوں سے اسے قید کر کے اس سے گراہی پھیلانے کا کام لیتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک بہت تفصیل طلب موضوع ہے۔ مختصر طور پر اتنا ہی سمجھ لینا جہارے لئے کافی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس کی خواہش پر اسے مہلت دے رکھی ہے اس لئے وہ روزِ ازل سے اپنی کوششوں میں مصروف ہے کہ خلقِ خدا کو راہِ راست پر نہ رہنے دے یا انہیں راہِ راست سے بھٹکا دے۔ بہر حال وجہ ڈاکٹر شو شو کی ان حرکتوں کی وجہ سے وہاں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ وہاں اسلام کی تبلیغ میں خاصی رکاوٹیں پیدا ہو چکی ہیں اور اب روحانی سطح پر یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ اس وجہ ڈاکٹر شو شو کا خاتمہ کر دیا جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کام جہارے ہاتھوں سرانجام پائے۔..... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔“

”جی۔ جیسے آپ کا حکم۔..... عمران نے قدرے رک رک کر کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔“

”تم پر کوئی جبر نہیں ہے۔ یہ صرف میری خواہش ہے۔ اگر

عمران کے فلیٹ پر پہنچنے کے بعد حیرت برے لگے میں کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ میں بھلے بھی تو اچانک بنانا رہتا ہوں۔" عمران نے چونک کر کہا۔

"بھلے جب بھی آپ جاتے ہیں تو فلیٹ کا بیردنی دروازہ لاکھ کر کے جاتے ہیں لیکن آج ایسا نہیں ہوا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اسی وجہ سے میں پریشان تھا کہ ایسی کیا بات ہوئی ہے کہ آپ دروازہ بند کرنا ہی بھول گئے۔" سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ واقعی مجھے اب یاد آ رہا ہے کہ میں نے واقعی دروازہ لاک نہ کیا تھا۔ میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا۔ فلیٹ کو چیک کیا ہے تم نے۔" عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ پہلا کام میں نے یہی کیا ہے لیکن آپ گئے کہاں تھے۔" سلیمان نے کہا اور عمران نے شاہ صاحب کا فون آنے لے کر اپنی واپسی تک کی ساری بات بتا دی۔

"آپ نے شاہ صاحب کو انکار کر دیا ہے۔" سلیمان کے جہرے پر ٹھٹھکتا انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرا آئے تھے۔ ایسے تاثرات جیسے اسے عمران کی اس بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ہاں۔ دراصل میرا دل ہی نہ چاہ رہا تھا۔ اب بھلا یہ بھی کوئی کام ہے کہ اس قدر دور دراز علاقے میں جا کر ان وحشی قبیلوں سے ٹڑتے پھرو اور وہاں کے کسی خاص بچاری کو ہلاک کیا جائے۔ میری

اس قبیلے کے لوگوں پر وہ اثر نہیں ہو گا جو اثر کسی عام آدمی کی طرح اسے شکست دینے کے بعد پڑ سکتا ہے۔ بہر حال میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تم ایسا کر دو کہ ایک دو روز میری بات پر غور کرو اگر جہاد اہل مان جانے تو مجھے فون کر کے اطلاع دے دینا ورنہ انکار کر دینا مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" سید چراغ شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انکار کی تو میں جرأت ہی نہیں کر سکتا۔" عمران نے جواب دیا۔

"جہادری ہچکچاہٹ بتا رہی ہے کہ دل سے اس کام کے لئے تیار نہیں ہو رہے۔ ٹھیک ہے تم جاسکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سہیل پیدا کر دے گا۔" شاہ صاحب نے کہا۔

"آپ ناراض تو نہیں ہوئے۔" عمران نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ ویسے عجائبات کیا بات تھی کہ اس کا واقعی دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اس دور دراز علاقے میں خواہ مخواہ بغیر کسی وجہ کے اس وحشی ڈاکٹر سے لڑتا پھرے۔

"نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں نے بھلے ہی کہا ہے۔" سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران اٹھا۔ اس نے شاہ صاحب اور اس افریقی آدمی کو سلام کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ ٹھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"یہ آپ اچانک کہاں چلے گئے تھے صاحب۔" سلیمان نے

کچھ میں تو یہ بات نہیں آئی..... عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”یہ آپ نے کیا کیا صاحب۔ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ شاہ صاحب نے اگر آپ کا انتخاب کیا ہے تو سوچ کچھ کر ہی کیا ہوگا اور میرے نزدیک تو آپ کو اپنی خوش بختی پر ناز کرنا چاہئے تھا کہ آپ کا انتخاب کیا جاتا ہے لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ یہ بہت برا ہوا۔“ سلیمان نے کہا۔

”بہر حال اب تو میں نے انکار کر دیا ہے اور شاہ صاحب بھی ناراض نہیں ہوئے اس لئے اب اس بات کو چھوڑو اور چائے لے آؤ.....“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود دی کتاب اٹھا کر کھول لی جو شاہ صاحب کا فون آنے سے کھلے پڑھنے میں مصروف تھا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار چرنج اٹھی۔

”سلیمان اس فون کو اٹھا کر لے جاؤ۔ یہ تو مجھے کچھ پڑھنے ہی نہیں دیتا.....“ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو سلیمان تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

”اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ میں سلیمان عرض کر رہا ہوں.....“ سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران چونک کر حیرت بھری نظروں سے سلیمان کو دیکھنے لگا کیونکہ اس کا یہ انداز اس کے لئے نیا تھا۔

”وعلیکم السلام۔“ سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے۔“

دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”جی ہاں.....“ سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ علی عمران ایم ایس سی۔“ ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں.....“ عمران نے رسیور لے کر کہا۔

”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ ویسے آج یہ کسی کا یا پلٹ ہو گئی ہے کہ کھلے سلیمان نے رسیور اٹھاتے ہوئے باقاعدہ سلام کیا اور اب تم نے بھی کھلے سلام کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے.....“ دوسری طرف سے سرسلطان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”نیک لوگوں کی باتوں میں بڑا اثر ہوتا ہے جناب۔“ سلیمان کا تو مجھے علم نہیں ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا لیکن آپ سے کھلے حکیم چراغ شاہ صاحب کا فون آیا تھا۔ میں نے عادت کے مطابق اپنا تعارف کرایا تو انہوں نے فرمایا کہ مسلمان سلام کرنے میں کھل کر رہا ہے کیونکہ سلام میں پہل کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کو تو ثواب کے لئے حرص ہونا چاہئے۔ میں واقعی ان کی بات سن کر بے حد شرمندہ ہوا تھا اس لئے میں نے سلام کیا ہے.....“ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب نے کس لئے فون کیا تھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو

میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ مجھے تھوڑی دیر پہلے یہ اطلاع ملی تو میں نے
 ناہریا میں پاکیشیا کے سفیر سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ جس علاقے
 میں ہیلی کاپٹر اترتا ہے وہ انتہائی قدیم اور گھنے جنگلات پر مشتمل ہے جس میں
 قدیم دور کے ایسے قبائلی رہتے ہیں جو حکومت کے تحت نہیں ہیں اور یہ سارا علاقہ خوفناک درندوں سے بھرا ہوا ہے اس لئے
 ہو سکتا ہے کہ سردار اور ہیلی کاپٹر کے حملے کو کسی قبیلے نے گرفتار کر
 لیا ہو۔ میں نے اسے بتایا کہ سردار کی بازیابی انتہائی ضروری ہے
 کیونکہ سردار اور پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنس دان ہیں اور ان کی
 یسٹرنری میں کئی ایسے دفاعی پراجیکٹ پر کام ہو رہے ہیں جو ان کے
 بغیر مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر یہ پراجیکٹ مکمل نہ ہوئے تو پاکیشیا
 کے دفاع کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا تو سفیر صاحب نے وعدہ
 کیا ہے کہ وہ حکومت ناہریا کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے سردار کی
 بازیابی کے انتظامات کراتے ہیں۔ میں نے انہیں اس لئے کال کیا
 ہے کہ اگر حکومت ناہریا اپنے انتظامات کے باوجود بھی سردار کو
 بازیاب نہ کر سکی تو پھر کیا ہوگا..... سرسلطان نے انتہائی پریشان
 سے لہجے میں کہا۔
 کس علاقے میں ہیلی کاپٹر اترتا ہے..... عمران نے ہونٹ
 میچتے ہوئے پوچھا۔
 مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ اگر تم خود تفصیل پوچھنا چاہتے ہو
 تو میں تمہیں ناہریا میں پاکیشیائی سفارت خانے کا فون نمبر بتا دیتا

گئی ہے..... سرسلطان نے پوچھا۔

”وہ کسی جادوگر کے خلاف مجھے کام کرنے کے لئے افریقہ بھیجنا
 چاہتے تھے کیونکہ اس جادوگر کی وجہ سے وہاں اسلام کی تبلیغ میں
 رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں لیکن میں نے ادب سے انکار کر دیا ہے کیونکہ
 یہ بھلا کوئی کام ہوا کہ جاکر جادوگر دوس سے لڑتے پھرو..... عمران
 نے جواب دیا۔

”اوہ اچھا۔ بہر حال یہ قہار اور شاہ صاحب کا مسند ہے۔ میں
 اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے تو تمہیں اس لئے کال کیا
 ہے کہ ایک انتہائی امیر جنسی سلسلے تو گئی ہے..... سرسلطان نے کہا
 تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”امیر جنسی۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے..... عمران نے چونک کر
 پوچھا۔

”افریقہ ملک گھانا میں گذشتہ کئی روز سے ایک بین الاقوامی سطح
 کی سائنسی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور پاکیشیا سے سردار اس
 کانفرنس میں شرکت کرنے گئے ہوتے تھے۔ کانفرنس ختم ہو گئی تو
 سردار نے واپس آنے کی بجائے کیردون جہانے کا ارادہ کیا لیکن گھانا
 اور کیردون کے درمیان چونکہ کوئی ہوائی سروس موجود نہ تھی اس
 لئے حکومت گھانا نے انہیں ایک ہیلی کاپٹر پر کیردون پہنچانے کا
 بندوبست کیا لیکن یہ ہیلی کاپٹر ناہریا کے شمال مغربی علاقے میں فنی
 غرابی کی وجہ سے اچانک اتر گیا ہے اور اس کے بعد اس کے بارے

صاحب نے آپ کو وہاں بھگوانے کا چونکہ فیصلہ کر لیا تھا اس لئے یہ سب کچھ ہوا ہے اور اب آپ مجبوراً وہاں جائیں گے جبکہ شاہ صاحب کی بات مان کر آپ جاتے تو شاہ صاحب کی نظر عنایت بھی آپ پر رہتی..... سلیمان نے جواب دیا۔

”نہیں۔ شاہ صاحب سے تو میری ابھی بات ہوئی ہے۔ سردار اور والا مسئلہ تو ظاہر ہے کافی پہلے ہوا ہو گا اور ابھی یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہاں جانا پڑے“..... عمران نے کہا۔

”آپ دیکھ لیں۔ آپ کو بہر حال جانا پڑے گا اور ویسے میری درخواست ہے کہ آپ اب بھی شاہ صاحب سے معافی مانگ لیں اور ان کی بات مان کر وہاں جائیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ابتدائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے“..... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اتنی بھی خوش عقیدگی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر جانا ہی پڑا تو بہر حال یہ سرکاری کام ہو گا اور سرکاری انداز میں ہی ہو گا۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سلیمان ہونٹ بچھپنے خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے جانے پینا شروع کر دی پھر جب اس کے خیال کے مطابق دس منٹ پورے ہو گئے تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ نمبر بھی سر سلطان نے بتا دیا تھا اس لئے اسے رابطہ نمبر انکوٹری سے معلوم کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

ہوں اور انہیں چہارے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ تم خود ان سے بات کر لو۔ اس اطلاع پر یقین کرو کہ صدر صاحب سمیت سب حکام بے حد پریشان ہو گئے ہیں“..... سر سلطان نے کہا۔

”ہونا بھی چاہئے۔ سردار کی اہمیت واقعی ایسی ہے۔ بہر حال آپ مجھے تاجر یا کارابطہ نمبر اور سفارت خانے کا فون نمبر بتا کر انہیں کہہ دیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران بات کرے گا“..... عمران نے توثیق جبرے لگے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم دس منٹ بعد اسے فون کر لینا“..... دوسری طرف سے سر سلطان نے رابطہ نمبر اور سفارت خانے کا فون نمبر بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور دکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

”کیا ہوا صاحب۔ خیریت ہے“..... اسی لمحے سلیمان نے اندر داخل ہو کر پریشان سے لگے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کی پیالی موجود تھی۔

”گتا ہے مجھے شاہ صاحب کے بتائے ہوئے مشن پر جانا ہی پڑے گا“..... عمران نے سرائی کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے“..... سلیمان نے چونک کر حیرت جبرے لگے میں کہا تو عمران نے سر سلطان سے ہونے والی بات حیرت دوہرا دی۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے انکار کے باوجود چونکہ شاہ

”میں سر۔ ظاہر ہے یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے۔“ سفیر صاحب نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے خدا حافظ۔“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”سلیمان آؤ۔ جلدی۔“ عمران نے رسیور رکھتے ہی اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے سلیمان کمرے میں آگیا۔

”کیا ہوا صاحب۔“ سلیمان نے پوچھا۔

”دیکھا۔ میں نے کہا تھا ناں کہ اجنی بھی خوش عقیدگی نہیں ہوتی ہے۔“

”سردار کو بازیاب کرایا گیا ہے۔ حکومت تاجریا نے فوری وردائی کی ہے۔ تم خواہ مخواہ اس بات کے ڈانڈے چراغ شاہ صاحب کی بات سے ملا رہے تھے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں صاحب۔ بہر حال مجھے تو امتیاقین ہے کہ پانے لٹکار کر کے اچھا نہیں کیا۔“ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر واپس مڑ گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے رڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

”میں۔ پاکیشیائی سفارت خانہ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹری سر دس کے چیف کا نمائندہ خصوصی۔ سفیر صاحب سے بات کرائیں۔“ عمران نے کہا۔

”میں سر۔ ہولڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ اسلام ریاض بول رہا ہوں۔ سفیر۔“ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”سر سلطان نے آپ کو میرے بارے میں بتا دیا ہو گا۔ میرا نام علی عمران ہے۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”میں سر۔“ دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

”سردار کی بازیابی کے سلسلے میں کیا ہوا ہے اب تک۔“ عمران نے پوچھا۔

”حکومت تاجریا نے اس سلسلے میں فوری کام کیا ہے جناب اور ابھی چند لمحے پہلے اطلاع ملی ہے کہ سردار کو بازیاب کرایا گیا ہے اس قبیلے کے سردار سے بات چیت ہو چکی ہے اس لئے اب فکر کر۔“

”کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“ سردار چند گھنٹوں میں رہا ہو جائیں گے اور ان سے ہمارا رابطہ بھی ہو جائے گا۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیا آپ کو ملنے والی اطلاع کنفرم ہے۔“ عمران نے کہا۔

پ دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب بات ہوئی۔ ویسے ایک اور بات بھی بتا دوں۔ اللہ کی رحمت دیکھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ دعائیں دوسروں کو بر ثواب کہیں بھی ساتھ ہی لے اور سید چراغ شاہ صاحب کی یہ بات واقعی مجھے بے حد پسند آئی ہے کہ مسلمان کو ثواب جیسی بات کا حریص ہونا چاہیے حالانکہ حریص ہونا معنی بہلو میں آنا ہے اور ثواب کا حریص ہونا شیت بہلو رکھنا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے جناب۔“..... پی اے نے بھی سنجیدہ میں کہا۔

”اگر درست ہے تو اپنے صاحب سے بات کر دو تاکہ میں انہیں سلام کر کے کچھ اور ثواب کمالوں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سلطان کی آواز سنائی دی۔

السلام علیکم در رحمۃ و برکاتہ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی سی (آکسن) بدھان خود بول رہا ہوں اور شکر ہے کہ آپ نے پہلے سلام نہیں کر دیا ورنہ آپ زیادہ ثواب لے جاتے حالانکہ آپ بزرگ ہیں اور آپ نے کافی ثواب کمایا ہوگا۔ اب کم از کم ہم نو حریصوں کو کچھ کمانے دیا کریں۔“..... عمران کی زبان رواں

”وعلیکم السلام جناب فرمائیے۔“ دوسری طرف سے پی اے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی آواز پہ پہچان سکا تھا۔ کمال ہے۔ اس قدر کنجوسی کہ اب دعا دینے میں بھی شروع ہو گئی ہے۔ حد ہے۔ یہ تو کنجوسی کا عالمی ریکارڈ بن سکتا۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔“..... پی اے نے اس بار ہنسنے ہوئے کہا۔

”میں نے تمہیں سلامتی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت بابرکت کی بھی دعا دی ہے جبکہ تم نے جوابی دعائیں بھی ڈنڈ دی اور صرف سلامتی تک رہ گئے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ پر رحمت کرے اور اپنی برکت نازل فرمائے۔“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری عمران صاحب۔ وہ دراصل مجھے نہیں ہے اور ویسے بھی سلام ہم روٹین میں کرتے ہیں اور جواب بھی روٹین میں دیتے ہیں۔ آج آپ نے واقعی میری کھول دی ہیں۔ آئی ایم سوری عمران صاحب۔“..... پی اے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”لیکن صرف سلام کرنے سے مجھے دعائیں تو نہ مل جاتی۔“ عمران نے کہا۔

”وعلیکم السلام در رحمۃ و برکاتہ۔“..... پی اے نے؟

ہو گئی۔

”وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔“ ہمیں یہ کسی نے نہیں کہ چوٹوں پر فرض ہے کہ بڑوں کو سلام کیا کریں۔ اس لئے ہی پہلے سلام کرنا چاہئے تھا..... سرسلطان کی مسکراتی ہوئی سنائی دی۔

”وہ تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن آج تک کسی نے اس کی وضاحت ہی نہیں کی کہ چھوٹے اور بڑے کا فرق عمروں کا ہوتا ہے یا عمر کا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرسلطان اس کی سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔“

”تم سے بحث میں نہیں جیتا جاسکتا اور میں اس وقت اضطروری کام میں مصروف ہوں اس لئے بتاؤ کہ کیا بات سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔“

”سفیر صاحب سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کی بازیابی یقینی ہو گئی ہے..... عمران نے کہا۔“

”ہاں بلکہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ سردار واپس ناہریام ہیں پہلی کا پڑپڑ اور اب انہوں نے کیرون کا دورہ ختم کر دیا۔ اب وہ پاکیشیا آرہے ہیں۔“ سرسلطان نے بھی مطمئن لہجے میں ”اوکے۔ بس یہی پوچھنا تھا۔“ نہ حافظ..... عمران نے اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

تھوڑی دیر بعد چنپ شہر سے دور اہتائی جنوبی حصے میں ایک ویران
سے علاقے میں بنے ہوئے ایک قدیم دور کے بڑے سے مکان کے
کڑی کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص
انداز میں تین بار ہارن دیا تو گیٹ کھل گیا اور ڈرائیور چنپ اندر
لے گیا۔ عمارت کے سامنے برآمدہ تھا اور برآمدے میں اس وقت دو
قبائلی عجیب سا لباس پہنے کھڑے تھے۔ سرخ رنگ کا لباس تھا۔ ان
دونوں نے اپنے سروں پر پر باندھ رکھے تھے۔ دونوں پیروں سے لگے
تھے۔ ان کے گلے میں عجیب سے پتھروں کے ہار تھے اور چہروں پر بھی
سفید رنگ کے نقش و نگار اس انداز میں بنائے گئے تھے جیسے کڑی کا
بالا ہوتا ہے۔ ان کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ڈرائیور نے ان کے
سامنے لے جا کر چنپ روک دی۔

”آئیے مسز شکر.....“ موبے نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر
چنپ سے نیچے اتر آیا تو دوسری طرف سے شکر بھی نیچے اترتا تو برآمدے
میں کھڑے دونوں قبائلی موبے کے سامنے رکوں کے بل جھک گئے
”سردار مانو موجود ہے.....“ موبے نے ان دونوں سے معاذ
ہو کر حکمانہ لہجے میں کہا۔

”سردار آپ کا انتظار کر رہے ہیں جناب.....“ ان میں سے ایک
نے اہتائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”آئیے.....“ موبے نے شکر سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ شکر اس
کے پیچھے تھا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے سے کمرے میں

دکھائی دے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے چھوٹے جانور بھی
تھے۔ صرف درندوں کا خصوصی طور پر خاتمہ کر دیا گیا تھا اس لئے
یہاں درندوں کے علاوہ جنگل میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب یہاں موجود
تھا۔ اس سڑک پر ہر وقت بڑی بڑی بیسوں اور کاروں کی آمد و رفت
جاری رہتی تھی۔ اس وقت بھی ایک بڑی سی چنپ تیزی سے اسادان
کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چنپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر اور
فرنٹ سیٹ پر دو مقامی افراد موجود تھے جبکہ عقبی سیٹ پر ایک
ادھیڑ عمر کافرستانی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا نام موبے تھا اور وہ ناہریا میں
کافرستانی سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری تھا جبکہ اس کے ساتھ ایک
دوسرا کافرستانی آدمی موجود تھا۔ اس کا نام شکر تھا۔ یہ کافرستان سے
ناہریا آیا ہوا تھا۔

”کیا آپ کو یقین ہے مسز موبے کہ جیسے آپ نے کہا ہے ویسے
ہی ہو گا.....“ شکر نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا۔
”جی ہاں۔ سو فیصد.....“ موبے نے بڑے با اعتماد لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے یقین نہیں آ رہا.....“ شکر نے کہا۔
”آپ کو افریقہ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے مسز شکر۔ افریقہ
تو اسراروں کی سرزمین ہے.....“ موبے نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا اور شکر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ چنپ اپنی پوری رفتار سے آگے
بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر چنپ شہر اسادان میں داخل ہو گئی۔

۔ مقدس بھاری چاہے تو وہ اسے بلوا سکتا ہے۔" موہ نے کہا۔
 "ہاں۔ جہادی بات درست ہے لیکن مقدس بھاری اگر چاہے
 تو..... سردار نے کہا۔

۔ سردار۔ مقدس بھاری آپ کی بات مانتا ہے اس لئے آپ جو
 چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک آدمی کی روح کو قید کر لینا مقدس
 بھاری کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے..... موہ نے کہا۔
 "ہاں۔ کوئی مشکل نہیں ہے۔ مقدس بھاری چاہے تو پورے
 قبیلے کی دوصیں قید کر لے۔ اس آدمی کی تصویر جہادے پاس
 ہے..... سردار نے کہا۔

"جی ہاں۔ اخبار میں چھپی ہے۔ میرے پاس ہے..... شکر نے
 پہلی بار کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک تہہ
 شدہ اخبار نکال کر سردار کی طرف بڑھا دیا۔ سردار نے اخبار لیا۔ اس
 میں ایک بڑی سی تصویر چھپی ہوئی تھی۔
 "اس آدمی کی روح قید کرانی ہے..... سردار نے تصویر دیکھتے
 ہوئے کہا۔

"ہاں سردار..... موہ نے جواب دیا۔
 "ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا لیکن اس کا معاوضہ ابھی اور اسی
 وقت دینا ہوگا..... سردار نے کہا۔
 "کھنا..... شکر نے چونک کر پوچھا۔

"دس یوری لاگو سی..... سردار نے جواب دیا تو شکر بے اختیار

داخل ہوئے تو وہاں کرسی پر ایک دیو قامت سیاہ قام اکرے ہوئے
 انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر شیر کی کھال تھی اور سر پر شہ
 کی کھوپڑی اس انداز میں رکھی ہوئی تھی جیسے تاج ہو۔ اس کے چہرے
 پر نقش و نگار موجود تھے لیکن وہ باہر برآمدے میں موجود افراد سے
 بہر حال کہتے۔ اس کے سامنے کئی خالی کرسیاں موجود تھیں۔

"آؤ۔ آؤ۔ موہ آؤ۔ میں جہاد انتظار کر رہا تھا..... سردار نے
 کرسی پر بیٹھے بیٹھے کہا۔ اس کی آواز انتہائی گونج دار تھی۔ وہ کرسی سے
 اٹھا نہ تھا۔

۔ شکر یہ سردار۔ یہ شکر ہے کافرستان کا آدمی..... موہ نے
 شکر کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور شکر نے سر جھکا کر سردار کو سلام
 کیا۔

"یہ منو..... سردار نے کہا اور موہ اور شکر اس کے سامنے
 کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا چاہتے ہو..... سردار نے کہا۔
 "سردار۔ کافرستان کا ہمسایہ ملک ہے پاکیشیا۔ وہ مسلمانوں کا
 ملک ہے۔ وہاں ایک اہم آدمی ہے جس کا نام سردار ہے۔ شکر چاہتا
 ہے کہ اس کی روح کو قید کر کے ان کی تحویل میں دے دیا جائے۔
 اس کے بدلے میں آپ جو چاہیں آپ کو مل سکتا ہے..... موہ نے
 کہا۔

"لیکن وہ آدمی تو وہاں نہیں ہے پھر..... سردار نے کہا۔

"دس بوری۔ اوہ نہیں۔ یہ بہت زیادہ ہے۔"..... شکر نے کہا۔

"تو پھر جاؤ چہار اکام نہیں ہو سکتا۔"..... سردار نے اجنبی غصے

لہجے میں کہا۔

"شکر صاحب اس کام کی اہمیت تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔

دس بوری لاگو سی اس کی اہمیت کے لحاظ سے زیادہ رقم نہیں ہے۔"

موہ نے کہا۔

"لیکن اس کا فوری انتظام کیسے ہو سکتا ہے۔"..... شکر نے کہا۔

"سردار۔ دو بوری لاگو سی اس وقت ہم ساتھ لائے ہیں۔ وہ آپ

لے لیں باقی آٹھ بھی آپ کو پہنچا دی جائیں گی۔"..... موہ نے کہا۔

"کب۔"..... سردار نے کہا۔

"جب آپ ہمیں مقدس ٹسکا دیں گے۔"..... موہ نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے آج سے دو روز بعد آٹھ بوری لاگو سی لے آنا

اور مقدس ٹسکا لے جانا۔"..... سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ

اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو شکر اور موہ بھی کھڑے ہو گئے۔

"دونوں بوریاں میرے آدمیوں کو دے دو۔"..... سردار نے کہا

اور پھر کمرے کے اندر دینی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ شکر اور

موہ اس دروازے کی طرف مڑ گئے جہاں سے وہ اس کمرے میں

داخل ہوئے تھے۔

سردار اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں دونوں ہاتھوں سے سر

تھامے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ سا ہوا اور ویران سا نظر آ رہا تھا۔ وہ

جب سے ناچریا سے واپس آئے تھے ان کی عجیب حالت تھی۔ وہ آفس

جانے کے لئے تیار ہوتے لیکن عین وقت پر ارادہ بدل دیتے اور پھر

ایک عجیب سی کشمکش ان کے دل و دماغ میں شروع ہو جاتی۔ ان

کے دل میں آفس جا کر کام کرنے کی شدید ترین خواہش اٹھتی اور پھر

یہ خواہش بڑھتی چلی جاتی لیکن وہ آفس نہ جا سکتے تھے۔ یوں لگتا تھا

جیسے کوئی غیر مرنی طاقت انہیں آفس جانے سے روک دیتی ہے اور

وہ بے بس سے ہو کر دوبارہ بیٹھے جاتے تھے۔ گزشتہ چند روز سے وہ

اس کشمکش کا شکار تھے اور اس کشمکش نے انہیں نڈھال کر دیا تھا۔

آفس سے ان کے اسسٹنٹ بار بار فون کرتے۔ اجنبی اہم پراجیکٹ

پر کام رکھا ہوا تھا لیکن وہ جانہ سکتے تھے۔ ان کی رہائش گاہ لیبارٹری کے

گئی ہے۔ وہ دم کریں گے تو آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔..... بابا
برکت علی نے کہا تو سردار بے اختیار ہنس پڑے۔

کیا بات کر رہے ہو بابا۔ بہر حال آپ بائیں میں مزید کیا
کہوں..... سردار نے کہا تو بابا برکت علی سر جھکائے خاموشی سے
واپس چلے گئے۔ سردار نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے سر تھام
لیا کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اُٹھی۔

اب کیا کہوں۔ کیسے جاؤں آفس..... سردار نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ آفس سے فون آیا ہو گا۔ چونکہ
گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اس لئے آخر کار انہوں نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھالیا۔

ہیں..... سردار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حقیر فقیر پر تقدیر علی
عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدبان خود
بول رہا ہوں..... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی
دی تو سردار کو یوں محسوس ہوا جیسے عمران کی آواز نے ان پر بادو کا
سائز کیا ہو۔ ان کے جسم میں ملکوت کرنت سا دوڑ گیا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج پہلی بار مجھے جہارا تفصیلی
تعارف برا نہیں لگا..... سردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس لئے کہ اب آپ کے پاس فرصت ہی فرصت ہے۔ رادی
چین ہی چین لکھ رہا ہے۔ میں نے آپ کو مبارک باد دینے کے لئے

ایک علیحدہ حصے میں تھی اور آفس لیبارٹری کے اندر تھا۔ آج بھی
اسی کشمکش کا شکار تھے اور دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بیٹھے ہوئے
تھے کہ ان کا پرانا اور خاندانی ملازم برکت علی اندر داخل ہوا۔
بوڑھا آدمی تھا اور اس نے سردار کو ان کے بچپن میں کھلایا ہوا تھا۔
کیا بات ہے جناب۔ دو روز سے آپ کی کیا حالت ہو رہی
ہے..... برکت علی نے قریب آکر انتہائی تشویش بھرے لہجے میں
کہا۔

کیا بتاؤں بابا۔ عجیب کشمکش اور عذاب میں مبتلا ہوں۔ آفس
جانے کی کوشش کرتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی غیر مرئی طاقت
مجھے آفس جانے سے روک رہی ہو۔ جیسے آفس میں کوئی خوفناک
حادثہ پیش آنے والا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کیا ہوا ہے۔
کیا میں پاگل ہو گیا ہوں یا پاگل ہو رہا ہوں۔ انتہائی اہم کام رکے
ہوئے ہیں اور میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔ تم بتاؤ میں کیا کروں۔
سردار نے انتہائی بے بس سے لہجے میں کہا۔

آپ ہمت کر کے چل پڑیں جناب ایک بار ہمت کر لیں گے تو
سب ٹھیک ہو جائے گا..... بابا برکت علی نے کہا۔

نہیں بابا۔ بے شمار بار ہمت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن
اچانک جسم ساتھ دھنا چھوڑ دیتا ہے۔ ہاتھ پیروں میں سکت ہی نہیں
رہتی..... سردار نے جواب دیا۔

تو پھر میں کسی مولوی صاحب کو بلاتا ہوں۔ آپ کو نظر لگ

۔ اگر عشق پاگل پن کو کہتے ہیں تو پھر جہاد بات درست ہے۔
سردار نے اس بار سنجیدہ لکھے میں کہا۔

۔ خلل دماغ کو ہی تو عشق کہا جاتا ہے لیکن پاگل پن بہر حال
نہیں کہا جاتا۔..... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ عمران میں بے حد پریشان ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ
میں کیا کروں۔ ابھی بابا برکت علی مجھے کہہ گئے ہیں کہ وہ کسی
مولوی صاحب کو بلا لاتے ہیں اور مجھے نظر لگ گئی ہے تاکہ وہ مجھ پر
دم کریں۔ اب تم بتاؤ کہ میری یہ بوہٹ آگئی ہے..... سردار نے
لیکھت اہتہا ہی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

۔ ارے ارے کیا ہوا۔ آپ تو واقعی پریشان لگ رہے ہیں۔
دوسری طرف سے عمران نے چونک کر کہا تو سردار نے اسے اپنی
کیفیت تفصیل سے سنا دی۔

۔ اودہ۔ پھر تو بابا برکت علی صاحب نے درست کہا ہے۔ آپ کو
واقعی نظر لگ گئی ہے اور نظر بھی کسی افریقی خاتون کی لگی ہے۔

دوسری طرف سے عمران نے مسکراتے ہوئے لکھے میں کہا۔
۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم بھی میری پریشانی نہیں سمجھ سکتے تو پھر بات

کرنا ہی فصول ہے..... سردار نے سرد لکھے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ انہیں واقعی عمران کی بات پر غصہ آگیا تھا۔

کہ وہ اس کی پریشانی کو سمجھنے کی بجائے اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔
۔ ٹھیک ہے اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے آفس جانے سے

آفس فون کیا تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ آپ جب سے قدیم دور کے
جنگلات کی سر کر کے آئے ہیں آپ جدید دور کی سائیس سے ناراض
ہو چکے ہیں اور گھر میں بیٹھے کسی افریقی خاتون کی یاد میں آپیں بھرتے
رہتے ہیں..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

۔ خدا تم سے کچھ۔ تم کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ بہر حال میں
بیٹھا اپنے آپ پر نہیں بھروسہ کرتا..... سردار نے ہنستے ہوئے کہا۔

۔ اودہ۔ تو نہ بت، یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ تو من شدی من تو
شدم والا معاملہ ہو گیا ہے یعنی میں تم اور تم میں والا۔ اودہ۔ یہی تو

عشق کی اہتہا ہے۔ دیکھو ہمارے ایک مشہور شاعر نے کہا ہے کہ
عشق کی اہتہا ہی نہیں ہوتی۔ انہوں نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ میں

عشق کی اہتہا چاہتا ہوں اور میری سادگی دیکھو کہ میں کیا چاہتا ہوں۔
اس پر ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ عشق کی اہتہا بھی ہوتی ہے

تو انہوں نے کہا نہیں۔ عشق کی کوئی اہتہا نہیں ہوتی۔ وہ اہتہا ہوتا
ہے تو ان صاحب نے کہا کہ آپ نے خود اپنے شعر میں کہا ہے کہ

عشق کی اہتہا چاہتا ہوں۔ اس پر شاعر نے مسکراتے ہوئے کہا کہ
دوسرا مصرعہ بھی تو دیکھیں کہ میں نے خود ہی کہہ دیا کہ میری سادگی

دیکھو کہ میں کیا چاہتا ہوں اس لئے اب بات تو طے ہو گئی کہ عشق
کی اہتہا نہیں ہوتی لیکن بہر حال اہتہا کی طرف بڑھا تو جاسکتا ہے اور

آپ بھی یقیناً اب اہتہا کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں..... عمران
نے مسلسل اور نان سٹاپ انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

روکتا ہے۔..... اچانک سردار نے ایسے لچے میں کہا جیسے وہ اپنے آپ سے کہہ رہے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھے اور تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان آنکھوں کے سامنے کسی نے پردہ تان دیا ہو۔ ان کا ذہن یکھٹ تارکیم سا پڑ گیا اور وہ وہیں دروازے میں ہی ڈھیر ہو گئے۔ پھر جب ان آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار چوتھوں پر پڑے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کسی ہسپتال کے بیڈ پر پڑے ہوئے پایا تھا۔ سائیز پر ایک ڈاکٹر کہہ ان کے لئے انجکشن تیار کر رہا تھا۔

”یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ کیا ہوا تھا مجھے۔..... سردار نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ آپ کو ہوش آ گیا۔ خدا کا شکر ہے۔ تب لیٹے رہیں بلکہ زیادہ حرکت سے دوبارہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں ڈاکٹر صدیقی کو بلا رہا ہوں۔..... اس نوجوان ڈاکٹر نے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ہاتھ میں موجود انجکشن اس نے اسی طرح میز پر موجود ٹرے میں رکھ دیا تھا۔

”تو میں سپیشل ہسپتال میں ہوں۔..... سردار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ ڈاکٹر صدیقی سپیشل ہسپتال کے ہی انچارج تھے۔ ان کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کے سین کی طرح گھوم رہے تھے جب وہ ہمت کر کے آفس جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھ

تھے اور دروازے تک پہنچتے پہنچتے ان کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی جی گئی تھی اور ذہن تاریک ہو گیا تھا۔

”یہ کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہے۔ کیا ہوا ہے مجھے۔“ سردار نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے لچے میں کہا۔ اسی لچے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہجرے پر مسرت آمیز مسکراہٹ تھی۔

”مبارک ہو سردار۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لیں اور آپ کو ہوش آ گیا۔..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”یہ سب آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور میں آپ کا مشکور ہوں ڈاکٹر صدیقی۔ لیکن میرے ساتھ یہ ہو کیا رہا ہے۔ کیا میں پاگل ہو رہا ہوں یا مجھے کوئی پراسرار ذہنی مرض ہو گیا ہے۔..... سردار نے انتہائی تشویش بھرے لچے میں کہا۔

”آپ کو جو ہمیں گھنٹے بعد ہوش آیا ہے۔ آپ کے ذہن کی جدید ترین آلات سے چیکنگ کی گئی ہے۔ سب کچھ اوکے ہے۔ آپ ذہنی طور پر ہر لحاظ سے صحت مند ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ اب ہوش آیا ہے تو میں ڈاکٹر احسان کو کال کرتا ہوں۔ ڈاکٹر احسان ذہنی امراض میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے آپ کا کیس دیکھا ہے اور انہوں نے ہر لحاظ سے آپ کو ذہنی طور پر صحت مند قرار دیا ہے اس لئے انہوں نے کہا تھا کہ جب آپ کو ہوش آ جائے تو انہیں کال کر لیا جائے۔ وہ آپ سے زبانی طور پر

گھٹو کرنا چاہتے ہیں..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

کیا میں اب بیڈ سے اتر سکتا ہوں یا مجھے یہیں لیٹنا ہو گا۔

سردار نے کہا۔

نہیں۔ آپ بالکل صحت مند ہیں۔ آئیے آفس میں بیٹھتے ہیں۔

وہیں ڈاکٹر احسان آپ سے باتیں کر لیں گے..... ڈاکٹر صدیقی۔

کہا تو سردار نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ بیڈ سے نیچے اترے۔

اپنے آفس والے لباس میں ہی تھے۔ گو لباس خاصا شکن آلود ہو چکا تھا۔

لیکن سردار کے ذہن میں اس وقت لباس کے بارے میں کوئی خیال

ہی نہ تھا۔ وہ ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں آکر بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر صدیقی

نے ان کے لئے اور اپنے لئے کافی منگوالی۔ ڈاکٹر احسان کو کال کیا۔

چکا تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر احسان بھی آگئے۔ وہ پہلے سے

سردار سے واقف تھے اس لئے وہ بھی کافی پینے میں شامل ہو گئے اور

پھر انہوں نے کرید کرید کر ساری صورت حال معلوم کی۔

سردار۔ یہ بات تو طے ہے کہ آپ ذہنی طور پر ہر لحاظ سے صحت

مند اور مستعد ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ جب آپ آفس جانا چاہتے

ہیں تو آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ مسلسل

اور طویل عرصے تک کام کرنے کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ذہن

عبادت کر دی ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ سب کچھ چھوڑ کر

از کم ایک ماہ کسی پر فضا پہاڑی علاقے میں جا کر گزاریں پھر آکر

یقیناً ٹھیک ہو جائیں گے..... آخر کار ڈاکٹر احسان نے کہا۔

آپ کی بات درست ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ سردار نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احسان اٹھے اور پھر سلام دعا کے بعد وہ واپس چلے گئے تو سردار ڈاکٹر صدیقی کے ڈرائیور کے ساتھ اس کی کار میں واپس اپنے گھر پہنچ گئے۔ انہوں نے واقعی یہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ کل ہی ایک ماہ کے لئے پہاڑی علاقے پر چلے جائیں گے اور یہ ارادہ کرتے ہی انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے ذہن کو سکون سا آ گیا ہو۔

میں ہمیں علم ہی نہیں ہو سکتا..... اس بوڑھے سائنس دان نے
قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

سر رام دیال۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ نے خود دیکھا ہے
کہ سردار پوری کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کام پر جائیں لیکن پھر
نجانے انہیں کیا ہوتا ہے کہ وہ بیٹھ جاتے ہیں..... شکر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

اس طرح ہم کب تک بیٹھے رہیں گے۔ تم اس آدمی سے کسی
طرح معلوم کرو کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔
سر رام دیال نے کہا۔

میں نے موہے سے بات کی ہے جناب۔ اس نے کہا کہ وہ
اسادان جا کر سردار سے بات کرے گا اور پھر سردار اس مقدس
بھاری سے اور پھر جو مقدس بھاری جواب دے گا وہ سردار واپس آکر
موہے کو بتائے گا اور پھر موہے یہاں ہمیں فون کر کے اطلاع دے
گا۔ اس لئے سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے..... شکر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

پھر ایسا ہے کہ میں اس کے ساتھ اسے وی ٹی مشین فٹ کر دیتا
ہوں تاکہ جو کچھ بھی ہو وہ خود بخود فیپ ہو جائے، فلم بھی اور آواز
بھی۔ پھر ہم بعد میں چیک کر سکتے ہیں۔ اب ہم کب تک یہاں بیٹھے
رہیں گے..... سر رام دیال نے کہا تو شکر نے اثبات میں سر ہلادیا۔
میں انتظامات کرتا ہوں۔ تم آفس میں بیٹھو۔ میں انتظامات کر

ایک بڑی سی مشین کے سامنے ایک بوڑھا سائنس دان اور اس
کے ساتھ شکر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے نچلے حصے میں شفاف فیپ
ایک خانہ تھا جس میں ایک بوتل موجود تھی۔ اس بوتل میں پتلے
ٹیلے رنگ کا محلول تھا جس میں انسانی شکل کا ایک چھوٹا سا پتلا
موجود تھا۔ اس پتلے کے جسم پر مکمل لباس تھا اور وہ اس محلول کے
اندر ڈوبا ہوا تھا جبکہ مشین کے اوپر والے حصے پر ایک بڑی سی
سکرین تھی جو روشن تھی اور اس سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر
رہا تھا جس میں کرسی پر ایک آدمی دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑے
بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پاکیشیائی سائنس دان سردار تھے۔

مسٹر شکر۔ سردار تو لیبارٹری جا ہی نہیں رہے۔ ہم یہاں بیٹھے
بیٹھے تھک گئے ہیں لیکن وہ وہاں گئے ہی نہیں اور جب تک سردار
لیبارٹری میں جا کر کام نہیں کریں گے ان کے پراجیکٹس کے بارے

۔ باجریا سے سفارت کار موہے کی کال ہے سر۔..... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”اوہ ہاں۔ بات کر آؤ۔..... سر رام دیال نے سیدھے ہو کر بیٹھتے دئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بشن آن کر دیا۔

”ہیلو سر۔ میں موہے عرض کر رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد موہے کی موبائل آواز سنائی دی تو شکر بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

”ہیں۔ رام دیال بول رہا ہوں۔..... سر رام دیال نے اسی طرح حکماء لہجے میں کہا۔

”سر۔ سردار کے ذریعے مقدس بیماری سے بات ہوئی ہے۔ اس نے اپنے علم کی حد سے مظلوم کیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ کوئی در طاقت معمول پر اشرانہ لا ہو رہی ہے اس لئے اب اسے اس کو زیادہ طاقتور کرنا پڑے گا۔ اس لئے آپ وہ بوتل شکر صاحب کے ذریعے یہاں بھجوا دیں۔ مقدس بیماری کا کہنا ہے کہ وہ اس پر انتہائی طاقتور عمل کر دے گا تو پھر کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکے گی اور سر راماد مزید رقم بھی مانگ رہا ہے۔..... موہے نے کہا۔

”بھلے اس نے اتنی بڑی رقم لی ہے اور ہمارا ایک پرسنٹ کام بھی نہیں ہوا۔ اب پھر کیوں رقم مانگ رہا ہے۔..... سر رام دیال نے نکیل لہجے میں کہا۔

”سر یہ لوگ حد درجہ لالچی ہوتے ہیں۔ کام تو ہماری مرضی کے

کے دیئے آجائیں گا۔..... سر رام دیال نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے تو شکر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سا ساتھ ساتھ مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس کمرے سے نکل کر ایک رابداری میں آیا اور پھر اس رابداری کے کونے میں موجود آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ ایک لیبارٹری تھی جس کا انچارج کانسٹبل کا مشہور سائیس دان سر رام دیال تھا۔ شکر آفس میں جا کر بیٹھ گیا وہ سر رام دیال کا اسسٹنٹ تھا۔ تھوڑی دیر بعد سر رام دیال بھی آفس میں داخل ہوئے تو شکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ مشورہ مجھے اس بارے میں سنجیدگی سے کچھ سوچنا ہو گا۔..... سر رام دیال نے آفس میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”سر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر سردار کیوں لیبارٹری نہیں جا رہے۔..... شکر نے سر رام دیال کے کرسی پر بیٹھتے کے بعد کہا۔

”یہ بات اب وہ بیماری ہی بتا سکے گا۔ تم موہے سے میری بات کر آؤ۔..... سر رام دیال نے کہا۔

”سر وہ خود فون کرے گا اور مجھے مظلوم ہے کہ اس کا فون آنے ہی والا ہو گا۔..... شکر نے کہا تو سر رام دیال نے اثبات میں سر ہلایا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر رام دیال نے رسیور اٹھالیا۔

”ہیں۔..... سر رام دیال نے حکماء لہجے میں کہا۔

مطابق ہو گیا تھا لیکن اب نبھانے وہ کون سی طاقت ہے جو را
ڈال رہی ہے۔ اب اگر اسے طاقتور نہ بنایا گیا تو پھر سب کیا کرا
ہو جائے گا۔ ویسے سردار نے وعدہ کیا ہے کہ اس بار مقدس بھار
عمل کرے گا جس کے بعد ہو سکتا ہے کہ ہمارا معمول تمام پرائی
لے کر خود کافرستان پہنچ جائے۔..... موبے نے جواب دیتے
کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر واقعی کافرستان کو عظیم فائدہ
جائے گا۔..... سردارم دیال نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
”ایسا ہی ہو گا سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ میں شکر کو بھجوا دیتا ہوں۔ رقم وہیں سفارت خانے
ذریعے ہی ادا ہوگی جیسے پہلے ہوئی تھی۔..... سردارم دیال نے جو
ویا۔

”میں سر۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی۔..... دوسری
طرف سے موبے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں شکر کو بھجوا رہا ہوں۔..... سردارم دیال نے کہا
اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

”تم یہ بوتل لے جاؤ شکر اور اس پر مزید کارروائی کرا کر لے آ
اب یہ میری اٹاکا مسٹر بن گیا ہے اس لئے بہر حال اسے مکمل ہ
چاہئے۔..... سردارم دیال نے کہا۔

”میں سر۔..... شکر نے جواب دیا۔

”آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں مشین سے بوتل نکال کر دوں اور
و بھی چیک کر لیں کہ اب تک کیا ہوا ہے۔..... سردارم دیال نے
اٹھتے ہوئے کہا تو شکر بھی سر ملاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ سردارم
و دیال کے پیچھے چلتا ہوا راہداری سے گزر کر اس کمرے میں پہنچا جہاں
و مشین موجود تھی۔ مشین آٹھ تھی لیکن اس کی سکرین آف تھی۔ سر
پ رام دیال نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو سکرین روشن ہو گئی
ا اور پھر وہ دونوں سکرین پر ابھر آئے والے منظر کو دیکھ کر چونک
ا پڑے۔ سکرین پر سردارم ایک ہسپتال کے بیڈ پر بڑے نظر آرہے تھے
ا اور ان کے گرد کئی ڈاکٹر موجود تھے۔ وہ سیدھے لیٹے ہوئے تھے اور
ا ان کی آنکھیں بند تھیں۔

”اوہ۔ یہ تو بے ہوش لگ رہا ہے۔..... سردارم دیال نے کہا۔
”میں سر۔ لگتا ہے کہ اس پر اسرار طاقت نے اس کا ذہن ہی بند
ا کر دیا ہے تاکہ وہ لیبارٹری جا ہی نہ سکے۔..... شکر نے جواب دیا۔

”ایسی کون سی طاقت ہو سکتی ہے۔..... سردارم دیال نے کہا۔
”یہ اب تو مقدس بھاری ہی بتائے گا سر۔..... شکر نے کہا۔
”فحشک ہے۔ تم یہ بوتل لے جاؤ اور اس پر مزید کام کراؤ۔“ سر
ا رام دیال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آف کر کے اس
ا کے نچلے حصے کو کھولا اور اس کے اندر موجود بوتل نکال کر اس نے
ا اس میں موجود پتے کو بغور دیکھا اور پھر وہ بوتل شکر کی طرف بڑھا
ا دی۔

”جلد سے جلد کام ہونا چاہئے“..... سر رام دیال نے کہا۔

”یہ سر..... شکر نے بوتل پیٹے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس لیبارٹری سے نکل کر تیزی سے چلتی ہوئی اس کی اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ بوتل کو اس نے اخبار میں پیسٹ کر جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس کے ہجرے پر گہری تنہید کی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ایک رہائشی فلیٹ میں اکیلا رہتا تھا۔ فلیٹ میں پہنچ کر اس نے بوتل جیب سے نکالی اور اسے الماری کھول کر اندر رکھا اور الماری بند کر کے وہ ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ہاتھ روم سے واپس آکر اس نے فون کارسیور اٹھایا اور ناچریا کے لئے طیارے میں بٹنگ کرانے کے لئے بات جیت شروع کر دی۔ اس کام سے فارغ ہو کر اس نے رسیور رکھا اور ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھا اور اس نے الماری کھولی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا کیونکہ الماری میں بوتل موجود نہ تھی۔

”یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ۔ یہ کیا مطلب“..... شکر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے انتہائی پریشانی کے عالم میں پوری الماری کھنگال ڈالی لیکن وہاں بوتل موجود نہ تھی۔ وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف آیا تو دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

”اوہ۔ وری بیڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو کسی نے بوتل چرائی ہے لیکن یہ کیا ہوا۔ کس نے ایسا کیا ہے“..... شکر نے انتہائی پریشان

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر بریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یہ۔ ایکس وائی ڈی“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”شکر بول رہا ہوں۔ سر رام دیال سے بات کرو“..... شکر نے تیز لہجے میں کہا۔

”یہ سر۔ ہولڈ آن کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد سر رام دیال کی باوقار اور حکمانہ آواز سنائی دی۔

”سر غصہ ہو گیا۔ بوتل میرے فلیٹ سے چرائی گئی ہے۔“ شکر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو“..... دوسری طرف سے سر رام دیال نے جھٹتے ہوئے لہجے میں کہا اور شکر نے فلیٹ پر پہنچنے اور الماری میں بوتل رکھ کر ہاتھ روم میں جانے اور پھر طیارے پر نشست بک کرانے سے لے کر الماری کو چیک کرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”تم نے فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کیا تھا“..... سر رام دیال نے اس بار سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ ظاہر ہے اب وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر سنبھال چکے تھے۔

”یہ سر۔ میں ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہوں لیکن جب بوتل غائب

مانگے گا..... موہے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
 "رقم کی بات چھوڑو یہ کافرستان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔
 کافرستان جو پرائیویٹ حاصل کرنا چاہتا ہے اس پر وہ اس سے ہزار گنا
 زیادہ رقم بھی خرچ کر سکتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اب کیا ہوگا۔
 سر رام دیال تو مجھے کیا چبا جائیں گے....." شکر نے کہا۔
 "آپ فکر مت کریں۔ میں اس بار سردار کے ساتھ خود جا کر
 مقدس بیماری سے ملوں گا۔ اس کے پاس سردار کی تصویر موجود ہے
 وہ اس پر کوئی ایسا کام کرے گا کہ کوئی طاقت بھی رکاوٹ پیدا نہ کر
 سکے گی....." موہے نے کہا۔

"اوکے۔ تم کام شروع کر دو میں سر رام دیال سے بات کر کے
 وہاں پہنچ جاؤں گا....." شکر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر
 کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر سر رام دیال کے نمبر پر ریس کرنے
 شروع کر دیئے لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات
 نمایاں تھے۔

ہوئی تو میں نے بیرونی دروازے کو چیک کیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔
 شکر نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں یہ کام بھی اس طاقت کا نہ ہو جس نے اس سارے
 کام میں رکاوٹ ڈال رکھی ہے۔ تم موہے سے بات کرو پھر مجھے
 بتاؤ....." سر رام دیال نے تیز لہجے میں کہا۔

"ییس سر....." شکر نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے
 جانے کی آواز سن کر اس نے کریڈل دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
 تیزی سے اور مسلسل نمبر پر ریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کافرستانی سفارت خانہ....." رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
 آواز سنائی دی۔

"میں کافرستان سے شکر بول رہا ہوں۔ سیکنڈ سیکرٹری موہے سے
 بات کراؤ....." شکر نے کہا۔

"ییس سر۔ ہولڈ آن کریں....." دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "ہیلو۔ میں موہے بول رہا ہوں....." چند لمحوں بعد موہے کی
 آواز سنائی دی۔

"شکر بول رہا ہوں کافرستان سے....." شکر نے کہا۔
 "اوہ۔ ییس سر۔ فرمائیے کیسے کال کیا ہے۔ آپ نے تو یہاں آنا
 تھا....." دوسری طرف سے موہے نے کہا تو شکر نے اسے بوتل
 چوری ہونے کی ساری تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بے حد برا ہوا سر۔ اب تو وہ سردار اور زیادہ رقم

سردار سپیشل ہسپتال میں ہیں..... بلیک زرو نے جواب

دیا۔ سپیشل ہسپتال میں۔ اوہ۔ تو وہ اس قدر پریشان ہو گئے کہ

ہسپتال پہنچ گئے۔ درری سیڈ۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

مجھے سرسلطان نے اطلاع دی ہے۔ وہ آپ کا پوچھ رہے تھے۔

انہوں نے آپ کے فلیٹ پر بھی فون کیا تھا لیکن آپ وہاں بھی موجود

نہیں تھے۔ وہ اس سلسلے میں کافی پریشان لگ رہے تھے۔ پھر میں نے

ڈاکٹر صدیقی سے بات کی تو انہوں نے تفصیل بتائی ہے کہ سردار

اپنی رہائش گاہ میں اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑے تو انہیں ہسپتال

بہنچایا گیا۔ ان کے تمام ٹیسٹ ہو گئے ہیں اور وہ ذہنی طور پر مکمل

صحت یاب ہیں لیکن انہیں ہوش نہیں آ رہا..... بلیک زرو نے

کہا۔

اوہ۔ درری سیڈ۔ ایسا کیلے تو کبھی نہیں ہوا۔ میں تو سمجھا تھا کہ

مستقل کام کی وجہ سے سردار ذہنی تھکاوٹ کا شکار ہو گئے ہیں۔

عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور

تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے سرسلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ۔ عمران

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا نو بلیک زرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

کیا بات ہے۔ تمہارے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ہیں۔

سلام دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

آپ کو معلوم ہے کہ سردار کے ساتھ کیا ہوا ہے..... بلیک

زرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر مجبوری

پریشانی کے تاثرات ابھرا آئے تھے۔

کیا ہوا۔ میں نے کل ہی انہیں فون کیا تھا تو لیبارٹری سے پتہ

چلا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر ہیں۔ میں نے وہاں فون کیا تو انہوں نے

بتایا کہ وہ پریشان ہیں اور لیبارٹری نہیں جا رہے۔ میں نے انہیں کہہ

کہ وہ ریست کریں وہ یقیناً ذہنی طور پر تھک گئے ہیں۔ اس کے بعد تو

مجھے معلوم نہیں کیا ہوا ہے۔ خیریت ہے..... عمران نے کہا۔

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نہیں سر..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سلطان بول رہا ہوں“..... سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ سردار کو کیا ہو گیا ہے۔“

عمران نے کہا۔

”عمران بیٹے کچھ مجھ میں نہیں آ رہا کہ انہیں اچانک کیا ہو گیا

ہے۔ وہ بے ہوش ہو کر گر گئے اور پھر انہیں سپیشل ہسپتال پہنچایا

گیا۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے انہیں ہوش آیا ہے اور انہوں نے

حکومت پاکیشیا کو اپنا استعفیٰ منجھوایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اب وہ

مزید کام کرنے کے قابل نہیں رہے۔ اس پر اعلیٰ حکام بے حد پریشان

ہیں کیونکہ ان کی نگرانی میں چند ایسے پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے جو

پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ صدر صاحب نے مجھے

اطلاع دی تو میں خود جا کر سردار سے ملا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان

کا ذہن کام ہی نہیں کر رہا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے آپ کو کام

کرنے کے قابل ہی نہیں سمجھتے۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی اور ذہنی

امراض کے ماہر ترین ڈاکٹر احسان سے بھی بات چیت کی ہے۔ ان کا

کہنا ہے کہ سردار ذہنی طور پر ہر لحاظ سے مکمل طور پر صحت یاب ہیں

اور انہیں خود کچھ نہیں آ رہا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ میں پریشان ہو

کر واپس آ گیا۔ پھر اچانک مجھے جہاز اڑایا گیا کہ تم سے بات کی

جائے۔ تم سردار کو متاؤ کہ وہ ان پراجیکٹس کو مکمل کریں مجھے

یقین ہے کہ وہ جہاز بات مان جائیں گے۔“..... سرسلطان نے

کہا۔

”حیرت ہے۔ جب وہ ذہنی طور پر ہر لحاظ سے صحت یاب ہیں تو

پھر آخر وہ کیوں ایسی بات کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے میں جا کر ان سے

بات کرتا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”غور رہیے۔ انہیں متاؤ یہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی اہم

مسئلہ ہے۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں میں انشاء اللہ انہیں متالوں گا۔“..... عمران

نے کہا۔

”غور کرو ایسا اور پھر مجھے خط لے بتانا۔“..... سرسلطان نے کہا تو

عمران نے ان سے وعدہ کیا اور خدا حافظ کہہ کر اس نے کریڈل دبایا

اور ٹون آنے پر اس نے سپیشل ہسپتال کے نمبر پر ریس کرنے شروع

کر دیئے۔

”نہیں سپیشل ہسپتال..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک فونانی

آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں۔“

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نہیں سر۔ ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی

کی آواز سنائی دی۔

جیل وہ ہوش میں آنے کے بعد ہائش گاہ پر چلے گئے تھے لیکن
ہاں جا کر جب ان کے ذہن نے پھر کام کرنا چھوڑ دیا تو انہیں پھر
ہسپتال لے آیا گیا۔ اب وہ ہسپتال میں ہی ہیں..... ڈاکٹر صدیقی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں.....“ عمران نے کہا اور رسیور
کے کمرہ دو اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”ایکسو.....“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں.....“ دوسری طرف
سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے سلیمان۔ خیریت ہے.....“ عمران نے اس بار
پتے اصل لہجے میں کہا۔

”صاحب۔ بڑی بیگم صاحبہ کا فون آیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ
اب فوراً ان سے بات کریں.....“ سلیمان نے کہا۔

”اوہ اچھا.....“ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون
نے پر تیزی سے خبر داخل کرنے شروع کر دیئے۔

”رحمت بول رہا ہوں.....“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ان کے بوڑھے ملازم رحمت علی کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ رحمت بابا۔ اماں بی سے بات
رائیں.....“ عمران نے کہا۔

”السلام علیکم۔ میں عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ سر
صاحب کا کیا حال ہے.....“ عمران نے کہا۔

”وعلیکم السلام عمران صاحب۔ سرداور کا کہیں تو عجیب بن
ہے۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے انہیں ہر لحاظ سے صحت مند قرار دیا
لیکن سرداور کا کہنا ہے کہ وہ جب بھی کام کرنے کے بارے
سوچتے ہیں ان کا ذہن جواب دے جاتا ہے۔ کسی کی کچھ میں ہی
بات نہیں آ رہی۔ انہوں نے استعفیٰ بھی منجوا دیا ہے۔ سر سلطان
ان کے پاس تشریف لے گئے تھے لیکن سرداور کا کہنا ہے کہ جب
ان کا ذہن ہی کام نہیں کر رہا تو وہ کیا کریں.....“ ڈاکٹر صدیقی
اجتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ واقعی عجیب بات ہے لیکن اس کی کوئی نہ کوئی وجہ تو بہر حال
ہوگی.....“ عمران نے کہا۔

”وہی تو سمجھ نہیں آ رہی۔ اب سرداور جیسے ذمہ دار آدمی قاصر ہے
غلط بیانی تو نہیں کر سکتے اور پھر وہ اس ذہنی دباؤ کی وجہ سے بے
ہوش ہو کر گر گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ
ہر حالت میں لیبارٹری جا کر کام کریں گے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
وہ بے ہوش ہو کر گر گئے اور بڑی مشکل سے انہیں ہوش میں لایا گیا
ہے.....“ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ ہسپتال میں ہیں یا واپس رہائش گاہ پر جا چکے ہیں۔
عمران نے پوچھا۔

سے لے کر ان سے ملاقات اور پھر ان سے ہونے والی ساری بات بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ سردار کو یہ پراسرار ذہنی کیفیت اسی سلسلے میں ہے۔“ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”بچے سلیمان نے بھی یہ بات کہی تھی اور میں نے اسے کہا تھا کہ اتنی خوش عقیدگی اچھی نہیں ہوتی۔ سردار کا ہیلی کاپٹر فنی غرابی کی وجہ سے جنگل میں اتر گیا اور حکومت نے قبائلی سردار سے بات کر کے انہیں واپس منگوا لیا۔ اب اس میں پراسراریت کہاں سے داخل ہو گئی۔“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب کم از کم آپ کو تو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اس سے پہلے آپ جن حالات سے گزر چکے ہیں ان کے بعد تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں ہو تو سکتا ہے لیکن بہر حال اب ایسا بھی نہیں ہے کہ جادوگر نے سردار پر جادو کر دیا ہو اور سردار وہاں آکر کام نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر تو کافرستان اسلمہ سازی کی فیکٹریاں لگانے اور فوج بھرتی کرنے کی بجائے جادو گروں کو پاکیشیا پر جادو کرنے کے کام پر لگا دیتا۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”اب آپ شاہ صاحب کے پاس جائیں گے۔“ بلیک زیرو نے

”جی اچھا۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”عمران تم کہاں ہو۔“ جتد لکھوں بعد اماں بی کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم اماں بی۔ میں ایک دوست کے پاس سلیمان نے فون پر بتایا ہے کہ آپ مجھ سے فون پر بات کرنا ہیں۔ خیریت ہے۔“ عمران نے کہا۔

”وعلیکم السلام۔ جیتے رہو۔ تمہیں شاہ صاحب یاد کر رہے ان کا کہنا ہے کہ تم ان سے مل لو۔ وہ تم سے کوئی خاص بات چاہتے ہیں۔“ اماں بی نے جواب دیا۔

”جی اچھا۔ میں مل لیتا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔
”فوراً جاؤ۔ کہیں وہ دیر سے پہنچنے پر ناراض نہ ہو جائیں۔“ جاؤ۔۔۔۔۔ اماں بی نے کہا۔

”بہتر اماں بی۔ میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں۔“ عمران جواب دیا تو دوسری طرف سے اماں بی نے دعائیں دے کر رسیو دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”گتا ہے شاہ صاحب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ مجھے اس کے مقابلے پر بھیج کر دیں گے۔“ عمران نے منہ بناتے کہا۔

”جادوگر کے مقابلے پر۔ کیا مطلب۔“ بلیک زیرو نے کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے شاہ صاحب کے فون

”وہ ہمارے سردار کہاں ہیں جن کے پاس دو دس سرہیں لیکن اس کے باوجود وہ کام کرنے سے انکاری ہیں۔ حکومت نے اس لئے تو انہیں علیحدہ سے ایک سرکاری سردیا ہوا ہے کہ اگر اصل سرخراپ ہو جائے تو سرکاری سرے کام چلایا جائے۔“..... عمران کی زبان جو نہانے کب کی رکی ہوئی تھی رواں ہو گئی۔

”وہ کسی شاہ صاحب کے پاس گئے ہیں؟“..... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”شاہ صاحب کے پاس۔ کیا مطلب۔ کون شاہ صاحب۔“ عمران نے حیرت بھرنے لگے میں کہا۔

”ایک صاحب آئے تھے انہوں نے استقبالیہ پر کہا کہ وہ سردار سے ملنا چاہتے ہیں اور انہیں سید چراغ شاہ صاحب نے بھیجا ہے اور وہ شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ اس پر استقبالیہ نے سردار سے رابطہ کیا تو انہوں نے ملاقات کی اجازت دے دی جس پر وہ صاحب سردار سے ملے۔ میں اس وقت ایک ایمر جنسی میں مصروف تھا۔ جب میں فارغ ہوا تو مجھے سردار نے بلوایا اور کہا کہ وہ سید چراغ شاہ صاحب سے فوری طور پر ملنا چاہتے ہیں اس لئے میں اپنی گاڑی اور ڈرائیور انہیں دے دوں۔ ان کے اصرار پر میں نے اجازت دے دی اور پھر وہ میری گاڑی پر ان آنے والے صاحب کے ساتھ بیٹھ کر چلے گئے اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔“..... ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے پھرے پر حیرت کے تاثرات

”میں پہلے سردار سے جا کر ملوں گا اس کے بعد شاہ صاحب کے پاس جاؤں گا۔“..... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پشپل ہسپتال میں داخل ہو رہی تھی۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ جہاں کے دربان عمران کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہوں نے سوائے سلام کرنے کے اور کوئی بات نہ کی اور عمران سیدھا ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں پہنچ گیا۔

”السلام علیکم۔“..... عمران نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی جو کسی فائل پر جھکے ہوئے تھے چونک کر سیدھے ہوئے اور پھر عمران کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

”وعلیکم السلام۔ آئیے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدیان خود تشریف لائیے۔“..... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

”بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ اب میری ڈگریاں میرے ملنے والوں کو زبانی یاد ہو گئی ہیں۔“..... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

”نہ صرف ڈگریاں بلکہ بزبان خود اور بدیان خود کے الفاظ بھی۔“ ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

ہو سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاہ صاحب کے گھر کے سامنے پہنچ گیا۔

اس نے کار روکی اور نیچے اترا ہی تھا کہ گھر سے شاہ صاحب کے صاحبزادے باہر آ گئے۔

”اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شاہ صاحب آپ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آئیے تشریف لائیے۔“ شاہ صاحب کے صاحبزادے نے

قرب آ کر اہتائی نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا سردار کو ہسپتال سے آپ یہاں لائے آئے ہیں؟“ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ یہ شاہ صاحب کا حکم تھا اس لئے میں گیا تھا۔“ صاحبزادے نے جواب دیا۔

”لیکن ڈاکٹر صدیقی کی کار یہاں نظر نہیں آرہی جس پر آپ سوار ہو کر آئے تھے؟“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ شاہ صاحب کے حکم پر واپس بجوا دی گئی ہے؟“ شاہ صاحب کے صاحبزادے نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد عمران مکان کے بیٹھک نما کمرے میں داخل ہوا جہاں دو چار پائیاں موجود تھیں۔ ایک چار پائی پر سردار بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسری چار پائی جس پر شاہ صاحب بیٹھے تھے خالی پڑی تھی۔

”اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ عمران نے اندر داخل ہونے پر کہا تو سردار جو آنکھیں بند کئے بیٹھے شاید کچھ سوچ رہے تھے بے اختیار چونک پڑے۔ دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

اجر آئے۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سلیمان کی بات درست ثابت رہی ہے۔ حیرت ہے کہ سلیمان یہ بات کچھ گیا لیکن مجھے کچھ آئی۔“ عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار چونک پڑے۔

”کون سی بات عمران صاحب؟“ ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔ بہر حال مجھے اجازت۔“ مجھے بھی سید چر شاہ صاحب نے اماں بی کے ذریعے بلوایا تھا۔ میں نے سوچا کہ وہ

جانے سے چپلے میں سردار سے مل لوں لیکن یہ تو اب معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے چپلے وہاں پہنچ چکے ہیں۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے

کہا۔

”یہ شاہ صاحب کیا کوئی بزرگ ہیں؟“ ڈاکٹر صدیقی نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ خاصی عمر کے ہیں اس لئے بزرگ ہیں۔“ عمران مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا

آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے شاہ صاحب کے گاؤں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں غلام برپا تھا۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ کیا سردار کی اس پر

بیماری کے پیچھے واقعی کسی افریقائی وچ ڈاکٹریا جا دوگر کا ہاتھ ہے یا اگر ایسا ہے بھی تو ایسا کیوں کیا گیا تھا۔ اس کے پیچھے کیا مقصد

جب میں پہلی بار یہاں آیا تھا تو میرے بھی یہی خیالات تھے۔ لیکن پھر مجھے پتہ چلا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتے ہیں ان کی نظروں میں اس دنیا و مافیہا کے سامان اور یہ سنیٹس سبیل نامی کی چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ وہ حق کی دنیا کے بادشاہ ہوتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر..... سردار نے کچھ کہنا چاہا لیکن اسی لمحے اندر دنی دروازہ کھلا اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں دودھ سے بھرے ہوئے دو گلاس تھے جن پر سرکوش موجود تھا۔

یہ دودھ۔ مگر میں تو چائے کا عادی ہوں۔ دودھ تو۔۔۔ سردار نے بچکاتے ہوئے کہا۔

لے لیجئے سردار۔ یہ انتہائی خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھایا تو سردار نے ہوسٹ پھینچنے ہوئے دوسرا گلاس اٹھایا۔ اس کا سرکوش ہٹا کر انہوں نے دودھ کا گھونٹ لیا تو ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

واقعی۔ حیرت انگیز۔ یہ تو واقعی انتہائی لذیذ اور خوش ذائقہ ہے۔..... سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ ایک طرف خاموش اور مودبانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔ جب ان دونوں نے گلاس خالی کر دیئے تو اس نے گلاس واپس ٹرے میں رکھے اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

”وعلیکم اسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ آؤ عمران بیٹھو۔..... سردار نے جواب دیا لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر بے حد الجھے ہوئے ہیں۔

”کیا آپ پہلے سے شاہ صاحب سے واقف تھے۔..... عمران نے ان کے ساتھ چار پانی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ میری تو ابھی تک ان سے ملاقات بھی نہیں ہوئی۔ ان کا صاحبزادہ میرے پاس آیا تھا۔ انہوں نے جب شاہ صاحب کا پیغام دیا تو نجانے کیوں میں نہ پہنچنے کے باوجود بھی ان کے ساتھ یہاں آ گیا۔ وہ مجھے یہاں بٹھا کر چلا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ شاہ صاحب نے تمہیں بلوایا ہے اس لئے میں انتظار کروں۔..... سردار نے اچھے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کیا تم شاہ صاحب سے واقف ہو۔..... سردار نے پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جی ہاں۔ اماں بی کے ساتھ یہاں پہلی بار آیا تھا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ کس قسم کے بزرگ ہیں۔ یہاں تو ہر طرف حسرت اور ناداری نظر آرہی ہے۔ مکان بھی نیم بختہ سا ہے اور اس کمرے میں بھی موئے ان دو چار پائیوں کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ کرسی میز۔..... سردار نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

دیتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے بلکہ یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا
 کیونکہ ان کے سامنے ایک دیہاتی بوڑھا آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر
 عام سا دیہاتی لباس تھا۔ سر پر عام مہیاؤں جیسی پگڑی تھی۔ ان کی
 آنکھوں پر موجود پینک کی ایک کمانی بھی ٹوٹی ہوئی تھی اور انہوں
 نے وہاں سیاہ رنگ کا دھاگہ باندھ رکھا تھا۔ شاید سردار کے ذہن
 میں شاہ صاحب کا جو تصور تھا شاہ صاحب اس سے بیکر مختلف تھے۔
 اس لئے سردار مصافحہ کرنے کے بعد بے اختیار پوچھ بیٹھے تھے۔
 "میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز اور حقیر بندہ ہوں سردار اور بس۔
 آپ تشریف رکھیں۔" شاہ صاحب نے نرم اور مسکراتے ہوئے
 لہجے میں کہا اور خود دوسری چارپائی پر بیٹھ گئے تو عمران اور سردار
 بھی دوبارہ چارپائی پر بیٹھ گئے۔ سردار کے ہونٹ جھنجھے ہوئے تھے
 جبکہ عمران خاموش تھا۔
 "عمران بیٹے میں نے جہادی اماں بی سے کہا تھا کہ اگر جس
 فرصت ہو تو مجھ سے مل لینا۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے باوجود
 مصروفیت کے میرے عزیز خانے کو رونق بخشی ہے۔" شاہ
 صاحب نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کا لہجہ نرم اور
 دھیما تھا اور اس میں قطعاً طنز و نفیر کا شائبہ نہ تھا۔
 "شاہ صاحب۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں
 لیکن آپ کی بات بتا رہی ہے کہ آپ ناراض ہیں۔ میں آپ سے
 دست بستہ معافی چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا تو سردار اس طرح

"یہ شاہ صاحب کیا کام کرتے ہیں۔ کیا کسی مسجد میں پیشوا
 ہیں۔" چند لمحوں بعد سردار نے کہا۔
 "آپ یہ بتائیں کہ جب آپ شاہ صاحب کو نہیں جانتے تھے تو
 آپ ہسپتال سے جہاں کیوں آ گئے۔ کیا آپ کسی اجنبی کی کال پر اس
 طرح اس کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔" عمران نے کہا تو سردار
 اختیار چوتھ بڑے۔
 "مجھے تو خود اپنے آپ پر حیرت ہو رہی ہے۔ نہ جانے کیا بات تھی
 کہ میں جیسے خود بخود یہاں آ گیا۔ یہ سلسلہ کیا ہے۔" سردار نے
 کہا۔
 "آپ سائنس دان ہیں اس لئے آپ شاید ان باتوں کو نہ سمجھ
 سکیں۔" عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
 ہوتی کرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور شاہ صاحب اندر داخل ہوئے۔
 "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ دونوں کا بے حد
 مشکور ہوں کہ آپ نے میرے عزیز خانے کو عزت بخشی ہے اور
 مجھے افسوس ہے کہ ایک مجبوری کی وجہ سے میں آپ سے فوری
 ملاقات نہ کر سکتا اور آپ انتہائی معروف صاحبان کو انتظار کی رحمت
 اٹھانا پڑی۔ میں ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں۔" شاہ صاحب
 نے انتہائی دھیما اور نرم لہجے میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے
 ہاتھ بڑھا دیا۔
 "آپ۔ آپ شاہ صاحب ہیں۔" سردار نے سلام کا جواب

چونکہ کر عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں عمران کی یہ بات سہلے حد حیرت ہوئی ہو کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران تو کسی سے کر بات کرنا چاہتا ہی نہیں۔ وہ تو سب کو چٹکیوں میں اڑانے کا کام تھا جبکہ اس دہبائی بوڑھے کے سامنے اس کا بچہ انتہائی مؤدبانہ معذرت خواہانہ تھا۔

”نہیں بیٹے۔ میں واقعی ناراض نہیں ہوں اور میں نے جو یہاں آنے کی زحمت اس لئے دی ہے کہ میں چاہتا تھا کہ تمہارے سامنے سردار سے بعد باتیں ہو جائیں۔ سردار اور بین الاقوامی سطح پر سائنس دان ہیں اور انہوں نے پاکیشیا کے لئے انتہائی خلوص سے رات بخت کی ہے اور میرے دل میں ان کی سہلے حد قدر ہے اور اس بات کا پورا احساس ہے کہ سردار اور آج کل جن پراجیکٹس پر کر رہے ہیں وہ پاکیشیا کے لئے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔“ شاہ صاحب نے کہا تو سردار بے اختیار چونک پڑے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر صاحب کی طرف دیکھنے لگے۔

”پراجیکٹس۔ کن پراجیکٹس کی بات کر رہے ہیں آپ اور آپ کیسے معلوم ہوا کہ میں پراجیکٹس پر کام کر رہا ہوں۔“ سردار۔ انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اللہ تعالیٰ فیہود عظیم ہے سردار۔ میں تو اس کا عاجز اور حقیر بندہ ہوں۔ جن پراجیکٹس پر آپ کام کر رہے ہیں اس بارے میں آپ نے پچھلے سال کارمن میں ہونے والی سائنس کانفرنس میں جو مقالہ پیش

کیا تھا اس مقالے میں ان پراجیکٹس کے بارے میں اشارے موجود تھے اور اس کانفرنس میں کافرستان کے سائنس دان سر رام دیال بھی موجود تھے۔“ شاہ صاحب نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سردار کو شاید اس قدر حیرت ہوئی کہ ان کے منہ سے کوئی لفظ ہی نہ نکل رہا تھا۔

”آپ۔ آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ یہاں گاؤں میں رہتے ہیں اور شاید کسی مسجد کے پیش امام ہوں گے۔ آپ کا سائنس کانفرنس اور اس میں بڑھے جانے والے سائنسی مقالات سے کیا تعلق اور آپ سر رام دیال کو کیسے جانتے ہیں۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا میں پاگل ہو چکا ہوں۔“ سردار نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ان کے منہ سے الفاظ خود بخود پھسل کر باہر نکلنے چلے آ رہے ہوں۔

”سردار۔ پلیرز نامر نہیں۔ شاہ صاحب بہت بڑے روحانی بزرگ ہیں۔ ان سے باتیں مخفی نہیں رہتیں۔ آپ پلیرز نامر نہیں۔“ عمران نے سردار کی حالت دیکھتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ نہیں عمران بیٹے میں تو بزرگوں کے بیوروں کی خاک بھی نہیں ہوں۔ انتہائی عاجز سا آدمی ہوں۔ بس یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم اور بزرگوں کی مہربانی ہے کہ مجھے جیسے ناتواں اور عاجز مہربانی کر دیتے ہیں۔ سردار میں نے یہاں آپ کو اس لئے آنے کی زحمت نہیں دی کہ میں آپ سے اس طرح کی باتیں کر کے آپ کو حیران کر دوں۔ مجھے احساس ہے کہ آپ دونوں کا وقت انتہائی قیمتی ہے اس لئے مختصر

ہر حال اب ایک مسئلہ آپ کے ساتھ پیدا ہو گیا ہے۔ آپ لیبارٹری میں جا کر کام کرنا چاہتے تھے لیکن آپ ایسا نہ کر پارہے تھے حتیٰ کہ آپ بے ہوش ہو کر ہسپتال پہنچ گئے اور پھر آپ نے استعفیٰ بھیجا دیا جبکہ میں نہیں چاہتا کہ آپ جیسا مخلص، ذہین اور عالمی شہرت کا سائنس دان ضائع ہو جائے اور یہ بات دلے بھی پاکیشیا کے مفادات کے خلاف اور کافرستان کے حق میں جاتی ہے اس لئے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اب اطمینان سے ان پرائیویٹس پر کام کریں۔ فی الحال کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ویسے میں اپنی طرف سے کوشش کروں گا کہ آئندہ بھی نہ ہو لیکن میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک ادنیٰ اور عاجز بندہ ہوں اس لئے بہر حال کوشش ہی کر سکتا ہوں..... شاہ صاحب نے نرم سے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ آپ کو میرے بارے میں کیسے علم ہو گیا اور یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں.....“ سردار نے ایک بار بھرا لہجے ہوئے لہجے میں کہا۔

”عمران بیٹے۔ رام دیال ہے تو ایک سائنس دان لیکن اس کا باپ کرشن رام بہت بڑا سفلی عامل تھا اور اس کی وجہ سے رام دیال بھی اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہے۔ ناہریا میں کافرستانی سفارت خانے کا سیکنڈ سیکریٹری موبے بھی ایسا ہی شیطان ہے اور اس کے تعلقات بھی سفلی عاملوں سے ہیں۔ اس موبے کا تعلق اس سلاگا قبیلے کے سردار کے ذریعے اس قبیلے کے بیماری اور دھج ڈاکٹر سے کافی قریبی

لغظوں میں اپنا دعایان کر دیتا ہوں کہ کافرستان نے ان پرائیویٹ کی تفصیلات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں اور انہوں نے دنیاوی سطح پر کوششیں کیں لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے تو انہوں نے عام دنیاوی معاملات سے ہٹ کر شیطانی اور سفلی راہ اپنائی اسی وجہ سے مجھے ان معاملات میں مداخلت کرنا پڑی۔ عمران بیٹے جیلے میں بتا چکا ہوں کہ قدیم افریقی علاقے ڈکالا میں ایک قبیلہ سلا رہتا ہے جس کا بیماری شیطان کا چہرہ دکا ہے اور سفلی عمل کے ذریعے انسانوں کی مثالی روحوں کو قبضے میں کر کے اس سے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ چونکہ اس کی وجہ سے اس سارے علاقے میں خیر و برکت تو توں کو نقصان پہنچ رہا تھا اس لئے میری خواہش تھی کہ عمران بیٹے وہاں جا کر اس شیطان کا خاتمہ کر دے لیکن عمران بیٹے کا دل نہیں چاہا اس لئے میں خاموش ہو گیا.....“ شاہ صاحب نے کہا۔

”ہو گا شاہ صاحب۔ لیکن آپ یہ سب کچھ مجھے کیوں بتا رہے ہیں اور پھر عمران تو ایک سرکاری ادارے کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ کیسے اس معاملے میں کام کر سکتا ہے اور پھر اس کا کسی شیطان بیماری سے اس کے سفلی عمل سے کیا تعلق.....“ سردار نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں پہلی بار احساس ہو رہا ہو کہ وہ ایک عام اور ان پڑھ سے منہباتی بوڑھے سے بات کر رہے ہیں۔

”آپ کی بات درست ہے۔ بس یہ مجھ بوڑھے کی خواہش تھی۔

ہے اور وہ اپنے لئے اس شیطان بھاری سے شیطانی امداد حاصل رہتا ہے۔ رام دیال کا اسسٹنٹ شکر بھی اس ٹھکان کا ایک ہے۔ جب سردار کی نگرانی میں مکمل ہونے والے پراجیکٹس حصول کی دنیادی کوششیں ناکام رہیں تو ان لوگوں نے اسے سطح پر کام کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ رام دیال اور موہے کے درمیان میٹنگ ہوئی اور پھر شکر موہے کے ناجز یا گیا اور وہاں سلاگا کے سردار سے ملا اور اس کے ذریعے شکر بھاری سے ان کی بات چیت طے ہو گئی۔ اس کے بعد اس پر شروع ہو گیا۔ سردار نگہانا میں ایک ساتیس کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تو کانفرنس کے بعد انہوں نے کیمروں جانا تھا۔ شکر ٹی بجائے انہیں ہیلی کاپٹر پر بھجوا گیا۔ اس شیطان بھاری نے اور ہیلی کاپٹر اپنے قبیلے میں اتار لیا جہاں سردار کو بے حد عزت و احترام دیا گیا اور پھر انہیں ایک مخصوص مشروب پلا کر بے ہوش کر دیا اور اسی بے ہوشی کے عالم میں اس وحش ڈاکٹر نے اپنے مخصوص شیطان عمل سے ان کی مثالی روح پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران ناجز یا حکومت نے سردار کی بازیابی کے لئے رابطہ کیا تو سردار کو واپس بھجوا دیا گیا اور سردار کیمرون جانے کا ارادہ ملتوی کر کے واپس پہا پاکیشیا آگئے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں سردار؟..... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ لیکن آپ کو یہ سب کچھ کیسے علم ہو گیا اور یہ مثالی رو

ور اس پر قبضہ یہ سب کیا ہے۔ میری کچھ میں یہ باتیں نہیں آتی..... سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
تو کیا شاہ صاحب سردار کی ذہنی پریشانی کی وجہ یہی سفلی عمل تھا..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیے۔
نہیں۔ ان کی پریشانی کی اصل وجہ میں خاکسار اور عاجز ہوں۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور سردار دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔
آپ۔ آپ شاہ صاحب۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ تو..... عمران نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ چونکہ رام دیال اور اس کے ساتھیوں نے یہ سب کچھ سفلی سطح پر کیا تھا اس لئے روحانی سطح پر اس کے خلاف رد عمل سامنے آیا ہے اور مجھے مداخلت کرنا پڑی۔ اب ہونا یہ تھا کہ جیسے ہی سردار لیبارٹری جا کر ان پراجیکٹس پر کام شروع کرتے ان پراجیکٹس کی تفصیلات خود بخود کافرستان پہنچ جاتیں..... شاہ صاحب نے کہا۔

یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے..... سردار نے اس بار اہتائی عصیلے لہجے میں کہا۔

پلیز سردار پلیز۔ آپ شاہ صاحب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے

اس لئے پلیو۔ ایسے الفاظ مت کہیں۔..... عمران نے کہا۔

”کوئی بات نہیں عمران بیٹے۔ سرداور بہت بڑے سانس
ہیں اور میرے دل میں ان کی بے حد عزت ہے اس لئے ان کی
میں برا نہیں مناسکتا۔ سرداور جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا ثبوت
آپ کے سلسلے رکھ دوں گا۔ آپ برائے کرم تحمل سے مجھ بولیں
بات سن لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا۔..... شاہ صاحب
نے مسکراتے ہوئے اجنبائی نرم لہجے میں کہا۔

”ثبوت۔ کس قسم کا ثبوت۔ کھینچا ثبوت۔..... سرداور نے
طرح ناراض سے لہجے میں کہا۔

”عبدالصمد اندر آ جاؤ۔..... شاہ صاحب نے بیرونی دروازے
طرف رخ کر کے قدرے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک
قد اور دیو ہیکل جسم کا مالک آدمی جس کا چہرہ بھی اس کے جسم
مناسبت سے کافی بڑا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
بوتل تھی جس کے گرد اخبار لپٹا ہوا تھا۔ اس نے اندر داخل ہوا
شاہ صاحب کو اجنبائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

”یہ بوتل عمران بیٹے کو دے دو اور تم چا سکتے ہو۔.....
صاحب نے کہا تو آنے والے نے اخبار میں لپٹی ہوئی بوتل عمران
طرف اس طرح بڑھا دی جیسے وہ عمران کو پھینکے سے جانتا ہو اور پھر
سلام کر کے لئے قدموں واپس مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

”اخبار بٹا دو عمران بیٹے۔..... شاہ صاحب نے کہا تو عمران۔

نہار ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ۔۔۔ تو سرداور کی شکل کا پتلا ہے۔..... عمران کے منہ سے
بے اختیار نکلا۔ اس کی نظریں بوتل پر جمی ہوئی تھیں۔

”کیا۔ کیا میری شکل کا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔..... سرداور
نے بھی اجنبائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اطمینان سے بیٹھ جاؤ عمران بیٹے۔..... شاہ صاحب نے
مسکراتے ہوئے کہا تو عمران واپس چارپائی پر بیٹھ گیا۔

”یہ دیکھیں سرداور۔ اس بوتل میں جو پتلا ہے وہ بالکل آپ کی
شکل کا ہے۔ دیکھیں۔..... عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل
سرداور کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

”میری شکل کا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا مطلب۔..... سرداور
نے بوتل لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بوتل میں شیا لے

رنگ کا مکمل تھا جس میں ایک جھونسا پتلا موجود تھا۔
”دیکھیں۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ارہ واقعی۔ جین یہ کیا ہے۔ یہ۔۔۔ کیسے ہو گیا۔ کس نے
بنایا ہے یہ پتلا۔ یہ سب آخر کیا ہوا ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں

یا میرے ساتھ کوئی خاص حرکت کی جا رہی ہے۔..... سرداور نے
کہا۔ شاہ صاحب خاموش بیٹھے رہے۔

”یہ ہے وہ ثبوت سرداور جو میں نے عمران بیٹے کے لئے یہاں
منگوایا ہے۔..... شاہ صاحب نے اس بار اجنبائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Scanned By WaqarAzeem pakistanipoint

فصلی لے میں کہا تو سردار نے اس طرح منہ کھولا جیسے کچھ کہنا چاہتے ہوں لیکن دوسرے لے ان کے لب ایک جھٹکے سے بند ہو گئے جیسے پلاس کا منہ اس کے پینڈل دبانے سے بند ہو جاتا ہے۔ ان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ بولنا چاہتے ہیں لیکن بول نہیں پا رہے۔

۔ عمران بیٹے۔ رام دیال نے اس سفلی اور شیطانی عمل کے ذریعے سردار کے پرائیویٹس حاصل کرنے کا منصوبہ اس انداز میں بنایا تھا کہ اس نے اس بوتل کو اسے دی ٹی نامی خاص مشین میں رکھ دیا۔ چونکہ اس مثالی روح کا تعلق سردار کے ساتھ تھا اس لئے سردار جو کچھ دیکھتے جو کچھ بولتے جو کچھ سوچتے اور جو کچھ ہنستے وہ سب کچھ اس بوتل میں موجود مثالی روح تک خود بخود پہنچ جاتا اور چونکہ یہ بوتل ایک سائنسی مشین میں موجود تھی اس لئے وہ سب کچھ اس مشین میں ریکارڈ ہو جاتا۔ اس طرح سردار کو علم ہی نہ ہوتا اور یہ سب پرائیویٹس کافرستان پہنچ جاتے۔..... شاہ صاحب نے کہا۔

”کیا واقعی ایسا ممکن ہے۔ آپ نے جو کچھ مشین کے بارے میں کہا ہے وہ تو درست ہے۔ میں روح کے رابطے کے بارے میں پوچھ رہا ہوں..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ایسا ممکن ہے اور اگر میں فوری مداخلت نہ کرتا تو پھر یہ سب کچھ آپ کو بتانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ بہر حال میں نے مداخلت کی اور سردار کے ذہن پر دباؤ ڈال کر انہیں لیبارٹری میں لانے سے روک دیا تاکہ نہ یہ لیبارٹری جانیں اور نہ یہ پرائیویٹس

”میرے لئے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں شاہ صاحب۔“ عمران نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بس تھوڑی سی تفصیل رہ گئی ہے اگر تم وہ سن لو تو پھر میری بات زیادہ آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔ مجھے افسوس ہے آپ دونوں کا وقت بے حد قیمتی ہے اس لئے میں زیادہ تفصیل نہیں جا رہا۔ اس شیطانی بیماری اور وحش ڈاکٹر نے یہ پتلا تیار کیا ہے یہ پتلا دراصل سردار کی مثالی روح ہے جسے اس نے اپنے سفلی کے ذریعے اس بوتل میں بند کر دیا ہے اور پھر یہ بوتل سلاک قبیلے کے سردار کے ذریعے موبے اور موبے سے شکر تک پہنچی اور شکر بوتل لے کر کافرستان پہنچا اور اس نے یہ بوتل سر رام دیال کو دے دی۔ اس طرح سردار کی مثالی روح رام دیال کے قبضے میں آ گئی۔..... شاہ صاحب نے کہا۔

”لیکن سردار تو زندہ سلامت موجود ہیں۔ ان کی روح بوتل میں کیسے بند ہو سکتی ہے۔..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تمہیں پہلے بھی مثالی روح کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ سید پیراغ شاہ نے کہا۔

”یہ سب تماشہ ہے۔ بکو اس ہے۔ غلط ہے۔ یہ سب کوئی خاموش ڈرامہ ہے۔..... سردار نے یکتا اہتائی فصلی لہجے میں چٹختے ہوئے کہا۔

”آپ اب خاموش رہیں گے۔..... شاہ صاحب نے یکتا قدرے

کافرستان تک پہنچ سکیں جبکہ اس دوران میری کوشش تھی
 بوتل ان سے حاصل کی جائے کیونکہ جب تک یہ بوتل حاصل
 لی جاتی معاملہ نمٹ نہ سکتا تھا اور سردار کے ذہن پر موجود
 کے ذہن کے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتا تھا اس لئے میں نے
 بے ہوش کر دیا اور یہ ہسپتال پہنچ گئے۔ اس طرح رام دیار
 ناکام ہو گیا۔ اس نے موہے کے ذریعے اس شیطان بھاری سے
 کیا تو اس نے کہا کہ بوتل اسے بھجوا دی جائے۔ وہ اس عمل کو
 طاقتور کر دے گا۔ چنانچہ یہ بوتل اس مشین سے نکال کر
 ذریعے واپس بھجوا دی گئی۔ شکر نے اسے اپنے فلیٹ کی الماری
 رکھ دیا اور خود وہ غسل خانے میں چلا گیا تو میں نے عبدالصمد
 دیا کہ وہ وہاں سے جا کر یہ بوتل لے آئے۔ چنانچہ عبدالصمد
 لے آیا۔ اس طرح فوری طور پر بہر حال یہ خطرہ ٹل گیا ہے۔ یہ
 تفصیل میں نے اس لئے بتائی ہے کہ سردار اپنا استعفیٰ واپس
 لیں اور تمہیں بھی معلوم ہو سکے کہ پاکیشیا کے اہتمامی اہم مفاد
 کو کس طرح ضرب لگائی جا رہی ہے۔..... شاہ صاحب نے کہا۔
 "لیکن شاہ صاحب یہ مثالی روح والی بات میری سمجھ میں
 تک نہیں آئی۔ مثالی روح پر کس طرح قبضہ ہو سکتا ہے جبکہ
 آدمی بھی زندہ ہو۔..... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار
 دبیئے۔

میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ اصل روح تو اللہ تعالیٰ

حکم کا نام ہے اور امر ربی کو کون قبضے میں کر سکتا ہے۔ صرف اللہ
 تعالیٰ نے اپنے خاص فرشتے عزرائیل علیہ السلام کو یہ طاقت بخشی ہے
 کہ وہ اس اصل روح کو انسانی جسم سے علیحدہ کر سکے۔ جہاں تک
 مثالی روح کا تعلق ہے تو اس مثالی روح جسے یہ عامل ہزارو بھی کہتے
 ہیں اسے مخصوص معمول کے ذریعے قبضے میں کیا جا سکتا ہے اور اس
 کو قبضے میں کر کے اس کے ذریعے اصل آدمی کے ذہن پر قبضہ کر کے
 اس سے اپنی مرضی کے کام کرالیتے ہیں۔..... شاہ صاحب نے
 وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور۔ تو یہ بات ہے۔ اب بات سمجھ میں آئی ہے لیکن اب یہ
 مسئلہ تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا کیونکہ سردار اب یہاں موجود ہیں
 اور یہ بوتل بھی آپ کے قبضے میں آگئی ہے۔ اب یہ لوگ کیا کر
 سکیں گے۔..... عمران نے کہا۔

"شیطان کے بے شمار ہتھکنڈے ہوتے ہیں عمران بیٹے۔ اس لئے
 جب تک شیطان کے اس بھاری کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک
 اس سے کسی بھی شیطانی عمل کی توقع کی جا سکتی ہے۔..... شاہ
 صاحب نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
 دروازہ کھلا اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے
 مؤذبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹے یہ بوتل عمران بیٹے سے لے لو اور اس پر لپٹا ہوا اخبار بھی
 لے جاؤ اور جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو تاکہ اس شیطانی عمل کا

• عمران یہ سب کیا ہے۔ میری تو عقل ہی کام نہیں کر رہی۔
سردار نے شاہ صاحب کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

• آئیے سردار۔ میں آپ کو واپس آپ کی رہائش گاہ پر چھوڑ دوں
کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی کار تو واپس جا چکی ہے۔..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے سے باہر آ گئے۔
تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی
چلی جا رہی تھی۔

• اب آپ کو ہسپتال جانے کی ضرورت نہیں ہے اور جیسے شاہ
صاحب نے حکم دیا ہے آپ اب استعفیٰ واپس لے لیں۔ اب آپ
کے ذہن پر کوئی دباؤ نہیں ہو گا۔ ویسے جب میں نے آپ کو فون کیا
تھا اور آپ نے اپنی کیفیت بتائی تھی تو مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ آپ
واقعی اس حد تک پریشان ہیں۔ میں بھی سمجھا تھا کہ آپ مسلسل کام
کرنے کی وجہ سے ذہنی طور پر جھک گئے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا کرم
ہو گیا ہے کہ شاہ صاحب نے مداخلت کر کے کافرستان کی بھینٹ
سازش ناکام بنا دی۔..... عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے
سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

• میری کچھ میں تو واقعی یہ سب کچھ نہیں آ رہا۔ مجھے تو یوں
محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔..... سردار
نے اچھے ہوئے لہجے میں کہا۔

خاتمہ ہو جائے۔..... شاہ صاحب نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو
صاحب کے صاحبزادے نے عمران کے ہاتھ سے بوتل لے لی
ساتھ پڑا ہوا اخبار بھی اٹھایا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔
• سردار اور عمران بیٹے میں نے آپ دونوں کا بے حد وقت لیا
لیکن یہ ضروری تھا تاکہ آپ کے ذہن اور دل مطمئن ہو سکیں۔
اس کے لئے ولی معذرت خواہ بھی ہوں۔ امید ہے آپ دونوں
معاف کر دیں گے۔..... شاہ صاحب نے عمران اور سردار
مخاطب ہو کر کہا۔

• شش۔ شش۔ شاہ صاحب آپ درحقیقت کیا ہیں۔ سرد
نے اس بار یکثرت تیزی سے بولتے ہوئے کہا۔
• اللہ کا ایک عاجز اور حقیر بندہ۔ اب مجھے اجازت دیں کچھ
مسجد میں موجود ہیں اور میرا انتظار کر رہے ہیں۔..... شاہ صاحب
نے چارپائی سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو عمران اور سردار دونوں
انتظار اندہ کھڑے ہوئے۔

• شاہ صاحب کیا..... عمران نے کچھ کہنا شروع کیا۔
• مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو لیکن مجھ سے کچھ کہنے
ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے اور جب تک
تعالیٰ توفیق دے گا انشاء اللہ اپنے فرائض ادا کرتا رہوں گا۔ اب
اجازت دیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔..... شاہ صاحب نے
اور پھر مڑ کر اندرونی دروازے سے دوسری طرف چلے گئے۔

اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ وہ کتنی بڑی شخصیت ہیں اور انہوں نے آپ کو لیبارٹری میں جانے سے روک کر وہ پرائیکٹس بچا لئے ہیں۔ یہ ان کی سہرا بی ہے۔..... عمران نے کہا۔
لیکن انہوں نے تمہیں کیوں بلایا تھا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی..... سردار نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
جو تے مارنے کے لئے..... عمران نے کہا تو سردار بے اختیار اچھل پڑے۔

جو تے مارنے کے لئے۔ کیا مطلب..... سردار نے حیران ہو کر پوچھا۔
انہوں نے اس بیماری وچ ڈاکٹر کے خلاف مجھے بھیجنا چاہا تھا تاکہ میں وہاں جا کر اس کا خاتمہ کر دوں لیکن میں ٹال گیا۔ انہوں نے مجھے بلا کر یہ سب کچھ اس لئے دکھایا ہے کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ وہ مجھے کسی کھیل متاثرے کے لئے یا اپنی ذاتی ضرورت کے لئے نہیں بھیجنا چاہتے تھے بلکہ اس کے پیچھے ملک کا عظیم مفاد وابستہ تھا جسے میں سمجھ نہ سکا تھا۔ اب انہوں نے جو کچھ بتایا ہے اور جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے واقعی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میری کمبوزی پر جوتے برسائے جا رہے ہیں..... عمران نے کہا۔

اودہ۔ تو کیا تم اس جاؤ گے کہ مقابلہ کرو گے۔ وہ کیسے۔ کیا تمہیں جاؤ آتا ہے..... سردار نے کہا۔
اگر مسئلہ صرف جاؤ کا ہو تو دنیا میں بے شمار جاؤ گر پڑے۔

یہ سائنس کی دنیا سے ہٹ کر علیحدہ دنیا ہے سردار۔
روحانی دنیا کہا جاتا ہے۔ شاہ صاحب روحانی دنیا کی انتہائی شخصیت ہیں اور صاحب تصوف بزرگ ہیں..... عمران مسکراتے ہوئے کہا۔

جو کچھ کہا گیا ہے اور جو کچھ دکھایا گیا ہے اس لحاظ سے تو واقعی کچھ تم کہہ رہے ہو درست ہے لیکن مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کیا اس دنیا میں ایسا بھی ہو سکتا ہے..... سردار نے کہا۔

میں شاہ صاحب کے ذریعے جن تجربات سے گذر چکا ہوں ان اگر تفصیل بتا دوں سردار تو آپ کا ذہن حیرت کی شدت سے پھٹ جائے۔ ویسے شاہ صاحب انتہائی نرم دل انسان ہیں۔ اگر ان کے مزاج میں ذرا سی بھی سختی ہوتی تو ہم میں سے کسی میں جرأت ہی ہوتی کہ ان کے حکم کی سرطانی کر سکیں۔ آپ نے دیکھا کہ جب آپ نے غصے میں آکر غلط بات کر دی تو شاہ صاحب نے آپ کو بات کرنے سے روک دیا اور آپ کا چہرہ میں دیکھ رہا تھا۔ آپ بولنا چاہتے تھے لیکن آپ کے لب بند تھے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اودہ ہاں۔ یہ بھی میرے ساتھ زندگی میں پہلی بار ہوا ہے۔ میرے واقعی پوری کوشش کی کہ بولوں لیکن میرے جڑے حرکت ہی نہ کر رہے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ جام ہو گئے ہوں..... سردار نے چونک کر کہا۔

انہیں پراجیکٹس کا بھی علم ہے اور انتہائی جدید ترین سائنسی مشینری کے بارے میں بھی وہ جانتے ہیں۔ حیرت ہے..... سردار نے کہا۔
 "ہاں۔ عام آدمی کے ذہن میں واقعی بزرگوں کے بارے میں ایسے ہی تصورات ہوتے ہیں جیسے آپ کے ذہن میں ہیں۔ میں بھی جب پہلی بار اماں بی کے ساتھ یہاں آیا تھا تو میرے بھی یہی تاثرات تھے جو آپ کے ہیں لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ ضروری نہیں کہ بزرگ ویسے ہی ہوں جیسے ہمارے ذہنوں میں ہوتے ہیں۔ بظاہر ایک عام سا نظر آنے والا آدمی روحانی سطح پر اس قدر بلند ہوتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا تو سردار نے اثبات میں سر ہلادیا۔

ہیں۔ وہ جادو وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ پاکیشیا کو ان سے کوئی راز نہیں ہو سکتی لیکن اب آپ نے دیکھا ہے کہ وہ بیماری صرف جادو ہی نہیں بلکہ کافرستان کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے خلاف اپنا بھیمانگ سازش میں مصروف ہے۔ ظاہر ہے شاہ صاحب نے مجھے اس لئے بلایا تھا تاکہ یہ سب کچھ اپنے حریف کو بتا سکوں۔ پھر حریف کو کچھ آئے گی کہ یہ کام کس قدر اہم ہے اور اسے مجھے وہاں بھیجنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "کیا پاکیشیا سیکرٹ سرورس کا حریف شاہ صاحب کے ہاتھوں مجبور ہو سکتا ہے۔ وہ تو صدر مملکت کی بات نہیں مانتا۔"..... سردار نے کہا۔

"یہ تو شاہ صاحب کی مہربانی ہے کہ وہ حریف کا لحاظ کرتے ہیں ورنہ اگر وہ حکم دے دیں تو حریف صاحب سر کے بل خود دوڑتے ہوئے افریقہ پہنچ جاتیں اور پھر ظاہر ہے کہ اب انہیں یہ کام کرنا ہو گا ورنہ کافرستان آسانی سے آپ کا چمچا ہر چھوڑے گا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ بہر حال یہ میری زندگی کا سب سے انوکھا تجربہ ہے۔ میں نے کئیوں میں ایسے بزرگوں کے بارے میں پڑھا تو بہت کچھ ہے لیکن مجھے آج تک ایسے کسی بزرگ سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا اور پھر میرے ذہن میں کسی ایسے بزرگ کا جو نقشہ تھا شاہ صاحب تو کسی طرح بھی اس نقشے پر پورا نہیں اترے لیکن اس کے باوجود

اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں سردار اسی طرح اکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

”آؤ آؤ۔ بیٹھو..... سردار نے ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو وہ دونوں اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”تو وہ بوتل تم نے گم کر دی۔ اب کیا چاہتے ہو.....“ سردار نے آٹھ کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”سردار بوتل کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ وہ آدمی اپنے کام پر ہی نہیں گیا تھا۔ کسی بڑی طاقت نے اسے روک دیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ یہ بوتل بھی اس بڑی طاقت نے غائب کر دی ہے۔ ہم نے جہیں لاگو سی سے بھری ہوئی دس بوریاں دیں لیکن ہمارا کام نہیں ہو سکا.....“ سو بے نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

”وچ ڈاکٹر خوشو سے زیادہ بڑی طاقت کون ہو سکتی ہے۔ آئندہ وچ ڈاکٹر خوشو کی توہین نہ کرنا ورنہ جہاری رو صیں ساری عمر جھنجھٹی رہ جائیں گی.....“ سردار نے خفیلے لہجے میں کہا۔

”یہ بات تو تم نے خود کی تھی کہ کوئی بڑی طاقت رکاوٹ ڈال رہی ہے.....“ سو بے نے دوبارہ اسی لہجے میں جواب دیا۔

”ہاں۔ لیکن یہ بات میں تو کر سکتا ہوں۔ میں تو قبیلے کا سردار ہوں لیکن تم نہیں کر سکتے اور سناوب اگر تم چاہتے ہو کہ یہ ساتیس دان جہارے قابو میں آجائے تو پھر جہیں سو بوری لاگو سی دنا پڑیں گی.....“ سردار نے کہا۔

شکر اور مو بے دونوں اسادان کے ایک ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر ٹھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ دونوں اسے دیکھ کر چونک پڑے۔

”سردار نے آپ کو طلب کیا ہے جناب.....“ اس مقامی آدمی نے سر جھکاتے ہوئے اہتائی موڈ باندھ لہجے میں کہا۔

”سردار کہاں ہیں.....“ سو بے نے چونک کر پوچھا۔

”وہ اپنے مکان میں ہیں جناب.....“ مقامی آدمی نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے نکل کر چپ میں سوار اسی بڑے سے مکان کی طرف بڑھے طے جارہے تھے جہاں پہلے بھی ان کی ملاقات سردار سے ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ

بھٹی نے سردار کو بے بس کر دیا ہے۔

ہاں۔ لیکن ہم وچ ڈاکٹر سے ہی بات کریں گے..... موجب

نے کہا۔

نھیک ہے چلو ہمارے ساتھ۔ لیکن تمہیں گھوڑوں پر جانا ہوگا۔

جیب کا راستہ نہیں ہے..... سروار نے کہا۔

”ہم تیار ہیں“..... موہ نے کہا۔

تم جاؤ میں ابھی اپنا آدمی بھیج دیتا ہوں۔ وچ ڈاکٹر سرحد پر پہنچ

جائے گا۔ اس دوران گھوڑے بھی تیار ہو جائیں گے اور پھر میں

تمہیں بلوا لوں گا..... سردار نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے۔

اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد موہجے اور شکر دونوں

کھولوں پر سوار اُستھانی تھنے جنگل میں تیزی سے اُکے بڑھے چلے جا رہے

تھے۔ ان کے اکے سردار کا ہوا تھا جبکہ ان کے سچے دوستوں میں سے ایک ایک نے ان کے قاتلوں کو قتل کیا۔

کا مخصوص زمانہ بتا دیا۔ یہ تھا کہ تقرباً اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد وہ

مسب رک گئے۔

”اب میں سے آگے پیل جانا ہو گا۔..... سردار نے گھوڑے

سے اترتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی گھوڑوں سے نیچے اترے آئے۔

پھر سردار کے ساتھ اس کے دو آدمی، مو بے اور شکر پیدل چلتے ہوئے

آگے بڑھنے لگے جبکہ سردار کے باقی ساتھی گھوڑوں سمیت وہیں رک

گئے تھے۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک جھونپڑی کے سامنے پہنچے۔

”تم ہماری ملاقات دج ڈاکٹر سے کراؤ وہ جتنی بوریاں کہے“

دے دیں گے لیکن اب ہماری براہ راست بات ہونی چاہئے۔۔۔

نے کہا۔

”وہج ڈاکٹر کسی عام آدمی سے نہیں مل سکتا۔ وہ قبیلے کیا ہے“

پورے علاقے کا بڑا وچ ڈاکٹر ہے..... سردار نے منہ بناتے ہو۔

کہا۔

”تو پھر جو بوریاں ہم نے تمہیں پہلے دی ہیں وہ ہمیں واپس آ

دوسرے ہم کسی اور وجہ ڈاکٹر سے یہ کام کرائیں گے..... موبے۔

جواب دیا۔ وہ واقعی بے حد بکڑا ہوا تھا کیونکہ سارا کام اس کے ذریعے

ہوا تھا اس لئے تمام ذمہ داری بھی اس پر آ گئی تھی۔

"یہ کیا ہے رہے ہو تم۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تم کس سے بازو لے رہے ہو؟" وہ نے پوچھا۔

”ہمارا تعلق حکومت سے سرسوار اور جماعت سے سرکلک ہے۔“

اگر چاہے تو تمہارے پورے قبیلے پر عمر رسا کر اسے ختم کر سکتے ہیں۔

س لئے جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں وہ کرو:..... موئے نے بھی استقامت

مکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا تم میرے ساتھ قبیلے کی سرحد پر چلے گئے کیونکہ قبیلے کے اندر“

وہیں المہ سرحہ پر چہاری دج ڈاکٹر شو شو سے بات چیت ہو سکتی

ہے..... سردار نے یکھت ٹھنڈا پڑتے ہوئے کہا تو سوچے اور شک

دونوں مسکرا دیئے کیونکہ انہیں محسوس ہو گیا تھا کہ حکومت کی

گئے۔ جمہوری کا دروازہ بند تھا اور اس کے باہر دو مسلح قبائل تھے۔ گو انہوں نے قدیم دور کا لباس پہنا ہوا تھا لیکن ان کے میں جدید مشین گنیں تھیں۔ سردار نے مقامی زبان میں بات کی اور پھر موہے اور شکر کو وہیں رکھنے کا کہہ کر وہ آگے بڑھ کر دروازہ کھول کر جمہوری کے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آؤ میرے ساتھ۔ لیکن خیال رکھنا وچ ڈاکٹر کے سامنے اونچے نہ نکالنا ورنہ اپنی موت کے خود ذمہ دار ہو گے۔..... سردار نے تجبیہ کرتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ موہے اور شکر جمہوری میں داخل ہوئے تو وہاں تیز سڑاند سی ہوئی تھی۔ ایک طرف مشعل جل رہی تھی اور فرش پر بھی گھاس پر ایک آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بوڑھا آدمی اس نے سر پر کسی عجیب سے جانور کے سینگوں والی ٹوپی سی رکھی تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی کھال تھی۔ اس کے سامنے دو انسانوں کی کھوپڑیاں رکھی ہوئی تھیں جنہیں پیالے کی شکل گئی تھی اور ان دونوں پیالوں میں کوئی مخلول سمجھا ہوا تھا۔ آ میں پیالے رنگ کا مخلول تھا جبکہ دوسرے میں تیز سرخ رنگ کا۔ "یخو۔..... اس بھاری نے جھنجھٹی ہوئی آواز میں کہا تو وہ دونوں اس کے سامنے مودبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

"بولو کیا کہتے ہو۔..... اس بھاری نے اسی طرح جھنجھٹی ہوئی آواز میں کہا۔

تم نے جو بوتل دی تھی وہ غائب ہو گئی ہے اور اس بوتل نے کام بھی نہیں کیا۔..... موہے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ روشنی کی طاقت اڑے آگئی تھی۔ بوتل بھی وہی لے گئی تھی اور رکاوٹ بھی اسی نے ڈالی تھی۔ بھاری نے کہا۔

"ہم نے لاگوسی کی دس بوریاں دی تھیں لیکن کام نہیں ہوا۔ موہے نے دے دے لہجے میں کہا۔

"اب تم کیا چاہتے ہو۔ بولو۔ لاگوسی واپس لینا چاہتے ہو یا کام چاہتے ہو۔..... بھاری نے قدرے خشنگی سے لہجے میں کہا۔

"ہمیں کام چاہئے۔..... موہے نے جواب دیا۔

"اب کام پہلے سے زیادہ مشکل ہے اس لئے اب سو بوریاں لاگوسی دینا ہوں گی۔ بولو۔..... بھاری نے کہا۔

"یہ بہت زیادہ ہیں۔..... موہے نے جواب دیا۔

"تو پھر جاؤ تمہارا کام نہیں ہو سکتا۔ میں سردار کو کہہ دیتا ہوں جو بوریاں تم نے دی تھیں وہ تمہیں واپس کر دی جائیں گی لیکن پھر تمہارا وہ بوڑھا زندہ نہیں رہے گا۔ بولو۔..... بھاری نے کہا۔

"بوڑھا۔ کون بوڑھا۔..... موہے نے چونک کر پوچھا۔

"دبی جس کے لئے تم نے بوتل حاصل کی تھی۔..... بھاری نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ساتیس دان سر رام دیال سے ہے۔"

ایسا عمل کر دوں گا کہ وہ سب کچھ خود جہارے بوڑھے کو پہنچا دے
 گا..... بھاری نے کہا۔

۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ سب سے بہتر ہے..... موہے اور شکر
 دونوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

۔ ایسے ہی ہو گا۔ ہمارا نام خوشو ہے اور افریقہ کیا پوری دنیا میں
 ہم سے بڑا وچ ڈاکٹر اور کوئی نہیں ہے..... بھاری نے فخریہ لہجے میں
 کہا۔

یہ کام کب تک ہو جائے گا..... موہے نے کہا۔

جلد ہو جائے گا۔ بہت جلد۔ تم بوریوں دو..... بھاری نے کہا۔

کیا ہم سر رام دیال سے بات کر سکتے ہیں..... موہے نے کہا۔

کیسے بات کرو گے..... بھاری نے چونک کر کہا۔

ہمارے پاس لانگ ریج ٹرانسمیٹر ہے..... موہے نے کہا۔

”اوہ ٹھیک ہے۔ کر لو..... بھاری نے کہا تو موہے نے جیب

سے جھوٹا سائیکن اجنبانی لانگ ریج کا جدید ترین ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر

نرکیسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ موہے کا لنگ۔ اور..... موہے نے بار بار کال

دیتے ہوئے کہا۔

”ہیں۔ رام دیال اسٹانگ یو۔ کیا کر رہے ہو۔ اور..... چند

لکھوں بعد ٹرانسمیٹر سے سر رام دیال کی سنجیدہ اور بادکار آواز سنائی دی

تو موہے نے بھاری سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے

موہے نے کہا۔

”ہاں وہی کیونکہ کام الٹ ہو جائے گا..... بھاری نے اسی طر
 چھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ سر رام دیال کو کچھ نہیں ہوتا چاہئے..... موہے
 بے چین ہو کر کہا۔

”تو پھر اپنی دنی ہوئی بوریوں واپس مت مانگو۔ بولو کیا چاہ
 ہو..... بھاری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم بوریوں واپس نہیں مانگتے۔ لیکن اب کام کا
 ہو گا..... موہے نے کہا۔

”میری مطلوبہ بوریوں دینے کا وعدہ کر لو تو میں جہارا کام کر دوں
 گا..... بھاری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مل جائیں گی وعدہ رہا..... اس بار موہے نے
 کوئی اعتراض کئے بغیر جواب دیا۔

”تو پھر سنو۔ اب جہارا کام صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے
 جب جہارے دشمن ملک کے اس آدمی کی روح کو دوبارہ قابو میں کیا

جائے لیکن اب وہ چونکہ یہاں نہیں ہے لپٹے ملک میں ہے اس لئے
 اب ہمیں اپنی طاقتور رومیں وہاں بھیجنا ہوں گی اور یہ بھی ہو سکتا

ہے کہ یہ رومیں اسے وہاں سے یہاں اٹھا لائیں پھر پکا کام ہو جائے
 گا۔ بہر حال یہ میرا کام ہے اور میں یہ کام کر لوں گا اور اب تمہیں

مشینوں کے ذریعے بھی کام نہیں کرنا ہو گا بلکہ میں اس کی روح پر

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس انداز میں ہاتھ بلایا جیسے کہ رہا ہو کہ اب وہ جاسکتے ہیں۔

”آؤ..... ساتھ کھڑے ہوئے سردار نے ان دونوں سے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر سردار کے پیچھے چلتے ہوئے وہ اس جھونپڑی سے باہر نکل آئے۔

”کب تک لاگوسی دو گئے..... سردار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جلد پہنچ جائیں گی.....“ موہب نے جواب دیا۔

”جس قدر جلد ممکن ہو سکے انہیں پہنچاؤ.....“ سردار نے کہا۔ وہ

سب پیدل اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جدھر ان کے گھوڑے موجود تھے۔

”یہ تم لاگوسی کا کیا کرتے ہو۔ یہاں جنگوں میں یہ ناجریا کے کرنسی نوٹ جہارے کس کام آتے ہیں.....“ شکر نے سردار سے

مخاطب ہو کر کہا۔ لاگوسی ناجریا کے سکے کا نام تھا اور یہ قبائلی لوگ یورپوں سے کم بات نہ کرتے تھے جبکہ ایک یورپی لاگوسی کا مطلب

دس لاکھ کافرسٹانی روپوں کے برابر ہوتا تھا اس لئے یورپی لاگوسی کا مطلب دس کروڑ روپے بنتا تھا۔

”ہم اس سے وہ چیزیں خریدتے ہیں جس سے ہمارا قبیلہ یہاں کے دوسرے قبیلوں سے زیادہ طاقتور بن سکے.....“ سردار نے جواب دیا

اور شکر نے اجابت میں سر ہلا دیا۔

دوہرا دی اور ساتھ ہی بتایا کہ بھاری اب ایک سو یوری لا مانگ رہا ہے۔

”اگر وہ کام کرنے پر تیار ہے تو بے شک ایک سو یوری لا اسے دے دو۔ اور.....“ سردار مایال نے کہا۔

”لیکن سر ایک سو یوری تو بہت زیادہ ہیں۔ اور.....“ موہب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم ایک سو یوری لاگوسی کی بات کر رہے ہو۔ کافرستان حکومت ان اہم پرائیکٹس کے لئے تو ایک ہزار یوری خرچ کرنے

بھی دریغ نہیں کرے گی۔ تم فوراً بھاری سے سو ڈاکر لو۔ اور.....“ رام دیال نے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کا حکم۔ اور.....“ موہب نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اور اینڈ آئی کے الفاظ سن کر ا

نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ٹھیک ہے جناب آپ کو ایک سو یوری لاگوسی ادا کر دی جائے گی۔ آپ یہ کام کر دیں لیکن اس بار کام ہفتہ ہونا چاہئے.....“ موہب نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بھاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یوریاں کب ملیں گی۔ بھاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کافرستان سے منگوانی پڑیں گی لیکن آپ کام کر دیں۔ جو دعا

ہو اسے وہ بہر صورت پورا ہو گا.....“ موہب نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے جہارے وعدے پر اعتبار ہے.....“ بھاری

نہ تھے اس کے باوجود شاہ صاحب نے جب اپنے صاحبزادے کو بھیج
راہیں بلوایا تو وہ اس طرح کھنچے چلے گئے جیسے مقناطیس کی طرف
لپکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔
"اوہ۔۔۔ پھر تو کوئی خاص بات ہوئی ہو گی۔..... بلیک زرو نے

اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔۔۔ پہلی بار مظلوم ہوا ہے کہ سردار کی اس حیرت انگیز
بیماری کی بنیادی وجہ شاہ صاحب تھے۔..... عمران نے کہا تو بلیک
زرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"شاہ صاحب اور بیماری کی وجہ۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے
ہیں۔..... بلیک زرو کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے نشانات
اُبھر آئے تو عمران نے وہاں ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔
"اوہ۔۔۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ اب کافرستان والے
سانسی راز حاصل کرنے کے لئے اس قسم کے ہتھکنڈوں پر اتر آئے
ہیں۔ حیرت ہے۔..... بلیک زرو نے کہا۔

"ترکیب تو بڑی زبردست تھی۔۔۔ سب کچھ وہاں پہنچ جاتا اور یہاں
کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوتی۔..... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔۔۔ لیکن کیا وہ دوبارہ ایسی کوشش نہیں کریں گے۔ اس کا
کیا سدباب ہو سکتا ہے۔..... بلیک زرو نے کہا۔

"شاہ صاحب خود ہی سنبھال لیں گے۔ اب اور کوئی کیا کر سکتا

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو۔..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شاہ صاحب سے ملاقات ہو گئی آپ کی۔..... بلیک زرو
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور سردار بھی وہاں پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے۔..... عمران
نے جواب دیا تو بلیک زرو بے اختیار چونک پڑا۔

"سردار۔۔۔ لیکن وہ تو ہسپتال میں تھے پھر وہ وہاں کیسے پہنچ گئے
کیا صحت کے لئے دعا کرانے گئے تھے۔..... بلیک زرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ان کی شاہ صاحب سے پہلی ملاقات تھی۔ وہ تو انہیں جانتے بھی

ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس سائنس دان سر رام دیال کا
گردیں پیر یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

کیا شاہ صاحب نے آپ کو اس قدیم افریقی علاقے میں
کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔..... بلیک زرو نے کہا۔

ان کا مجھے وہاں بلانے اور یہ سب کچھ دکھانے کا اصل مقصد
یہی تھا کہ میں خود ہی حامی بحاروں لیکن چونکہ میں پہلے انکار کر
ہوں اس لئے ظاہر ہے اب وہ براہ راست مجھے نہیں کہنا چاہتے
تھے اور ویسے بھی میرا دل وہاں جانے کے لئے نبھانے کیوں نہیں
کہا۔..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہو
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

ایکسو۔..... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔
"جوزف بول رہا ہوں۔" اس میں یہاں۔..... دوسری طرف سے
جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوانا کہاں ہے۔..... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں
کہا۔
"وہ کسی ذاتی کام کے لئے گیا ہوا ہے۔..... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے۔..... اس بار عمران نے اپنے
اصل لہجے میں کہا۔

"باس مجھے چھٹی چلے گئی تھی۔..... دوسری طرف سے جوزف کی

آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر جوزف کی بات سننے
ہوئے بلیک زرو بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران کے ساتھ ساتھ
اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے کیونکہ جوزف
نے ایسی بات کی تھی جس کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

"چھٹی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں جا رہی بات۔..... عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس مجھے وچ ڈاکٹر نو سا کی روح نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کے
کسی بڑے آدمی کے خلاف وچ ڈاکٹر شو کوئی گندی روحوں کا عمل
کر رہا ہے اور میں اس وچ ڈاکٹر شو کی گردن توڑنے جانا چاہتا ہوں
کیونکہ پاکیشیا کے بڑے آدمی تو صرف آپ ہیں۔..... جوزف نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے رانا باؤس کے حفاظتی انتظامات آن نہیں کئے تھے۔
عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو آن ہیں باس۔..... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
"تو پھر وچ ڈاکٹر کی روح تم تک کیسے پہنچ گئی۔..... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر نو سا کی بھی روحوں کا عامل ہے لیکن وہ اچھی
روحوں کا عامل ہے جبکہ وچ ڈاکٹر شو شو گندی روحوں کا عامل ہے اور
وچ ڈاکٹر نو سا کی کا ہاتھ اس وقت میرے سر پر رہتا تھا جب وہ روحوں
کو بلانے کا عمل کرتا تھا اور اب بھی اس کا ہاتھ میرے سر پر رہتا

ہاں۔ یہ سوچا جاسکتا ہے لیکن عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اگر آپ وہاں نہیں جانا چاہتے تو آپ مجھے اجازت دے دیں۔" بلیک زرو نے کہا۔

نہیں۔ جہار وہاں کام نہیں ہے۔ یہ سکیٹ سروس کا مشن نہیں ہو گا۔ عمران نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں کہا تو بلیک زرو نے اثبات میں سر ہلادیا لیکن چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار بھرنج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹنڈ" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران جہاں ہے۔" دوسری طرف سے سلطان کی آواز سنائی دی۔

"دانش منزل میں کسی عقلمند کا کیا کام جنتاب۔" عمران نے اس بار بڑے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران انتہائی پریشان کن اطلاع ملی ہے۔ سردار دوبارہ ہسپتال پہنچ گئے ہیں اور اس بار ڈاکٹروں کے مطابق ان کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں رہی۔" دوسری طرف سے سرسلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا ہو گیا ہے انہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میں انہیں ٹھیک ٹھاک حالت میں تجوڑ کر آیا ہوں۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی اطلاع ملی ہے کہ وہ ہاتھ روم میں تھے کہ اچانک ملازم کو

ہے۔" دوسری طرف سے جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ دھج ڈاکٹر شو شو کہاں رہتا ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"افریقہ میں باس۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"افریقہ تو برا عظم ہے۔ میرا مطلب ہے یہ کس علاقے میں رہتا ہے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔" ناہیریا کے شمال مغربی علاقے میں جہاں انتہائی گلی جنگلات ہیں، وہاں رہتا ہے۔ مجھے دھج ڈاکٹر نو سا کی روح نے بتایا ہے۔" جوزف نے جواب دیا۔

"تو تم اکیلے وہاں جاؤ گے یا جو اتنا بھی جہارے ساتھ جائے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اکیلا ہی اس گندے دھج ڈاکٹر کی گردن توڑ سکتا ہوں باس۔" جوزف نے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا اور اس کا یہ گندا عمل ناکام ہو چکا ہے اس لئے جہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور دکھ دیا۔

"یہ تو وہی علاقہ ہے عمران صاحب جہاں شاہ صاحب آپ کو بھیجتا چاہتے تھے۔" بلیک زرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ شاید شاہ صاحب نے اب یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جوزف کو ذریعہ بنایا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور۔ تو یہ بات ہے۔ اودھ۔ تم فوراً بات کرو۔ سردار کی صحت
 بابی پاکستان کے لئے انتہائی اہم ہے۔ سر سلطان نے انتہائی
 پریشان سے لہجے میں کہا۔

میں سمجھتا ہوں جناب۔ عمران نے جواب دیا۔

مجھے بتانا۔ مجھے فکر رہے گی۔ سر سلطان نے کہا۔

ٹھیک ہے میں آپ کو اطلاع کر دوں گا۔ عمران نے کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے
 کریڈل دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
 شروع کر دیے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی

دوسری طرف سے شاہ صاحب کے صاحبزادے کی نرم اور دھیمی آواز

سنائی دی۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔

شاہ صاحب سے بات کرنی ہے۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

وہ تو مسجد میں ہیں جناب اور وہاں کچھ مہمان آئے ہوئے

ہیں۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

کب تک فارغ ہو جائیں گے شاہ صاحب۔ عمران نے

پوچھا۔

میں حتیٰ طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا جناب۔ یہ تو ان کی اپنی مرضی

پر منحصر ہے۔ بعض اوقات وہ عشا کی نماز کے بعد تشریف لے آتے

اندروں سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اس نے جا کر انہیں آواز

لیکن کوئی جواب نہ ملا تو اس نے دروازہ توڑا تو سردار اندر سے

پڑے ہوئے تھے۔ ملازم نے ہسپتال فون کیا۔ وہاں سے ڈاکٹر صاحب

نے ایک بوٹلینس بھیجی اور پھر ہسپتال میں جب انہیں چیک کیا

تہ چلا کہ ان کے ذہن کے پردوں کو کسی پراسرار وجہ سے

نقصان پہنچ چکا ہے اور اب اگر وہ ہوش میں بھی آئے تب بھی

ذہنی توازن شاید درست نہیں رہے گا۔ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے

راست فون کر کے یہ اطلاع دی ہے۔ سر سلطان نے گفتگو

بتاتے ہوئے کہا۔

اودھ۔ ویری سیٹ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہاتھ روم کی وجہ سے

کی پاکیزگی کا حصار ختم ہو گیا اور ان گندے عاملوں کا وار چل

وری بیٹہ۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں میں شاہ صاحب سے فون پر

کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی رحم کرے گا۔ عمران نے کہا۔

شاہ صاحب سے۔ کون شاہ صاحب۔ سر سلطان نے چوہ

کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

سیہ چراغ شاہ صاحب کی بات کر رہا ہوں۔ عمران

کہا۔

ان کا کیا تعلق اس معاملے سے۔ سر سلطان نے حیران

کر کہا تو عمران نے وہ ساری تفصیل بتادی جو اس سے پہلے وہ بلیک

زیر کو بتا چکا تھا۔

۔ ہیلو۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ڈاکٹر

صدیقی کی آواز سنائی دی۔

۔ علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ سردار کی کیا پوزیشن ہے..... عمران نے انتہائی اچھے ہوئے لہجے میں کہا۔

۔ ان کی ذہنی حالت بے حد سیریس تھی عمران صاحب۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

۔ یہ لفظ تھی کا کیا مطلب ہوا..... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

۔ وہ ہسپتال سے لے جائے جا چکے ہیں اس لئے میں نے تھی کا لفظ

استعمال کیا تھا..... ڈاکٹر صدیقی نے اسی طرح سپٹ لہجے میں کہا۔

۔ لے جائے جا چکے ہیں۔ کہاں۔ کون لے گیا ہے اور کیوں۔

عمران نے کہا۔ عمران کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ سانسے بیٹھے

بلیک زرد کے چہرے پر بھی انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو

گئے تھے۔

۔ سر سلطان لے گئے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں فوری طور پر

کافرستان بھجوانا ہے۔ وہاں کوئی ڈاکٹر ہیں جو انہیں نصیب کر سکتے

ہیں۔ میں نے تو انہیں کہا کہ سردار کی حالت ایسی نہیں ہے کہ

انہیں وہاں شفٹ کیا جائے اور نہ ہی میری معلومات کے مطابق۔

کافرستان میں ایسا کوئی ڈاکٹر ہے لیکن انہوں نے کہا کہ یہ صدر

صاحب کا حکم ہے اور اس پر ہر صورت میں عمل ہونا چاہئے اس لئے

ہیں اور بعض اوقات ساری ساری رات مسجد میں عبادت کر

گزار دیتے ہیں..... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے جواب د

ہوئے کہا۔

۔ اگر میں خود حاضر ہو جاؤں تو کیا ملاقات ہو جائے گی۔ عمر

نے کہا۔

۔ جی ہاں۔ آپ ان سے مسجد میں ملاقات کر سکتے ہیں۔ دوسر

طرف سے کہا گیا۔

۔ اچھا شکریہ۔ خدا حافظ..... عمران نے کہا۔

۔ اللہ حافظ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک

بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

اس کے چہرے پر انتہائی مسخیدگی کے تاثرات تھے کیونکہ سر سلطان

نے سردار کے بارے میں جو رپورٹ دی تھی وہ انتہائی پریشان کا

تھی۔ عمران سردار کی اہمیت کو بہت اچھی طرح سمجھتا تھا۔ یہی وجہ

تھی کہ وہ ذہنی طور پر اس وقت واقعی بے حد پریشان ہو رہا تھا۔

۔ ہسپتال..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آوا

سنائی دی۔

۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں۔

عمران نے کہا۔

۔ بہتر۔ بولناؤں کریں..... دوسری طرف سے موبانہ لہجے میں

کہا گیا۔

”میں سر۔ موجود ہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

• جلدی بات کراؤ..... عمران نے تقریباً چھٹے ہوئے لہجے میں

کہا۔

• ”میں سر“..... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں

جواب دیا گیا۔ ظاہر ہے عمران نے آج تک اس انداز میں کبھی

سرسلطان سے بات کرانے کے لئے نہ کہا تھا اس لئے اسے پریشانی تو

ہونی ہی تھی۔

• سلطان بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز

سنائی دی۔

• عمران بول رہا ہوں۔ آپ آفس میں موجود ہیں جبکہ ڈاکٹر

صدیقی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ہسپتال میں جا کر سرداور کو لے گئے

ہیں تاکہ انہیں کافرستان پہنچایا جائے..... عمران نے تیز لہجے میں

کہا۔

• ”کیا کہہ رہے ہو۔ جہادِ دماغ تو غراب نہیں ہو گیا۔ میں تو دو

گھنٹوں سے جہاں موجود ہوں۔ میں تو ہسپتال گیا ہی نہیں۔“

دوسری طرف سے سرسلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

• ”اوہ۔ اوہ۔ تو پوٹ ہو گئی۔ اوہ۔ وری بیڈ“..... عمران نے کہا

اور رسیور دکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

• ”بلیک زبرد۔ ایئر کورٹ پر ریڈ کر دو۔ اگر سرداور کو لے جایا جا رہا

ہو تو انہیں رد کو۔ میں شاہ صاحب کے پاس جا رہا ہوں۔ یہ شیطانی

میں کیا کہہ سکتا تھا اور خاموش ہو گیا“..... ڈاکٹر صدیقی نے جو

دیا۔ ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سرداور کو اس انداز میں لے جا

جانے کی بتا۔ پر خامسے برہم ہیں لیکن وہ کھل کر کچھ نہ کہہ پارہے تھے

• سرسلطان کیا خود آئے تھے..... عمران نے ہونٹ چبا

ہوئے کہا۔

• ”جی ہاں“..... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

• ”یہ کب کی بات ہے“..... عمران نے پوچھا۔

• ”انہیں جہاں سے گئے ہوئے ابھی پانچ منٹ ہوئے ہیں۔“ ڈاکٹر

صدیقی نے کہا۔

• ”سرداور کو کس چیز پر لے جایا گیا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

• ”سنٹرل ہسپتال کی ایمرولینس پر۔ سرسلطان خود بھی

ایمرولینس میں سرداور کے ساتھ بیٹھ کر گئے ہیں۔ ان کا ڈرائیور خا

کار لے گیا ہے“..... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

• ”اچھا۔ میں معلوم کرتا ہوں“..... عمران نے کہا اور اس

ساتھ ہی اس نے تیزی سے کریڈل دیا اور پھر ٹون آنے پر اس

بجلی کی سی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

• ”پی اے نو سکریٹری خارج“..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان

کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

• ”علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا سرسلطان موجود ہیں“..... عمران

نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

رہو اس کا کام ہے۔ عمران نے تیز لپے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر دوڑنا ہوا پیر ونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحے بعد اس کی سپورٹس کار تیز رفتاری کے ریکارڈ توڑی ہوئی سید پرہیز شاہ صاحب کے گاؤں کی طرف الٹی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں طوفان برپا تھا۔ وہ اب اس لمحے کو چمکتا رہا تھا جب اس نے شاہ صاحب کو افریقہ جانے سے انکار کیا تھا۔ اسے سارے سیٹ اپ سمجھ آگئی تھی کہ اس وجہ ڈاکٹر کا عمل جب شاہ صاحب نے ختم کر دیا تو اس نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ سردار کو دوبارہ بے ہوش کر کے بذات خود کافرستان بھجوا دیا جائے جہاں کافرستان کے سائنس دان بے ہوشی کے دوران ہی ذہن کی ریڈنگ کرنے والی مخصوص مشین کے ذریعے سردار کے ذہن سے وہ تمام پرائیکٹس اور ان کی تفصیلات معلوم کر لیں جن پر سردار کام کر رہا تھا اور ظاہر ہے اس کے علاوہ بھی وہ ان سے بہت کچھ حاصل کر سکتے تھے اور پھر لازماً انہوں نے سردار کو ہلاک کر دینا تھا تاکہ اس بات کا ثبوت ہی باقی نہ رہے۔ یہ سب کچھ پاکیشیا کے لئے اس قدر نقصان دہ تھا کہ عمران کو اس بارے میں سوچ کر ہی پیریاں آ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شاہ صاحب کے مکان کے قریب چھوٹی سی دیہاتی ٹاسٹنگ مسجد کے سامنے پہنچ گئی تو عمران نے کار رکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا مسجد کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ مسجد کے دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی

سے یونوں کے تسمے کھولے اور پھر بوٹ اتار کر وہ تیز قدم اٹھاتا ہوا مسجد کے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ مسجد کے اندرونی حصے میں شاہ صاحب اکیلے جٹانی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں سیخ تھی اور وہ آنکھیں بند کئے سیخ بڑھنے میں مصروف تھے۔

شاہ صاحب غضب ہو گیا۔ شاہ صاحب وہ سردار کو لے گئے ہیں۔ شاہ صاحب خدا کے واسطے سردار کو واپس منگوا لیجئے۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی شدت سے تقریباً چمکتے ہوئے لپے میں کہا تو شاہ صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ان کے چہرے پر بھی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

تم چپکے جا کر وضو کرو اس کے بعد بات چیت ہوگی۔ شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں تو عمران تیزی سے اٹھا اور باہر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے کوٹ اتارا، جرابیں اتاریں اور وضو کرنا شروع کر دیا۔ وہ جیسے جیسے وضو کرتا جا رہا تھا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے جسم اور ذہن میں موجود سلاطین اور پریستانی ختم ہوتی جا رہی ہو اور ذہن اور جسم میں جیسے سکون کی لہریں سی دوڑی چلی جا رہی ہوں۔ جب وہ وضو کر کے اٹھا تو اسے واقعی اپنی حالت یکسر بدلی ہوئی سی محسوس ہوئی۔ اس نے ہراہیں اور کوٹ پہنا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا دوبارہ اندرونی طرف کو بڑھنے لگا۔ اسے اب یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انتہائی شدید دھوپ سے ٹھنک کر کسی سایہ دار خشک اور ٹھنڈی جگہ پہنچ گیا

دیا نہیں ہے..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

W ہاں شاہ صاحب۔ وضو کرنے سے واقعی میرے اندر سکون اور
W ٹھنڈک سی دوڑ گئی ہے۔ تجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے تمام پریشانی
W اور بے چینی بھاپ بن کر اڑ گئی ہو..... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

P انسان اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلائے گا۔ یہ وضو بھی
P اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے بیٹے۔ بظاہر تو یہ صرف صفائی تحرانی
P کا عمل ہے لیکن اس کے اندر جو عظمتیں پوشیدہ ہیں ان کو بیان نہیں
S کیا جاسکتا اسی لئے تو حکم دیا گیا ہے کہ اگر غصہ آجائے اور انتہائی
S پریشانی لاحق ہو جائے، بے چینی ہو تو وضو کر لیا کرو۔ بہر حال اب
O بتاؤ کہ کیا پریشانی ہے..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا
C اور عمران نے سردار کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

i "سردار واپس ہسپتال چلے گئے ہیں اور اب ہوش میں بھی آچکے
e ہیں۔ ان کا ذہن بھی ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کر دیا ہے
e پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن سردار کو کچھ درد کہ چونکہ
V ایک بار اس وجہ ڈاکٹر نے ان کی مثالی روح پر قبضہ کر لیا تھا اس
لئے اب وہ اس کے لئے بڑا آسان شکار بن چکے ہیں۔ انہیں میری
طرف سے کہہ دیتا کہ وہ اب ہر وقت با وضو رہیں۔ وضو ٹوٹتے ہی وہ
C دوبارہ وضو کر لیا کریں حتیٰ کہ با وضو روم میں جاتے ہوئے بھی انہیں
وضو میں ہونا چاہیے اور پھر با وضو روم سے باہر آنے سے پہلے وہ وضو کر

ہو۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... عمران نے اندر داخل
کر اس بار باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پناہ
رکھے لیکن عمران بیٹے سلام کرنے کے لئے با وضو ہونا ضروری
ہوتا۔ بیٹھو..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران
بہرہ شرمندگی سے منٹری طرح سرخ ہو گیا۔ وہ کچھ گیا تھا کہ جب
جس طرح پریشانی میں اندر آیا تھا تو اس نے سلام ہی نہ کیا تھا
شاہ صاحب نے بڑے خوبصورت انداز میں اسے اس بات کی طرف
متوجہ کیا تھا۔

"م۔ میں شرمندہ ہوں شاہ صاحب۔ سردار کے بارے میں
ک میری ذہنی حالت ٹھیک نہیں رہی تھی۔ آپ مجھے معاف
ویں۔ عمران نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اپنی غلطی پر جو لوگ شرمندگی محسوس کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ
کی بے حد نظر کرم ہوتی ہے۔ انسان تو کدورت واقع ہوا ہے۔ اس سے
غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں لیکن اگر وہ اپنی کوتاہیوں
غلطیوں پر شرمندگی محسوس کرے تو یہ اس پر باری تعالیٰ کی خاص
رحمت ہوتی ہے۔ سخت دل آوی شرمندہ ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ
کو تائبوں پر دھڑائی کا اظہار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بہر حال بیٹے
جہاد! اچھرہ بتا رہا ہے کہ جس طوفان سے تم پہلے گزر رہے تھے اب

یہ کام کو جس انداز میں چاہتا ہے اسی انداز میں کرتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ وہ اس کام کو کسی دوسرے انداز میں کر سکے۔ اس نیاپان دھم ڈاکٹر کا خاتمہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی حکمت ہوگی ویسے ہی دگا اس لئے اس بارے میں بات کرنا ہی فضول ہے۔ سردار فی الحال اپنا تحفظ کر سکتے ہیں اور اس کا یہی طریقہ ہے جو میں نے بتایا ہے۔..... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا آپ جیسے بزرگ اس کو روک نہیں سکتے؟..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بہلی بات تو یہ ہے کہ میں کسی لحاظ سے بھی بزرگ نہیں ہوں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی عاجز اور حقیر سا بندہ ہوں البتہ میں کوشش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتا رہوں اور اس کی توفیق بھی وہی دیتا ہے ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا؟..... شاہ صاحب نے انتہائی انکساراً لہجے میں کہا۔

”لیکن آپ نے تو مجھے اس دھم ڈاکٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا تھا؟..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میری خواہش تھی کہ تم یہ کام کرو لیکن یہ میری خواہش تھی۔ تم نے انکار کر دیا بات ختم ہو گئی۔..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ سردار کے ساتھ ایسا ہو گا؟..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

لیا کریں۔ جب تک وہ با وضو رہیں گے ان پر اس شیطانی جادو عمل اثر انداز نہ ہو گا۔..... شاہ صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”شاہ صاحب ہر وقت با وضو رہتا اور معمولی سا وقفہ بھی نہ آئے تو بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ رات کو سوتے وقت نیند میں بھی وضو کر سکتا ہے اور پھر سردار کو بہر حال لیبارٹری میں مسلسل کام کرنا ہے۔ وہاں بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر وہ فوری طور پر کیسے وضو کریں گے؟..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جہاں بات درست ہے۔ بہر حال نیند کی بات دوسری ہے سونے سے پہلے وضو کر لیا جائے اور صبح اٹھتے ہی پھر وضو کر لیا جائے تو درمیانی وقفے کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے با وضو قرار دے گا ہے۔..... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ اس کا کوئی ایسا تو ذکر سکتے کہ جس سے ہمیشہ کے لئے اس شیطانی سے جان چمٹ جائے؟..... عمران نے کہا تو شاہ صاحب اختیار مسکرا دیئے۔

”کس شیطانی کی بات کر رہے ہو؟..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس دھم ڈاکٹر کی جو یہ عمل کر رہا ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”عمران بیٹے اللہ تعالیٰ کی حکمتیں وہی جانتا ہے۔ وہ مالک ہے۔

کو تیز نظر بخش دیتا ہے اور کسی کی نظریں کمزور ہوتی ہیں۔ کسی کو اس کے حواس خمسہ کے بند کمرے سے باہر نکلنے کی توفیق نہیں ملتی اور کسی کو وہ اپنی رحمت خاص سے یہ توفیق بخش دیتا ہے۔ یہ سب اس کی دی ہوئی توفیق ہے۔ انسان کا اپنا کمال کوئی نہیں ہوتا..... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”نجانے آپ نے اس انداز میں سمجھنا کس سے سیکھا ہے۔ اسنے پیچیدہ مسائل آپ اتنی آسان مثالوں سے سمجھا دیتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے لیکن شاہ صاحب اگر میں آپ کی خواہش پر فوراً اس وجہ ڈاکٹر کے خلاف کام کرنا شروع کر دیتا تو ظاہر ہے سردار کو یہ تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ سردار کو یہ تکلیف میری وجہ سے پہنچ رہی ہے۔ ان کا اپنا کوئی قصور نہیں ہے.....“ عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیے۔

”کس کا کیا قصور ہے اور کس کا کیا نہیں ہے ان باتوں کا علم انسان کو نہیں ہو سکتا لیکن بعض اوقات کسی کی معمولی سی کوتاہی کی بنا پر دوسروں کو تکلیف اٹھانی پڑ جاتی ہے۔ مثلاً ایک باپ گھر کے دروازے پر کھڑا ہے۔ اس کا بیٹا گھر کے اندر کسی کھیل میں مصروف ہے اور بچے کے باپ کو دور سے خوفناک آندھی آتی دکھائی دیتی ہے تو وہ اپنے بیٹے کو آواز دے کر کہتا ہے کہ فوراً کھڑکیاں بند کر دی جائیں تاکہ گھر میں موجود چیزوں کو نقصان نہ پہنچ جائے لیکن وہ بچہ

کسی حد تک..... شاہ صاحب نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔
”حیرت ہے۔ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے انسان کیسے ہو سکتا ہے.....“ عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیے۔

”ہم غیب کے لفظ کا بہت غلط استعمال کرتے ہیں بیٹے۔ تم میں دونوں ایک کھلے میدان میں کھڑے ہیں اور دور میدان کنارے پر گھٹنے درخت ہیں۔ تم تو جوان ہو چہاڑی نظر تیز ہے تم دور سے اس درخت کی شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں کو دیکھ لیتے جن میں سے ایک اڑنے کے لئے پر تول رہا ہے جبکہ میں بوڑھا ہوں اور میری نظر کمزور ہے۔ مجھے وہ پرندے نظر نہیں آ رہے اور تم پرندے کو دیکھ کر کہتے ہو کہ درخت سے پرندہ اڑے گا اور پھر واقعہ ایک پرندہ اڑتا ہوا باہر آتا ہے اور پھر مجھے نظر آتا ہے تو اس کا مطلب نہیں کہ میں کہوں کہ تمہیں غیب کا علم ہے۔ اسی طرح ایک آدمی بند کمرے میں بیٹھا ہوا ہے جبکہ دوسرا کھلے میدان میں کھڑا ہے تو اگر میدان میں کھڑا آدمی اس بند کمرے والے کو کہہ دے کہ شیر رہا ہے تو بند کمرے والے کو چونکہ کمرے کی دیواروں کی دوسری طرف کچھ نظر نہیں آ رہا اور پھر شیر جب اس کمرے کے دروازے پر پہنچ جائے تو پھر وہ کہے کہ میدان میں کھڑا آدمی غیب کا علم جانتا ہے۔ غیب کا علم واقعی اللہ تعالیٰ کو ہے البتہ وہ اپنی رحمت خاص سے کسی

صاحب نے کہا۔

کیا مطلب۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ میں اس دج ڈاکٹر کے

خلاف کام کروں۔..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

عمران بیٹے جس سرمائے کے تحفظ کے لئے تم جانا چاہتے ہو وہ

بلاشبہ سرمایہ ہے لیکن بہر حال وہ بے حد محدود سرمایہ ہے۔ انسان

فانی ہوتا ہے اس لئے کبھی کوئی انسان ناگزیر نہیں ہوا کرتا۔ سرداور

سے پہلے بھی سائیس دان تھے اور بعد میں بھی آتے رہیں گے۔ اصل

بات کسی بڑے اور عظیم مقصد کے لئے کام کرنا ہوتا ہے۔ جب

کوئی کسی بڑے اور عظیم مقصد کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو پھر اللہ

تعالیٰ کی رحمتیں بھی انتہائی بھرپور انداز میں اس پر ہوتی ہیں۔ جس

دج ڈاکٹر کے خلاف تم صرف سرداور کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہتے

ہو وہ اپنی شیطانی طاقتوں اور حکمرانوں کی وجہ سے خیر کے راستے میں

رکاوٹ بن رہا ہے اور اس کی وجہ سے وہاں شیطانی قوتوں کا اضافہ

ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس سارے علاقے میں بسنے والے قبائلی اس کی

وجہ سے شیطان کے پیروکار بننے جا رہے ہیں۔ اگر کوئی روحانی قوت

اسے شکست دے دے گی تو اس سے ارد گرد کے جاہل قبائلیوں پر

کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ میری خواہش تھی کہ یہ کام تم اپنے خصوصی

انداز میں کرو اس طرح ان سارے قبائلیوں کو معلوم ہو جائے گا کہ

اس دج ڈاکٹر کی شیطانی قوتیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں ورنہ ایک

اپنے کھیل کو زیادہ اہم سمجھ رہا ہوتا ہے اور باپ کی بات پر عمل کر

کرنا اور پھر اندھی آجاتی ہے اس کے بعد بیٹا اگر کہے کہ گھر میں

چیزوں کو نقصان کیوں پہنچا تو اس میں کس کا قصور تھا اور کس

نہیں تھا۔ بہر حال اب بہت باتیں ہو گئی ہیں تم اب جا کر سرداور

کچھادو کہ وہ آئندہ دعو میں رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا

شاہ صاحب نے کہا۔

”شاہ صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں اب جا کر اس شیطانی

دج ڈاکٹر کے خلاف لڑوں۔..... عمران نے ڈرتے ڈرتے انداز میں

کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیے۔

”تم سرداور کے تحفظ کے لئے جانا چاہتے ہو۔..... شاہ صاحب

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ وہ پاکیشیا کا انتہائی اہم سرمایہ ہیں اور اب مجھے احساس

ہو رہا ہے کہ جب تک اس شیطان کا خاتمہ نہیں ہوگا اس وقت تک

سرداور بہر حال خطرے کی زد میں رہیں گے۔..... عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا کے سرمائے کا تحفظ تو تمہارے فرائض میں شامل ہے

اس میں میری اجازت کی کیا ضرورت ہے البتہ سرداور کی خاطر تمہیں

وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ سرداور

اطمینان و سکون سے اپنا کام کرتے رہیں اور مجھے امید ہے کہ اللہ

تعالیٰ مجھ بوڑھے کی کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کر دے گا۔ شاہ

امانت سمجھتا ہوں اور میری ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ امانت میں خیانت نہ ہو لیکن میں واقعی ایک کمزور انسان ہوں۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے انکار کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ یہ آپ کی بزرگوار شفقت اور عظمت ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوئے لیکن اب مجھے اپنی کوتاہیوں کا احساس ہو گیا ہے اس لئے آپ مجھے اجازت دیں۔ میں آج ہی اس عظیم مقصد کے لئے اس شیطان دج واکڑ کے خلاف کام شروع کر دیتا ہوں..... عمران نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

اللہ تعالیٰ تم پر اپنی مزید رحمت کرے عمران بیٹے۔ تم نے یہ سب کچھ کہہ کر میری عزت افزائی کی ہے ورنہ یقیناً تم اور جہار سے ساتھی جس طرح عملی اصولوں میں خیر کے لئے کام کرتے ہیں اور اپنے آرام و سکون کو چھوڑ کر اپنی کاجائیں پھیلیں پر دکھ کر شرکی قوتوں سے لڑتے ہیں وہ ہمارے لئے بھی قابل رشک ہے لیکن عمران بیٹے جیسے میں نے پہلے جہیں بتایا تھا کہ فردوسی نہیں ہوتا کہ ہر شخص کو ایسی نظر ملے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ کسی کو کیا بخش دیتا ہے اور کسی کو کیا۔ جہارے نزدیک جہار اکام صرف مجرموں سے لڑتا ہے۔ ان مجرموں سے جو کوئی فارمولا پرا لیتے ہیں یا کسی دنیاوی چیز کو نقصان پہنچانے کے در پے ہوتے ہیں چونکہ جہاری سوچ صرف اس حد تک محدود رہتی ہے اس لئے تم ان کے خلاف پورے خلوص سے لڑتے ہو لیکن جو لوگ دنیاوی طور پر بظاہر مجرم

عام انسان اسے شکست نہ دے سکتا اور مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی صلاحیتیں بخشی ہوئی ہیں کہ تم اپنے مخصوص انداز میں کام کر کے اسے شکست دے سکتے تھے اور روحانی قوتیں جہار سے اس عظیم مقصد کی وجہ سے جہاری پشت پر رہیں لیکن صرف ایک عام سے مقصد کے لئے جب تم کام کرو گے تو پھر روحانی قوتیں جہاری پشت پناہ نہ بنیں گی۔ یہ ایک اصول ہے اور اس اصول کا اطلاق ہر جگہ ہوتا ہے اس لئے میں نے جہیں کہا ہے کہ صرف سردار کے لئے کام کر کے تم اپنا وقت ضائع مت کرو..... شاہ صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب۔ جو کچھ آپ جانتے ہیں میں تو نہیں جانتا اس لئے آپ کو تو مجھے حکم دینا چاہئے تھا پھر میری کیا مجال تھی کہ میں انکار کرتا..... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”میں ایک بوڑھا سا عام دہاتی آدمی ہوں۔ میں تم جیسے بڑے عہدیدار کو کیسے حکم دے سکتا تھا۔ جہار اکام تو بڑے بڑے حاکموں کو کلپنے پر مجبور کر دیتا ہے..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب۔ خدا کے لئے آپ مجھے جو تیاں مار لیا کریں میں لفٹ تک نہیں کروں گا لیکن یہ بات نہ کیا کریں۔ اس عہدے اور اس کے اختیارات کو میں نے دانستہ کسی اپنی ذات کے لئے استعمال نہیں کیا۔ میں اسے قوم و ملک بلکہ تمام مسلمانوں کی طرف سے

نہیں چاہتا تھا کہ تم وہاں جا کر فرائض ہو جاؤ کیونکہ شرکی قوتوں کے خلاف لڑنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔ قدم قدم پر شیطان اپنے بال پھیلاتا رہتا ہے اس لئے اگر اس کے خلاف لڑنے والے کے دل و دماغ پورے خلوص کے ساتھ کام نہ کر رہے ہوں تو کسی بھی لمحے اس کے فرائض ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اب اگر تم اس بڑے مقصد کے لئے پورے خلوص کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو تو ضرور کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر ہوگی۔ سردار کی فکر مت کرو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے گا انشاء اللہ۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”شاہ صاحب۔ کیا ان قبائلی وچ ڈاکٹروں سے بھی مجھے ویسے ہی لڑنا ہو گا جیسے اب تک میں سفلی طاقتوں کے خلاف لڑتا رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”جادو چاہے افریقہ کا ہو یا کافرستان کا یا کسی اور ملک کا، شیطان کا ہر اٹھنڈہ تاریکی اور اندھیرے کی پیادہ دار ہوتا ہے اور تاریکی اور اندھیرا روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن ہمیں وہاں وہ سب کچھ کرنا ہو گا جو تم اپنے انداز میں کرتے رہتے ہو۔ مزید تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حالات و واقعات ہمیں خود ہی سب کچھ بتا دیں گے“..... شاہ صاحب نے کہا۔

”شاہ صاحب مجھے احساس ہے کہ میں آپ کا انتہائی قیمتی وقت لے رہا ہوں۔ یہ آخری سوال کہ میں اپنے ساتھ اپنی میم کو لے جا سکتا

نہیں آتے تم ان کے خلاف لڑنا وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھتے ہو۔ جب میں نے تمہیں اس وچ ڈاکٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا تو تمہارے ذہن میں یہی بات تھی کہ تم جو بین الاقوامی سطح کے مجرموں کے خلاف لڑتے ہو افریقہ کے ایک جاہل وچ ڈاکٹر کے خلاف لڑو۔ تمہارے نقطہ نظر سے وہ مجرم نہیں ہے اور پھر جب اس نے سردار پر ہاتھ ڈالا تو پھر تمہیں احساس ہوا کہ وہ تو مجرم ہے اور تم اس کے خلاف لڑنے کے لئے تیار ہو گئے حالانکہ بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر جرائم ہی نہیں نظر آتے لیکن ان جرائم کے اثرات صدیوں پر محیط ہوتے ہیں اور ان کے اثرات نسلیں تک پہنچتے ہیں۔ خیر کی قوتیں ہر اس جگہ کام کرتی ہیں جہاں شرکی قوتیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ افریقہ کے ان قدیم علاقوں میں لاکھوں قبائلی بے ہیں۔ ان سب تک ابھی روشنی نہیں پہنچی لیکن خیر کی قوتیں اپنے مخصوص انداز میں ان تک روشنی پہنچانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ بعض اوقات کوئی ایسی رکاوٹ سامنے آ جاتی ہے کہ جیسے تم جیسے آدمی دور کر سکتے ہیں تو ایسے ہی بعض موقعوں پر تمہیں اس نیک کام میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ تمہارے لئے باعث اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی صلاحیتیں بخشی ہیں کہ ان صلاحیتوں کی مدد سے تم خیر کی قوتوں کی مدد کر سکو اور شرکی قوتوں کا دور توڑ سکو اور یہی ان صلاحیتوں کا شکر ادا کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ میں نے تمہیں اس وقت اس لئے مجبور نہیں کیا تھا کہ میں

ہوں یا نہیں؟..... عمران نے کہا۔

”افریقہ اور اس کے استوائی جاہل اور ہمساندہ قبائلیوں کی فطرت سوچ کا انداز اور افتاد طبع کے بارے میں تم مجھ سے زیادہ بہتر مطلع ہو اس لئے یہ فیصلہ تم خود کر سکتے ہو کہ تم نے کسے ساتھ لے رہے ہو اور کسے نہیں۔ بس یہ بات ذہن میں رکھنا کہ جہاں یہ مشن کم دنیادی مجرم کے خلاف نہیں ہے ایک قبیلے کے بجاری اور چادوگر خلاف ہے جس کی پشت پر شیطان اور اس کی ذریات ہر وقت موجود رہیں گی۔..... شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مسجد کے دروازے پر پہنچا۔ اس نے جوتے جکڑے اور چند لمحوں اس کی کار تیزی سے واپس شہر کی طرف جا رہی تھی۔

شو شو بجاری اپنی مخصوص جھونپڑی میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے دو لکڑیاں زمین میں گڑی ہوئی تھیں۔ ان دو لکڑیوں کے سروں پر دو انسانی کھنڈیاں لٹکی ہوئی تھیں اور دونوں لکڑیوں کے درمیان ایک قبائلی نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی۔ اس عورت کے جسم پر سیاہ رنگ کا کپڑا پڑا ہوا تھا۔ صرف اس کا چہرہ اور سر کھلا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ بگڑا ہوا سا تھا۔

”کاشانی مجھے ہر صورت میں اس آدمی کو کافرستان پہنچانا ہے۔ جلدی بند ولست کرو۔ جلدی۔.....“ اچانک بجاری نے زمین پر لیٹی ہوئی عورت سے چیختی ہوئی آواز میں کہا تو اس عورت کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھلنے لگیں۔ بجاری اس عورت کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ اس عورت کی آنکھیں بے نور سی لگ رہی تھیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انسانی آنکھوں کی بجائے شیشے کی بنی ہوئی ہوں جن

مے ہزارت نمایاں تھے البتہ اس کی نظریں مسلسل اس عورت کی
نبھوں میں گڑی ہوئی تھیں۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب کون روک سکتا ہے اسے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“ چند
لہوں بعد بوڑھے بچاری نے ایک بار پھر مسرت سے بھرپور انداز میں
تلقاری مارتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ اچانک
اس عورت کی آنکھیں ایک جھٹکے سے اس طرح بند ہو گئیں جیسے
کیرے کا شزر بند ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی بوڑھے بچاری کے
مقل سے ایک خوفناک جھج نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل گر اہی
خاک اس کا ہاتھ اس جلتی ہوئی مشعل پر بڑا اور دوسرے لمحے جھونپڑی
بوڑھے بچاری کی خوفناک جیچوں سے گونج اٹھی۔ اس کے ساتھ ہی
جھونپڑی میں ایک بار پھر دھواں سا سبھرنے لگا۔ بوڑھا بچاری اب
زمین پر کسی ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح بڑا بھڑک رہا تھا کہ اچانک
جھونپڑی ایک خوفناک بدروح کی لڑا اپنے والی جچ سے گونج اٹھی
اور اس کے ساتھ ہی جڑیا ہوا بچاری یکھٹ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیچھے
گیا۔ دوسرے لمحے اس کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ خوف کی
لذت سے عجیب و غریب انداز میں بیک وقت پھیلنے اور سکڑنے لگا۔
زمین پر لیٹی ہوئی عورت کا جسم تیزی سے خود بخود دھوئیں میں تبدیل
ہو جا رہا تھا اور پھر اچانک یہ دھواں غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ
ہی لکڑیوں کے سردوں پر لٹکی ہوئی دونوں کھوپڑیوں میں سے نیلے
دنگ کے شعلے سے نکلنے لگے اور دوسرے لمحے بوڑھا بچاری زمین پر

کے آدھار دیکھا جاسکتا ہو۔

”مٹانی جادو کرو شوگر۔ مٹانی جادو۔“ اس عورت کے منہ
سے اچانک کھڑکھڑاتی سی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی
آنکھیں دوبارہ بند ہونے لگ گئیں۔ دوسرے لمحے بچاری اٹھا اور اس
نے جھونپڑی کے ایک کنارے میں لگی ہوئی ایک مشعل اٹھائی اور
اسے لا کر اس نے اس عورت کے سر کے قریب اس انداز میں رکھ دیا
کہ مشعل کا شعلہ اس عورت کے بالوں کو جلاتے لگا۔ فضا میں چرچ
کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس عورت کے بال دھوا دھو جھل رہے
تھے۔ پھر اس کا سر جیلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی جھونپڑی میں انسانی
گوشت جلنے کی انتہائی ناگوار سی بدبو پھیلنے لگی لیکن وہ عورت اسی
طرح ساکت و جامد پڑی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد بچاری نے مشعل
ایک جھٹکے سے ہٹا کر ایک طرف رکھ دی۔ مشعل بھٹے ہی اس
عورت کی جلی ہوئی کھوپڑی میں سے دھواں سا نکلنے لگا اور پھر یہ
دھواں فضا میں پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔ اس
عورت کی جلی ہوئی کھوپڑی دسے ہی نظر آرہی تھی جبکہ عورت کی
آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور بچاری کا چہرہ اس عورت کے چہرے پر چمکا
ہوا تھا اور اس کی نظریں اس عورت کی آنکھوں میں اس طرح
جھانک رہی تھیں جیسے وہ آنکھوں میں کوئی خاص منظر دیکھ رہا ہو۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا مٹانی کا کام۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“ اچانک بوڑھے
بچاری نے تلقاری مارتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسخ اور کامیابی

لو کھڑاتی ہوئی آواز نکلی۔

”بھٹو می۔ بھٹو“..... بھاری نے ایک بار پھر زمین پر پوری قوت سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو وہ بوڑھا جس کا نام می می تھا دوڑا ہوا ہو کر موبانہ انداز میں بھاری کے سامنے بیٹھ گیا۔

”تم نے دیکھ لیا می می۔ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کتنا بڑا علم ہوا ہے۔ کاشمی۔ مٹائی سب کچھ ختم ہو گیا۔ میرے دو جادو آن کی آن میں ختم ہو گئے جن کو حاصل کرنے کے لئے میں نے عمر گزار دی تھی۔ ایک لمحے میں وہ سب کچھ فنا ہو گیا جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ بولو می بولو۔ یہ سب کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے اور میں اس سے کیسے انتقام لے سکتا ہوں۔ بولو می۔ بولو۔“ بھاری نے وحشت بھرے انداز میں بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بار بار زمین پر ہاتھ مار رہا تھا۔

”بھاری شو شو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کتنے بڑے خطرے میں گھر گئے ہو۔ تم جو اس سارے علاقے کے سب سے طاقتور بھاری ہو۔ تم جو شیطان کے خاص بھاری ہو، تم پر موت کے سانے منڈلانے لگ گئے ہیں۔ تم نے کافرستان والوں سے لاگوسی کی بوریوں کے عوض موت خریدی ہے شو شو بھاری۔ تم روشنی کی قوتوں کے مقابل آگے ہو اور اب روشنی کی قوتوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں رستے سے ہٹا دیا جائے۔“..... اچانک بوڑھے نے کھڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے موجود بھاری کے چہرے پر

گھٹنوں کے بل گر گیا اور اس کے منہ سے عجیب و غریب لیکن خوفناک اور مکروہ آوازیں نکلنے لگیں۔ بھاری اسی حالت میں چلا تھا۔ اس کے منہ سے عجیب و غریب انداز کے الفاظ رک رک کر نکلتے رہتے۔ چند لمحوں بعد خوفناک آوازیں آہستہ آہستہ بند ہو گئیں لکڑیوں پر لٹکی ہوئی کھوپڑیوں سے نکلنے والے نیلے رنگ کے شعلے بجھ گئے تھے۔ دونوں کھوپڑیاں جل کر راکھ ہو چکی تھیں لیکن ان ہیئت ویسے ہی کھوپڑیوں جیسی ہی تھیں۔ وہ راکھ بن جانے کے باوجود بکھری نہ تھیں۔ چند لمحوں بعد بھاری نے زمین سے سر اٹھایا۔ اس چہرے پر شدید ترین رنج و ملال کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس چہرے اور آنکھوں سے ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کا کوئی عزیز دوست اچانک ہلاک ہو گیا ہو۔ اس قدر عزیز ترین دوست کا غم اس سے برداشت ہی نہ ہو رہا ہو۔ چند لمحوں تک وہ ہونٹ بھینچے غماز بیٹھا رہا پھر یکھٹ اس نے اپنا دایاں ہاتھ پوری قوت سے زمین مارا۔

”آؤ آجاؤ می می۔ آؤ آجاؤ“..... بھاری نے چیختے ہوئے کہا جو نمڑی کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ بوڑھا آدمی بھی قبائلی ہی تھا لیکن اس کی آنکھوں میں زندہ انسانوں کا چمک نہ تھی بلکہ اس کی آنکھیں بے نور اور مردہ تھیں۔ وہ بھاری سامنے آکر روک روک کے بل جھک گیا۔

”می می حاضر ہے آکا۔“ اس بوڑھے کے منہ سے عجیب

لیکھت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرتے۔

”تم می می۔ تم یہ سب کچھ کہہ رہے ہو۔ مجھے۔ شو شو کو۔ تم جانتے ہو کہ موت میرے نزدیک نہیں آسکتی۔ تم جانتے ہو کہ شو شو کتنا طاقتور ہے۔ تم نے یہ بات کہنے کی جرأت کیسے کی۔ میں تمہیں فٹا کر دوں گا۔“..... بجاری نے لیکھت انتہائی غضبناک انداز میں پچھلے ہوئے کہا۔

”جو کچھ میں کہہ رہا ہوں شو شو بجاری وہ تمہارے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم خطرے میں ہو۔ تم خطرے میں ہو۔ تم خطرے میں ہو۔“..... اس بوڑھے نے لیکھت بھی ایک فقرہ مسلسل چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

”جاؤ دفع ہو جاؤ۔ جاؤ درندہ ابھی جلا کر راکھ کر دوں گا۔ جاؤ۔“ شو شو بجاری نے اور زیادہ غضبناک انداز میں کہا تو وہ بوڑھا ایک جھٹکے سے اٹھا اور سر جھٹکا کر تیزی سے چلتا ہوا جمو پیزی سے باہر چلا گیا۔

”ہو نہہ۔ شو شو بجاری خطرے میں ہے۔ ہو نہہ۔ یہ جانتا ہی نہیں کہ شو شو کتنا طاقتور ہے۔ پوری دنیا کے وچ ڈاکٹر مل کر بھی شو شو کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہو نہہ۔ شو شو خطرے میں ہے یقین یہ کیوں ہو گیا۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ نسائی بتائے گا۔ ہاں نسائی بتائے گا۔“..... شو شو بجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہوا میں ہاتھ چلانے شروع کر دیے۔ ساتھ ہی وہ عجیب و غریب

الفاظ بھی دوہرا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی نیلے رنگ کا دھواں چھت سے نیچے آیا اور پھر وہ شو شو بجاری کے سامنے ٹھہم ہو گیا۔ وہ ایک نوجوان مقامی مرد تھا۔

”نسائی تم بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے اور یہ می می مجھے کیوں کسی خطرے سے ڈرا رہا تھا۔ بتاؤ۔“

شو شو بجاری نے پچھلے ہوئے لکچے میں کہا۔

”شو شو بجاری۔ تم نے کافر ستائیوں کے لئے جو کام کیا ہے وہ

پاکیشیا میں رہنے والی روشنی کی ایک بہت بڑی طاقت نے الٹ دیا۔

ہے اسی لئے کاشامی، مقامی اور سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور شو شو بجاری

می می ٹھیک کہہ رہا ہے۔ روشنی کی یہ بڑی طاقت پاکیشیا کے ایک

آدمی کو یہاں بھجوا رہی ہے اس کا نام عمران ہے۔ اس کے ساتھ ایک

افریقی شہزادہ بھی ہے۔ اس کا نام جوزف ہے اور جوزف کے سر پر وچ

ڈاکٹر ٹوساکی کا ہاتھ ہے اور وچ ڈاکٹر ٹوساکی کا وچ ڈاکٹر عظیم وچ ڈاکٹر

جانی بھی جوزف کو پسند کرتا ہے۔ وہ بھی اس عمران کے ساتھ آ رہا

ہے اور اس کے دوسرے ساتھی بھی آ رہے ہیں اور وہ تمہیں ختم

کرنے آ رہے ہیں۔“..... اس مقامی آدمی نے پچھلے ہوئے لکچے میں کہا

تو شو شو بجاری کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی مجھے نقصان پہنچا

کے۔ میری طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ موجودہ

دور میں اس دنیا کا عظیم وچ ڈاکٹر شو شو ہے۔ ٹوساکی مر چکا ہے اور

جائی بھی۔ سب مر چکے ہیں۔ اب عظیم دھج ڈاکٹر شو شو ہے۔ وہی شو شو جو پوری دنیا کے انسانوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ بولو یہ تم کیا کہہ رہے ہو..... شو شو بجاری نے اجنبائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "تم ٹھیک کہہ رہے ہو دھج ڈاکٹر شو شو لیکن جو لوگ تمہارے مقابلے پر آ رہے ہیں وہ اجنبائی خطرناک حد تک عقلمند اور تیز ہیں اس لئے کسی خوش فہمی میں نہ رہنا اور پوری قوت سے ان کا مقابلہ کرنا۔ میں جا رہا ہوں۔ میں جا رہا ہوں....." اس مقامی آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی چھت کی طرف جا کر غائب ہو گیا۔
 "اوہ۔ اگر نسامی نے یہ سب کچھ کہا ہے تو پھر مجھے سوچنا پڑے گا۔ مجھے کیٹو کی روح سے بات کرنا ہوگی....." شو شو بجاری نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ناجریا کے دارالحکومت گاگوس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں نران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ ایئر کورٹ سے وہ سیدھے اس ہوٹل میں پہنچے تھے اور پھر اپنے اپنے کمروں میں غسل کرنے اور لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ عمران کے کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں میں جوزف اور جوانا کے علاوہ صفدر اور کیپٹن شکیل تھے جبکہ جوزف اس وقت کمرے میں موجود نہیں تھا البتہ جوانا وہاں موجود تھا۔ عمران نے کافی کا آرڈر دے دیا تھا اور اس وقت وہ کافی پینے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب اس قدر دور دراز علاقے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کیا مشن ہو سکتا ہے..... صفدر نے کافی پیتے ہوئے کہا۔ انہیں واقعی یہ علم نہ تھا کہ وہ کس مشن پر یہاں آئے ہیں کیونکہ حریف نے جو یا کے ذریعے انہیں صرف اتنا بتایا تھا کہ انہیں

کیوں خواہ مخواہ پور کر رہے ہو صفدر۔ جب یہاں آئے ہیں تو مشن بھی سلسلے آہی جائے گا۔۔۔۔۔ کیپٹن فکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کیپٹن فکیل کی بات سے متفق ہو گیا ہو۔

”واہ۔ اسے کہتے ہیں دانشوری کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اس پر سوچنا ہی بند کر دیا۔۔۔۔۔“ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
”عمران صاحب جو ف اب تک نہیں آیا۔ کیا آپ نے اسے کسی کام بھیجا ہے۔۔۔۔۔“ کیپٹن فکیل نے اس کی بات کا جواب دینے کا بجائے انسا سوال کر دیا۔

”ظاہر ہے یہ افریقہ ہے اور ناہریا کو افریقہ کا حسن بھی کہا جاتا ہے اور جو ف افریقہ کا پرنس ہے۔ اب بھلا پرنس اپنی مملکت میں پہنچنے کے بعد کمرے میں بند ہو کر کافی تو نہیں پی سکتا۔۔۔۔۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس بار افریقہ کے قدیم جنگلات میں کوئی مشن پیش آ گیا ہے۔ کیا وہاں کوئی نایاب وحشت دریافت ہوئی ہے۔۔۔۔۔“ کیپٹن فکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
”مطلب ہے تم نے سوچنا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”چر آپ بتا دیں کہ جو ف واقعی کہاں گیا ہے تاکہ مجھے سوچنا نہ پڑے۔۔۔۔۔“ کیپٹن فکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے

نے عمران کی سرکردگی میں ناہریا ایک اہم مشن پر جانا ہے۔
ایئر پورٹ پر جب صفدر اور کیپٹن فکیل کو تھوڑا دور چلایا نظر نہ آئے تو انہوں نے حیرت کا اظہار کیا تھا لیکن عمران نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی تھی کہ چیف نے اجازت نہیں دی اور پھر سارے راستے عمران اپنی عادت کے مطابق سیٹ سے سرٹکائے سویا رہا تھا اس لئے راستے میں بھی وہ مشن کے بارے میں اس سے کچھ نہ پوچھ سکے تھے۔
”پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔“ عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار اس سروس کا نام سن رہا ہو۔

”تو کیا کوئی پرائیویٹ مشن ہے۔۔۔۔۔“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اگر اس نے براہ راست پوچھنا شروع کیا تو عمران نے اسے زچ کر دینا ہے اس لئے اس نے دوسرے انداز میں بات کی تھی۔

”پرائیویٹ سکول اور پرائیویٹ ہسپتال وغیرہ تو سننے لگتے ہیں۔ پرائیویٹ مشن کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔“ عمران نے جواب دیا۔ بھلا وہ کہاں اتنی آسانی سے قابو میں آئے والا تھا۔
”تو ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں۔۔۔۔۔“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تفریح اور اس محسوس ذمہ علاقے میں اور یہاں ناہریا میں۔ تفریح کا مطلب جلتے ہو یا پھر گھٹانہ لگے گا۔۔۔۔۔“ عمران نے جواب دیا۔

اختیار بخش پڑا۔

"تم واقعی دانشور ہو کیپٹن شکیل اور شاید دنیا کے چیلے اور آفری دانشور ہو جو سوچنے کے ساتھ ساتھ ایکشن میں بھی تیز ہو ورنہ دانشور بے چارے تو بس صرف سوچ ہی سکتے ہیں۔ جہاڑی طرح پاور لمبٹن نہیں بن سکتے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹال رہے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔" کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ کسی دچ ڈاکٹر کا انتظام کرنے گیا ہو گا تاکہ ہم اطمینان سے افریقہ کے قدیم جنگلات کی سیر کر سکیں....." عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ افریقہ کے قدیم جنگلات کی سیر۔ اودہ۔ کیا کوئی پراسرار مشن ہے....." صفدر نے کہا۔

"اور یہ مشن بہر حال دنیاوی نہیں ہو سکتا..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگایا....." عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"افریقہ کے قدیم جنگلات کا ذکر، جوزف کے کسی دچ ڈاکٹر کی تلاش اور پھر اس بار مشن پر جو یا اور تنور کے ساتھ نہ ہونے سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے....." کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"جو یا اور تنور کے ساتھ نہ ہونے سے اندازہ۔ کیا مطلب۔"

صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی کیپٹن شکیل کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

• جو یا سفید فام خاتون ہے جبکہ تنور ذہنی طور پر مادرائی مہلات پر یقین ہی نہیں رکھتا اور افریقہ کے قدیم جنگلات میں رہنے والے قبائلی سفید فاموں کو قطعاً پسند نہیں کرتے..... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"میں کم ان....." عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک قبائلی نوجوان تھا جو ہرمانی لحاظ سے خاصا معبوط آدمی نظر آ رہا تھا لیکن اس کے جسم پر جینز اور پھولدار شرٹ تھی۔

"باس اس کا نام ہو گا ہے اور اس کا تعلق کینٹی قبیلے سے ہے۔" جوزف نے اس آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

• کیا اس سے بنیادی بات سمجھت ہو گئی ہے..... عمران نے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں باہل۔ ہو گا کینٹی قبیلے کے ایک سردار کا بیٹا ہے۔ اس کے چچا نے اس کے باپ کو ہلاک کر کے سرداری پر قبضہ کر لیا۔ وہ تو اسے بھی ہلاک کر دیتا لیکن کینٹی قبیلے کا بھاری رگومانے اسے بچا لیا اور چونکہ یہ وہاں اب سردار کا بیٹا نہ رہا تھا اس لیے یہ ناجریا آگیا اور یہاں ایک مل میں مزدوری کرنے لگا۔ پھر اس نے ایک سیاحتی کمپنی میں

ٹھیک ہے۔ اس علاقے میں جانے کے تمام انتظامات ہو گئے

لی کر لے کر لو..... عمران نے جوزف سے کہا۔

”میں ہاں.....“ جوزف نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بوگا کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور بوگا سلام کر کے مڑا اور جوزف کے ساتھ اچھی طرح واقف ہے.....“ جوزف نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کا اندازہ سو فیصد درست رہا

ہے عمران صاحب.....“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو مجھے اس سے خوف آتا ہے۔ بہر حال اب چونکہ

آئندہ معاملات انتہائی خطرناک صورت اختیار کر جائیں گے اس لئے

تفصیل سن لو.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے

سردار کے ساتھ ہونے والی ساری کارروائی کے علاوہ سید چراغ شاہ

صاحب سے ہونے والی تمام گفتگو بھی دوہرا دی۔ صفدر اور کیپٹن

شکیل دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھرتے آئے۔

”چونکہ اس بیماری یا وچ ڈاکٹر شوٹو نے سردار پر ہاتھ ڈالا تھا اس

لئے جیف نے اس کے خاتمے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ سید چراغ شاہ صاحب

نے اس لئے مجھے اس وچ ڈاکٹر شوٹو کے خاتمے کے لئے حکم دیا ہے کہ

”خیر کی قوتوں کی راہ میں رکاوٹ بننا جا رہا ہے اور اس وقت یوں

ٹھوکر میں دو مشنوں پر کام کر رہا ہوں۔ ایک مشن کے لئے تو مجھے

ٹھوکر سا چیک مل جائے گا لیکن دوسرے مشن میں ظاہر ہے صرف

ٹھوکر ہی مل سکتی ہیں.....“ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن

ملازمت کر لی۔ اب یہ بہترین ڈرائیور بھی ہے اور ان ساری

علاقوں کا گائیڈ بھی، اور ہاں کیپٹن کی سرحد سلاگا قبیلے سے ملتی ہے

اور یہ سلاگا قبیلے میں بھی آتا جاتا رہتا ہے اور وچ ڈاکٹر شوٹو سے

اچھی طرح واقف ہے.....“ جوزف نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

جبکہ بوگا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”کیا یہ وچ ڈاکٹر شوٹو کے خلاف ہمارے ساتھ کام کرے گا۔

عمران نے پوچھا۔

”میں ہاں۔ میں نے بات کر لی ہے۔ وہاں پورے قبیلے میں

بات مشہور ہے کہ اس کے والد نے وچ ڈاکٹر شوٹو کے کسی حکم

خلاف درزی کی تھی اس لئے وچ ڈاکٹر شوٹو نے اس کے والد کی روح

لپٹے قبضے میں کر کے اسے ہلاک کر دیا اور اب بھی اس کے والد

روح وچ ڈاکٹر شوٹو کے قبضے میں ہے اور یہ لپٹے والد کی روح کو اس

وچ ڈاکٹر شوٹو کے قبضے سے ہر صورت میں آزاد کرانا چاہتا ہے لیکن

اس کا کہنا ہے کہ وہ براہ راست وچ ڈاکٹر شوٹو کے خلاف کوئی

کارروائی نہیں کر سکتا بلکہ صرف رہنمائی کر سکتا ہے.....“ جوزف

نے کہا۔

”ہمیں صرف رہنمائی کی ہی ضرورت ہے.....“ عمران نے کہا اور

پھر اس نے براہ راست بوگا سے بات چیت شروع کر دی۔

عمران کو اطمینان ہو گیا کہ بوگا واقعی اس کے کام کا آدمی ثابت ہو گا

اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرتے آئے۔

میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ کسی دوسرے دیہہ ڈاکٹر کو اس شو شو کے مقابل لے آئیں گے اور پھر اس سے اسے شکست دلا

”اگر یہ کام اسی طرح ہوتا تو کیا شاہ صاحب یا قہار اچیف یہ؟“

دیں گے۔..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ واقعی تم عمران سے کسی طرح بھی کم نہیں ہو۔..... صفدر نے تمہیں آمیز لہجے میں کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن دوسرا وجہ ڈاکٹر کیسے شو شو کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہاں تو اس سے سب اس طرح ڈرتے ہیں جیسے موت سے آدمی ڈرتا ہے اور پھر ایسا وجہ ڈاکٹر کہاں سے ملے گا جو شو شو سے زیادہ طاقتور ہو اور اگر ایسا ہو بھی جائے تب بھی اصل مسئلہ تو بہر حال وہیں رہ جائے گا کہ پھر وہ وجہ ڈاکٹر خیر کی قوتوں کی راہ میں رکاوٹ بن جائے گا۔“ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”آپ کی بات بھی درست ہے۔ تو پھر کیا آپ کسی روحانی شخصیت کے ذریعے اسے شکست دیں گے۔..... صفدر نے کہا۔

”اگر یہ کام کرنا ہوتا تو شاہ صاحب ہمیں یہاں کیوں بھجاتے۔ ہم سے زیادہ انہیں ایسی شخصیات کا علم ہو گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اب ایسی صورت میں سوائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔.....“ صفدر نے ایک بار پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب یہ وجہ ڈاکٹر شو شو بقول آپ کے مثالی روجوں کا

ماہل ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے۔..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

”وہ کسی پراسرار اور قدیم جادو کی مدد سے ہر انسان کے ساتھ موجود جسم لطیف یا ہمزاد جسے مثالی روح بھی کہا جاتا ہے، کو قابو میں کرتا ہے اور پھر اس کی مدد سے وہ جو چاہتا ہے کام لیتا ہے۔ مجھے بھی شاہ صاحب نے صرف اتنا ہی بتایا ہے۔ مزید تفصیل نہیں بتائی۔

بہر حال یہ شیطان کا پجاری ہے اس لئے ظاہر ہے ان سے وہ کوئی غلط کام ہی لیتا ہو گا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی۔

”میں کم ان۔..... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔

”کیا ہوا۔..... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

”تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں باس۔ ہم یہاں سے جیپ پر امداد جائیں گے اور پھر وہاں سے گھوڑوں پر سوار ہو کر کئی قبیلے تک جائیں گے اور بوگا کے مہمان ہوں گے۔ تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ہم کل صبح یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔.....“ جوزف نے اترائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے ٹھیک ہے لیکن یہ بتاؤ کہ ہم وہاں جا کر کیا کریں گے۔ عمران نے معنی خیز نظروں سے صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔

ان کر دیا۔

ہاں۔ کیا پورٹ ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

W

W

W

P

a

k

S

O

C

A

E

T

Y

U

S

C

S

m

اس شیطان دج ڈاکٹر کی گردن مروڑیں گے اور کیا کریں گے؟
باس۔۔۔۔۔ جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

لیکن وہ شیطان کا بیماری ہے۔ اس نے لامحالہ اپنے گرد شیطان
حصار قائم کر رکھے ہوں گے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
باس آپ فکر مت کریں میں اس سے نمٹ لوں گا۔ جوزف
نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کس طرح۔ کچھ مجھے بھی تو سہ چلے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔ آپ باس ہیں آپ کو معلوم ہو
گا۔۔۔۔۔ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران کے ساف
ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس کی معصومیت پر بے اختیار
ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوائے عمران کے باقی سب بے اختیار
چونک پڑے لیکن عمران نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ہاتھ بڑھا کر رسیا
اٹھالیا۔

میں۔ علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے
میں کہا کیونکہ یہاں کمرے بھی ان کے اصل ناموں سے ہی کہے
کرائے گئے تھے۔

گوزی بول رہا ہوں عمران صاحب۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے لاؤڈر کا بٹر

عمران صاحب انتہائی جدوجہد کے بعد جھٹکے کے علاقے میں ایک
بڑے دج ڈاکٹر کا پتہ چلا ہے جو پہلے ڈکالا میں رہتا تھا اور پھر وہاں
سے یہاں منتقل ہو گیا۔ اس کا تعلق سلاک قبیلے سے ہی ہے۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

کیا نام ہے اس کا کچھ! عمران نے چونک کر پوچھا۔
اس کا نام وگوجا ہے اور بے حد بوڑھا ہے لیکن جسمانی طور پر
خاصیت مند ہے۔ کچھ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
اس سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیا وہ یہاں دارالحکومت میں آ
سکتا ہے کچھ! عمران نے کہا۔

جی نہیں۔ ملاقات وہیں ہو سکتی ہے جہاں وہ رہتا ہے البتہ مجھے
بتایا گیا ہے کہ اگر اسے خاصی تعداد میں لاگو سی دی جائے تو وہ آپ کا
کام کر سکتا ہے۔ کچھ! دوسری طرف سے بولنے والے گوزی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ علاقہ دارالحکومت سے کتنے فاصلے پر ہے۔ کچھ! عمران نے
پوچھا۔

دارالحکومت سے تقریباً پانچ سو کلومیٹر دور شمال کی طرف ایک
ہمسندہ ساحل علاقہ ہے۔ جھونا سا شہر ہے اور یہ دج ڈاکٹر وہاں مشہور
ہے۔ غریب لوگ اس کے پاس اپنے کاموں کے لئے جاتے رہتے

ہیں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے ٹھیک ہے میں اس سے مل لوں گا۔ بے حد شکریہ
عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
”آؤ ابھی سیر بھی کر لیں گے اور اس وچ ڈاکٹر سے گپ شپ
ہو جائے گی.....“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا
وہ سب سر ملاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

وچ ڈاکٹر شو شو گئے جنگل میں ایک درخت کے نیچے گھاس پر
بٹھا رہے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس نے اپنے
دونوں ہاتھ اپنے سامنے زمین پر رکھے ہوئے تھے اور اس کا سیاہ چہرہ
تقریباً بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ارد گرد دور دور تک درختوں
کے درمیان سیاہ رنگ کا دھواں سا اس طرح جکراتا پھر رہا تھا جیسے
دھواں درختوں کے تنوں سے نکل رہا ہو۔ پھر اس دھوئیں میں سے
اچانک عجیب و غریب شور کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ایسا شور جیسے
دور کہیں ویران علاقے میں کچھ لوگ مل کر کوئی المیہ گیت گا رہے
ہوں۔ شور آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پھر اچانک اس دھوئیں
میں عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں کے جسم نمودار ہونے شروع
ہو گئے۔ یہ سب مقامی اور قبائلی لوگ تھے۔ وہ وچ ڈاکٹر شو شو کے
سامنے موڈ بانہ انداز میں قطاریں بانہ کر بیٹھتے چلے جا رہے تھے۔

ہم دنیا میں جتنے بھی لوگ عمران نامی ہیں ان سب کے ذہنوں میں جھانکیں گے اور جو جہارے خلاف ہو گا اسے پہچان لیں گے..... ٹوگا نے جواب دیا۔

ہاں۔ ٹوگا اور اس کا لشکر یہ کام کر سکتا ہے۔ تم اسے پہچانو اور پھر مجھے اس کی شکل دکھاؤ اور مجھے بتاؤ کہ وہ میرے خلاف کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اس کے کتنے ساتھی ہیں اور وہ کیا سوچ رہا ہے اور یہ بھی بتاؤ کہ اس کے اندر روشنی کی کتنی طاقت ہے اور اس کے ساتھیوں کے اندر کتنی طاقت ہے اور وہ کتنا طاقتور وچ ڈاکٹر ہے۔ ساری تفصیل مجھے بتاؤ۔ جاؤ میں جہار انتظار کروں گا..... شو شو پجاری نے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں جھپٹتے ہوئے کہا تو ٹوگا اور سامنے بیٹھے ہوئے سارے لوگ ایک بار پھر سیاہ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل ہو گئے اور ایک بار پھر ہر طرف درختوں کے درمیان پراسرار سیاہ دھواں نظر آنے لگا لیکن پھر چند لمحوں بعد ہی دھواں غائب ہو گیا تو شو شو پجاری نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور پہلے کی طرح دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے۔ پھر تھوڑی ہی درگزی ہو گی کہ اچانک گھاس میں سربراہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ایک مقامی عورت ہلکتے ایک جھاڑی سے نکل کر اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے وہ پہلے سے اس جھاڑی کے اندر چھپی بیٹھی تھی۔

سوئی حاضر ہے..... اس عورت نے کہا تو شو شو پجاری نے آنکھیں کھولیں اور دونوں ہاتھ زمین سے اٹھائے۔

ایک قطار کے بعد دوسری قطار اور دوسری قطار کے بعد تیسری قطار ان سب کے چہرے سپاٹ تھے۔ ان سب کی آنکھیں بے نور سی تھیں اور وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ دھواں اور شور ختم ہو گیا اور شو شو کے سامنے جہاں تک نظر جاتی تھی قبائلی مرد، عورتیں اور بچوں کی قطاریں نظر آرہی تھیں۔ پھر سب سے آگے والی قطار میں سے ایک بوڑھا اٹھا اور وچ ڈاکٹر شو شو کی طرف بڑھنے لگا۔

ٹوگا حاضر ہے مقدس پجاری..... اس بوڑھے کے حلق سے آواز نکلی تو شو شو پجاری نے آنکھیں کھول دیں اور زمین پر رکھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اپنے گھٹنوں پر رکھ لئے۔ اس کی آنکھیں خون کبوتر سے بھی زیادہ سرخ نظر آرہی تھیں۔

تم اپنے لشکر سمیت آگئے ٹوگا..... شو شو پجاری نے اپنی مخصوص جھنجھٹی ہوئی آواز میں کہا۔

ہاں مقدس پجاری۔ ٹوگا اپنے لشکر سمیت حاضر ہے..... اس بوڑھے نے موٹا ہانہ لہجے میں جواب دیا تو شو شو پجاری نے نظریں اٹھا کر سامنے موجود افراد کو دیکھا اور اس کے چہرے پر ہلکی سی فاطمہ مسکراہٹ رنگ گئی۔

سنو ٹوگا۔ اپنے لشکر کو لے کر پوری دنیا میں پھیل جاؤ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ روشنی کی طاقتوں نے میرے خاتمے کے لئے پاکیشیا سے کسی وچ ڈاکٹر جس کا نام عمران ہے، کو بھیجا ہے۔ اس عمران کو تلاش کرو۔ یو لو کیسے تلاش کرو گے..... شو شو پجاری نے کہا۔

اگرچہ کہ وہ اور پھر قبائلیوں کی مدد سے انہیں اٹھوا کر بوکا ڈوگا کے
معبد میں پہنچا دو۔ وہاں پہنچ کر وہ بے بس ہو جائیں گے اور روشنی کی
لہریں بھی ان کی مدد نہ کر سکیں گی۔ وہاں تم ان پر قبضہ کرنا چاہو
کہ ان کو اپنے قابو میں کر لو لیکن اس کے بعد تم نے ان پر براہ
راست کوئی وار نہیں کرنا بلکہ انہیں ٹینو میں ڈال دینا۔ وہ وہاں
لڑائی لڑ کر رگڑ رگڑ کر خود ہی ہلاک ہو جائیں گے لیکن یہ سن لو کہ اگر وہ
ٹینو سے نکل جائے میں کامیاب ہو گئے تو پھر وہ تمہارے قابو میں
نہیں رہیں گے اس لئے ٹینو کے گرد تم نے موپلا کے تین حصار قائم
کر دیئے ہیں..... اس عورت نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”میرا تو خیال تھا کہ میں ان کی روجوں کو قابو میں کر لیتا اور پھر
انہیں عبرت کا موت مارتا..... شو شو بیماری نے کہا۔

”نہیں۔ انہیں روشنی کی طاقتوں نے بھیجا ہے اس لئے تم ان کی
روحوں پر قابو نہ پا سکو گے بلکہ انہو وہ تم پر قابو پالیں گے اس لئے
جس طرح میں نے کہا ہے ویسے کرو.....“ اس عورت نے جواب
دیا۔

”میں چاہتا ہوں کہ تمام قبیلوں کے بیماریوں اور سرداروں کو
اکٹھا کر کے ان سب کے سامنے ان کا خاتمہ کر دوں۔ اس طرح میرا
رعب اور بڑھ جائے گا۔ اس کا کوئی طریقہ بتاؤ.....“ شو شو بیماری نے
کہا۔

”تو پھر تم انہیں ٹینو کی بجائے سوانگے میں پہنچاؤ اور ان پر کالے

آگے آؤ سوئی..... شو شو بیماری نے چپختے ہوئے لہجے میں کہا
وہ عورت اس طرح آگے بڑھنے لگی جیسے وہ اڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہو
اور پھر وہ شو شو بیماری کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔
”حکم دو شو شو..... سوئی نے کہا۔

”میرے خلاف روشنی کی طاقتوں نے کام شروع کر دیا ہے اور
کسی وچ ڈاکٹر عمران کو کہاں بھیج رہی ہیں جو مجھے مارنے کے لئے آیا
ہے۔ میں نے ٹوگا اور اس کے لشکر کو کہا ہے کہ وہ میرے دشمن کو
پہچان کر میرے سامنے لے آئے تاکہ میں اس کا خاتمہ کر دوں لیکن
تم مجھے بتاؤ کہ میں اس کا خاتمہ کیسے کر سکتا ہوں۔ کیا مجھے کوئی خاص
عمل کرنا ہوگا..... شو شو بیماری نے کہا۔

”شو شو۔ روشنی کی طاقتوں نے تمہارے خلاف جس آدمی کو کام
کرنے کے لئے بھیجا ہے وہ ذہنی طور پر انتہائی تیز ہے۔ اس کا ساتھی
جو زف افریقی وچ ڈاکٹر بانی کا روحانی بیٹا ہے۔ اس کا سایہ جو زف پر
ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وچ ڈاکٹر بانی درحقیقت مجھ کا سب سے بڑا
بیماری ہے اور یہ دونوں اور ان کے ساتھی مل کر ہمیں اس انداز میں
شکست دینا چاہتے ہیں کہ پورے افریقہ پر چھائی ہوئی بیماری دہشت
ختم ہو جائے۔ تم چاہے جو بھی عمل کرو تم روشنی پر قابو نہیں پا سکتے
البتہ صرف ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تم انہیں نہ صرف شکست
دے سکتے ہو بلکہ ان کا خاتمہ بھی آسانی سے کر سکتے ہو اور وہ طریقہ یہ
ہے کہ جب وہ سوئے ہوئے ہوں تو تم تراشولا کے ذریعے ان کی نیند

W
W
W
P
a
k
s
o
c
i
e
t
y
c
o
m

ہے۔ اس کے ساتھ ایک افریقی، ایک اکیمری اور دو پاکیشیائی آدمی ہیں۔ افریقی کا نام جوزف ہے۔ اکیمری کا نام جونا ہے جبکہ اس کے پاکیشیائی ساتھیوں کے نام صفدر اور کیپٹن شکیل ہیں اور یہ بڑے شہر کی ایک بڑی سی سرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور یہ کئی قبیلے کے خیل سردار کے بیٹے بوگا کو ساتھ لے کر کئی قبیلے کے بھاری ہاتھوں کے پاس پہنچیں گے اور ہاتھوں کے ساتھ مل کر تمہارے خلاف کام کریں گے۔ اس کے علاوہ یہ لوگ تمہارے استاد گوجا کے پاس جلتگو بھی جائیں گے جہاں سے تم نے یہاں سے نکال دیا تھا۔ وہ بھی انہیں تم پر قابو پانے کے طریقے بتائے گا۔..... بوڑھے ٹوگ نے کہا تو خوشو بھاری کی آنکھیں پھیلی چلی گئیں۔

”اوہ۔ ان کی شکلیں دکھا دیجئے۔ ابھی اور اسی وقت..... خوشو بھاری نے کہا تو ٹوگ نے اپنا ہاتھ ہوا میں ہرایا تو سامنے فضا میں جیسے ایک پردہ سا تن گیا اور اس پر پانچ ہجرے نظر آنے لگ گئے۔

”یہ دائیں طرف والا عمران ہے۔ اس کے ساتھ جوزف، اس کے ساتھ جونا، اس کے ساتھ صفدر اور اس کے ساتھ کیپٹن شکیل ہے۔ اصل آدمی یہی عمران ہے باقی اس کے ساتھی ہیں..... ٹوگ نے کہا۔“ ٹھیک ہے میں نے انہیں دیکھ لیا ہے۔ تم اب جاؤ میں خود ہی اس سے ٹٹ لوں گا..... خوشو بھاری نے کہا تو ٹوگ نے ایک بار بڑھاتہ ہرایا تو فضا میں تھاپا پردہ غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹوگ بھی دوبارہ سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر درخت کے تنے میں جا

جھونٹے جھوڑ دو۔ سوائے کے گرد بھی مویلا کے تین حصار قائم کرے اور ان حصاروں کے بیچے تمام بھاریوں اور سرداروں کو بٹھا دینا۔ اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیں گے لیکن سن لو کہ تم نے خود کسی اونچی جگہ پر بیٹھنا ہے۔ تمہارے چار اس وقت زمین سے نہ لگیں جب تک یہ ہلاک نہ ہو جائیں ورنہ وہ نکل جائیں گے..... اس عورت نے جیسے سوئی کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے تم جاؤ..... خوشو بھاری نے خوش ہو کر کہا تو اس عورت نے چرخ باری اور دوسرے لمحے وہ ایک چھاڑی کے اندر سمٹی چلی گئی اور چند لمحوں بعد وہ چھاڑی کے اندر غائب ہو گئی اسی لمحے سامنے موجود ایک درخت کے تنے سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلنے لگا اور خوشو بھاری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ دھواں خوشو بھاری کے سامنے چند لمحوں تک ہرانا رہا پھر مجسم ہو گیا۔ یہ بوڑھا ٹوگ تھا۔

”ٹوگ حاضر ہے مقدس بھاری..... ٹوگ نے کہا۔“ تم نے حکم کی تعمیل کی ہے ٹوگ..... خوشو بھاری نے کہا۔“ ہاں مقدس بھاری۔ ٹوگ کامیاب لوٹا ہے..... ٹوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا بتاؤ کیا معلوم کر کے آئے ہو..... خوشو بھاری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”مقدس بھاری عمران ناچریا کے سب سے بڑے شہر میں پہنچ گیا

نہیں بگاڑا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم میرے شاگرد رہے ہو لیکن اب تم
وجہ بڑے وجہ ڈاکٹر بن چکے ہو کہ اب جہاد کے مقابلے پر کوئی نہیں
آسکتا اس لئے تم بے فکر رہو۔ میں ان کی مدد نہیں کروں گا۔ اسی
آواز نے کہا۔

تم نے انہیں میرے بارے میں تفصیل نہیں بتائی ورنہ میں
پاہوں تو ایک لمحے میں تمہیں ٹیگ مار کر سزا دے سکتا ہوں۔ بس
میں نے یہی کہنا تھا..... شو شو بیماری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے آنکھیں کھولیں، ہاتھ اٹھائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے
دونوں ہاتھ فضا میں ہلانے شروع کر دیے۔ کافی دیر تک وہ اسی انداز
میں ہوا میں ہاتھ ہلاتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ اپنے
سائے زمین پر رکھے اور پھر اٹھا کر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ دوسرے
لحظے سائے والے دوخت کے پیچھے سے ایک مقامی نوجوان نکلا اور
نیزی سے شو شو بیماری کی طرف بڑھا۔

”ہوگا حاضر ہے مقدس بیماری.....“ آنے والے نوجوان نے
کہا۔

”میرے دشمن جن کی تعداد پانچ ہے ناچریا کے بڑے شہر کی بڑی
کرائے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ نوگا تمہیں ان کے چہرے دکھا دے
گا اور نشانہ ہی بھی کر دے گا۔ وہ جب سو جائیں تو تم نے مجھے اطلاع
دینی ہے“..... شو شو بیماری نے کہا۔

”حکم کی تعمیل ہوگی مقدس بیماری.....“ نوجوان نے جواب

کر غائب ہو گیا تو شو شو بیماری نے آنکھیں بند کیں اور اپنے دونوں
ہاتھ اپنے سائے زمین پر رکھ لئے۔

”میرے استاد دو گوا میں جہاد شاگرد شو شو تم سے مخاطب
ہوں..... شو شو بیماری نے لکھتے اپنے مخصوص پچھتے ہوئے لہجے میں
کہا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

”تم شو شو۔ تم کیوں مجھ سے مخاطب ہوئے ہو۔ بولو۔“ اچانک
ایک اونچی آواز فضا میں پھیلتی ہوئی سنائی دی۔

”میرے دشمن جو پاکیشیائی ہیں جہاد کے پاس آرہے ہیں تاکہ وہ
تم سے میرے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ یہ سن لو کہ اگر
تم نے ان کی مدد کی تو پھر تم وہاں چین سے نہ رہ سکو گے۔ میں
تمہیں ٹیگ مار کر سزا دوں گا اور تم جانتے ہو کہ ٹیگ مار کر سزا کیا ہوتی
ہے“..... شو شو بیماری نے فطیلے لہجے میں کہا۔

”جہاد کے دشمن اور میرے پاس۔ کون ہیں جہاد کے دشمن اور
وہ میرے پاس کیوں آئیں گے.....“ فضا میں پھیلتی ہوئی آواز نے
کہا۔

”انہیں روشنی کی طاقتوں نے میرے خلاف بھیجا ہے۔ ان کے
سردار کا نام عمران ہے۔ ان کا ایک افریقی ساتھی ہے جس کا نام
جوزف ہے۔ ایک انگریزی ساتھی ہے جس کا نام جونا ہے اور وہ
پاکیشیائی ہیں“..... شو شو بیماری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ میرے پاس کیوں آرہے ہیں۔ میں نے تو جہاد کا کچھ

دیا۔

”جاؤ.....“ شو شو بیماری نے کہا تو مہوگا تیزی سے مڑا اور پھر
درخت کی اوٹ میں جا کر غائب ہو گیا جہاں سے وہ نمودار ہوا تھا
شو شو ایک طویل سانس لے کر اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا بسی کی طرف
بڑھتا چلا گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثر
نہاں تھے۔

ایک بڑی جیب تیزی سے ناہریا کے دارالحکومت سے شمال کی
طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔
ڈرائیونگ سیٹ پر بوگا تھا جبکہ سائیڈ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر
صفدر اور کیپٹن شکیل اور سب سے آخر میں موجود سیٹوں پر جوڑف
اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران بوڑھے دھچ ڈاکٹر وگو جا سے ملنے جا رہا
تھا جو جنگو نامی علاقے میں رہتا تھا۔ چونکہ جیب کا انتظام ہو چکا تھا
اور بوگا کی خدمات بھی باقاعدہ ہائر کر لی گئی تھیں اس لئے جنگو جانے
کے لئے عمران نے اس جیب کو ہی استعمال کیا تھا اور چونکہ بوگا
یہاں کے تمام علاقوں کے بارے میں جانتا تھا اس لئے عمران نے
اسے بھی ساتھ لے لیا تھا۔
”تم دھچ ڈاکٹر وگو جا کو جانتے ہو.....“ عمران نے بوگا سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اس کا نام سنا ہوا ہے۔ میرا باپ اس کے بارے میں جانتا تھا۔"..... یوگا نے مود بانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا تم نے شو شو پجاری کو دیکھا ہوا ہے؟"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کئی بار۔ وہ اس دگو جا کا شاگرد تھا لیکن پھر اس نے اپنی طاقت بہت بڑھالی اور اس نے دگو جا کو وہاں سے نکال دیا۔ چونکہ دگو جا اس کا استاد تھا اس لئے شو شو نے اسے ہلاک نہیں کیا۔" یوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا وہ واقعی اس شو شو کا استاد ہے؟" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ واقعی اس کے لئے انکشاف تھا۔

"ہاں سردار میں درست کہہ رہا ہوں۔"..... یوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ شو شو پجاری سنا ہے کہ روحوں کا عامل ہے۔ یہ کیا کرتا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو؟"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں کیسے جان سکتا ہوں اللہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ افریقہ میں شو شو پجاری سے بڑا دج ڈاکٹر اور کوئی نہیں ہے اور ساری دنیا کی روحوں پر وہ قبضہ کر سکتا ہے اور روحوں کے علاوہ بھی اس کے پاس مختلف طاقتوں کے لشکر کے لشکر ہیں۔ وہ چاہے تو افریقہ کے سارے قبیلوں کو ایک لمحے میں فنا کر دے اس لئے کوئی

اس کے خلاف زبان تک کھولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔"..... یوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کینی کا پجاری اس کے خلاف ہماری مدد کر سکے گا۔" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ کھل کر مدد نہیں کر سکتا البتہ وہ خفیہ طور پر مدد کر سکتا ہے۔ وہ بھی شو شو پجاری سے ڈرتا ہے اور وہ کیا سب ڈرتے ہیں اور مجھے یقین ہے سردار کہ شو شو پجاری کا استاد بھی تمہاری کھل کر مدد نہ کرے گا۔"..... یوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر اسے دولت دی جائے تو وہ مدد کرے گا۔"..... عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سردار۔ جو کچھ میرا خیال تھا وہ میں نے بتا دیا۔"..... یوگا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"عمران صاحب آپ اس بوڑھے سے کس قسم کی مدد چاہتے ہیں۔" عقبی سیٹ پر بیٹھ ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

"میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ شو شو کے بارے میں تفصیلی معلومات مل جائیں کہ وہ کس قسم کا جادوگر ہے اور کس قسم کے حربے اختیار کرتا ہے تاکہ اس کا توڑ آسانی سے کیا جاسکے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار اگر آپ اتنی مدد چاہتے ہیں تو ایسا تو نہ صرف استاد دگو جا کر سکتا ہے بلکہ کینی کا پجاری بھی بتا سکتا ہے۔ میں نے سمجھا کہ آپ

تھے۔ احاطے کا کوئی دروازہ نہ تھا۔ بس صرف چار دیواری تھی اور عمران نے دیکھا کہ احاطے میں مقامی مرد اور عورتوں کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔ وہ ادھر ادھر ٹولیوں کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سامنے ایک برآمدہ تھا جس میں بھی لوگ بھرے ہوئے تھے اور برآمدے کے پیچھے کمرے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں موجود سب لوگ حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

”صاحب صاحب۔ جناب۔ حکم جناب۔“..... اچانک ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی نے برآمدے سے نکل کر ان کی طرف آتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہم نے دج ڈاکٹر دگوجا سے ملنا ہے۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا جناب۔ آئیے جناب۔“..... ادھیڑ عمر نے مرحوب لہجے میں کہا اور پھر وہ انہیں ایک علیحدہ کمرے میں لے آیا۔ یہاں زمین پر برائری سی دری بچھی ہوئی تھی۔

”یہ نہیں جناب۔ میں مقدس دج ڈاکٹر کو آپ کی آمد کی اطلاع کرتا ہوں۔“..... اس ادھیڑ عمر نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت بیٹھ گیا جبکہ جوف اور جوانا بیٹھنے کی بجائے ان کے پیچھے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک کافی بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر تو کیا بھنوں اور پنکوں کے بال بھی سفید تھے

چاہتے ہیں کہ یہ دونوں شوخ بھاری کے خلاف آپ کی طرف سے لڑیں۔“..... بوگانیہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”لڑائی لڑنے کے لئے تو مجھے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری مدد کرے گا کیونکہ ہم شیطان کے بھاری کے خلاف کام کر رہے ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوگانیہ جواب میں صرف سر ہلایا لیکن اس نے زبان سے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں کے مسلسل اور انتہائی تیز رفتار سفر کے بعد جیب ایک چھوٹے سے شہر کی حدود میں داخل ہو گئی۔ شہر میں کچے اور قدیم دور کے مکانات کی کثرت تھی لیکن کہیں کہیں پختہ مکانات بھی نظر آ رہے تھے۔ بوگانیہ جیب ایک دکان کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ اس دکان پر بیٹھنے ہوئے بوڑھے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ پھر واپس آکر وہ سینٹ پر بیٹھا اور اس نے جیب آگے بڑھا دی۔

”دگوجا کی رہائش گاہ کا پتہ چل گیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں سردار۔ وہ یہاں بہت مشہور ہے۔“..... بوگانیہ جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد شہر کے ایک کنارے پر پہنچے ہوئے ایک کچے مکان کے سامنے موجود احاطے کے سامنے اس نے جیب روک دی۔

”اس مکان میں دج ڈاکٹر دگوجا رہتا ہے سردار۔“..... بوگانیہ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جیب سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی نیچے اترے اور پھر عمران اس احاطے کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ سوائے بوگانیہ کے باقی لوگ اس کے پیچھے

مرد دیا کرتا ہوں۔ چلو بیٹھو یہاں اور جیسے باس کہہ رہا ہے ویسے کرو۔۔۔۔۔ جو زف نے پہلے سے زیادہ غضبناک لہجے میں کہا۔
"جو زف خاموش رہو۔۔۔۔۔" عمران نے جو زف سے مخاطب ہو کر مرد لہجے میں کہا۔

"میں باس۔۔۔۔۔ جو زف نے قدرے ہنسے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گیا۔

"تم دوچ ڈاکٹر جاعلی کے شاگرد دو۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم خود عظیم دوچ ڈاکٹر ہو۔ پھر تمہارا یہ سردار میرے پاس کیوں آیا ہے۔۔۔۔۔" اس بار بوڑھے دوگوجا کے لہجے میں نرمی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔

"ہم آپ کے مہمان ہیں اور بہت دور سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔ آپ بے شک ہماری کوئی مدد کریں لیکن کم از کم ہم سے بیٹھ کر چند باتیں تو کر لیں۔۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں شرمندہ ہوں۔ بیٹھو بیٹھو۔ وہ دراصل مجھے خوشو بیماری نے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے تمہاری مدد کی تو وہ مجھے ٹیگ مار کی سزا دے گا اور یہ اچھائی خوشفاک سزا ہے اس لئے میں نے یہ سب کچھ کہا ہے۔۔۔۔۔ بوڑھے دوگوجا نے اس بار قدرے معذرت جبرے لہجے میں کہا اور پھر وہ خود ہی فرش پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لائچی اپنے ساتھ رکھ لی تھی۔ عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے سامنے فرش پر بیٹھ گئے جبکہ جو زف اور جوانا دونوں ان کے عقب میں کھڑے ہوئے تھے۔

لیکن اس کا چہرہ اور ہنس جو انوں جیسا تھا۔ وہ صحت مند تھا۔ وہ مخصوص قبائلی نقش و نگار کا حامل تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی لائچی تھی جس کے سرے پر کسی جانور کی سکڑی ہوئی کھوپڑی لگی ہوئی تھی۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے ساتھ بھی کھڑے ہو گئے۔
"اوہ۔ اوہ۔ تم لوگ وہی ہو۔ میرے شاگرد خوشو کے دشمن۔ تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔۔۔۔۔" اس بوڑھے نے چونک کر کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم خوشو بیماری کے دشمن ہیں۔ عمران نے حیرت جبرے لہجے میں کہا۔

"تم جاؤ۔ واپس چلے جاؤ۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ بوڑھے نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"رک جاؤ بوڑھے لومڑو۔ میں ایک لمحے میں تمہاری گردن مردو دوں گا۔۔۔۔۔" اچانک جو زف نے اچھائی غضبناک لہجے میں کہا تو بوڑھا ایک جھٹکے سے مڑا۔ اس کے چہرے پر لچکت جیسے آگ کا الاؤ سا جل اٹھا تھا۔

"تم۔ تم نے یہ سب کچھ کہا ہے مجھے۔۔۔۔۔ بوڑھے دوگوجا نے جو زف کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کہا ہے اور میں ایسا کر بھی سکتا ہوں۔ میں افزیہ کا شیرازہ ہوں۔ میرا نام جو زف ہے اور میرے سر پر عظیم دوچ ڈاکٹر جاعلی کا ہاتھ ہے مجھے۔ میں تم جیسے حقیر دوچ ڈاکٹروں کی گردنیں

”اس کے پاس ایسا کون سا جادو ہے جس کی مدد سے اس نے ہمارے بارے میں جان لیا ہے؟“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور وچ ڈاکٹر ہے۔ کسی زمانے میں وچ ڈاکٹر جالبی عظیم وچ ڈاکٹر تھا اور پورے افریقہ میں اس کا ڈنکا بجاتا تھا لیکن اب شو شوب سے عظیم وچ ڈاکٹر ہے۔ اس کے پاس ایک کیا سینکڑوں اور ہزاروں جادو ہیں اور ہزاروں طاقتیں اس کی تابع ہیں۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مجھے اس نے بتایا تھا کہ ہمیں روشنی کی طاقتوں نے اس کے خلاف بھیجا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ شو شوب جہاری کالی طاقت کا بھاری ہے اور وہ اندھیروں کا وچ ڈاکٹر ہے لیکن تم اس کا کچھ نہیں بگلا سکتے۔ تم واپس چلے جاؤ اور اپنی جانیں بچ جانے پر دیوتاؤں کا شکریہ ادا کرو“..... بوڑھے وگوجا نے کہا۔

”وچ ڈاکٹر وگوجا تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ شو شوب روحوں کا عامل کیوں مشہور ہے۔ وہ کیا کرتا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں یہ جادو نہیں جانتا۔ البتہ میں نے سنا ہے کہ اس نے یہ جادو ایک انتہائی طاقتور روح ننگوا کی کئی سالوں تک پوجا کر کے اور اسے نہانے کینے آدمیوں کی بھیشت دے کر حاصل کیا ہے۔ یہ ننگوا قدیم دور کی انتہائی طاقتور بھاری کی روح تھی“..... وگوجا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم بھی یہ بھڑو عظیم وچ ڈاکٹر کے شاگرد“..... وگوجا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ میں باس کا غلام ہوں اس لئے میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں۔“ جوزف نے جواب دیا تو بوڑھے وچ ڈاکٹر وگوجا کے ہنسرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرائے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

”کیا شو شوب جہاری یہاں آیا تھا اور اس نے ہمارے بارے میں کیا بتایا تھا؟“..... عمران نے بوڑھے وگوجا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اے یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بے حد طاقتور وچ ڈاکٹر ہے۔ وہ پہلے میرا شاگرد تھا اس وقت میں سلاگا قبیلے کا بھاری تھا لیکن وہ طاقت میں مجھ سے بہت بڑھ گیا تو اس نے مجھے وہاں سے نکال دیا اور خود بھاری بن گیا۔ میں نے اسے غنیمت سمجھا کہ اس نے مجھے ہلاک نہ کیا تھا۔ اس نے مجھے وہاں سے پیغام بھجوایا تھا کہ اس کے دشمن جن کے سردار کا نام عمران ہے اور اس کے چار ساتھی جن میں ایک افریقی جوزف، ایک اکیمری جوانا اور دو پاکیشیائی صفدر اور کیپٹن شکیل ہیں حیرے پاس پہنچ رہے ہیں تاکہ وہ اس کے خلاف میری مدد حاصل کریں۔ اس نے مجھے تم سب کے چہرے بھی دکھائے تھے۔ اس نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے تمہاری مدد کی تو وہ مجھے شیگومار کی عبرتاک سزا دے گا“..... بوڑھے وگوجا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی اس کی باتیں سن کر حیران رہ گئے۔

وہ بوڑھا اصل میں اپنے شاگرد سے انتہائی خوفزدہ ہے اس لئے وہ
 بدتر تھا۔ بہر حال اس سے ملاقات کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں یہ
 طوم ہو گیا کہ ہمارا دشمن انتہائی کمزور واقع ہوا ہے..... عمران
 نے کہا۔
 "یہ اندازہ آپ نے کیسے لگا لیا؟..... صفور نے انتہائی حیرت

برے لگے ہیں کہا۔
 "کمزور آدمی ہی اس انداز میں اپنا دفاع کرتا ہے کہ دوسروں کو
 بے یار کرتا ہے کہ اس کے دشمن کی امداد نہ کی جائے ورنہ جو طاقتور
 رہتا ہے اسے اس طرح خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔" عمران
 نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ
 بزدل دشمن ہمیشہ مکاری سے کام لیتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ
 شر تو بجا رہی دھوکے اور مکاری سے ہم پر کوئی وار کرے؟..... صفور
 نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال کل صبح ہم نے وہاں جانا ہے پھر
 جو ہو گا دیکھا جائے گا..... عمران نے بڑے لاپرواہ سے لگے ہیں کہا
 اور صفور نے اشیات میں سر ہلا دیا۔

"جب ہم اس کے علاقے میں داخل ہوں گے تو وہ ہمارے خلاف
 کون سا جادو استعمال کر سکتا ہے؟..... عمران نے کہا۔
 "مجھے نہیں معلوم۔ ویسے وہ چاہے تو بڑے شہر میں بھی تم پر جادو
 کر سکتا ہے۔ وہ بے حد طاقتور ہے..... دو گوجا نے جواب دیا اور اس
 کے ساتھ ہی وہ ٹھٹھکتے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں تو تم سے بات
 بھی نہ کرتا لیکن تم نے مہمان کہہ کر مجھے مجبور کر دیا ہے..... دو گوجا
 نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جہاد! شکریہ۔ ہم اب واپس جا رہے ہیں اگر ہو سکے تو اپنے
 شاگرد کو ہمارا پیغام دے دینا کہ ہم اس کی موت بن کر آ رہے
 ہیں..... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور پھر وہ بیردنی دروازے کی
 طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل
 پڑے۔ تھوڑی دیر بعد چپ واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا
 رہی تھی۔

"عمران صاحب جوزف نے تو کمال کر دیا۔ اس کی ایک ہی
 گھڑی سے وہ بوڑھا اس طرح سہم گیا تھا کہ جیسے شیر کی خزاہت سن
 کر بکری سہم جاتی ہے..... اپنا تک صفور نے کہا تو عمران بے
 اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں اگر مجھے روک نہ دیتے تو میں اس بوڑھے لومڑی واقعی
 گردن توڑ دیتا..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے کہا۔

۔ یہ نہیں۔ دھواں ہی دھواں ہے حالانکہ لکڑیاں بے حد خشک
ہیں۔ اس عورت نے جسے مٹایا کہا گیا تھا، جواب دیا تو بوڑھے
نے گھڑا ایک طرف رکھا اور پھر عورت کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ
کے وہ چولے کی سائے بیٹھا اور پھر اس نے پھونک ماری تو آگ
بک بکڑی اٹھی اور پھر مسلسل جلنے لگی اور بوڑھا اچھٹکھڑا ہوا۔
۔ جہاری پھونک میں تو جادو ہے گوے۔ اب تو آگ مسلسل
لہ رہی ہے۔ میں تو پھونکیں مار مار کر عاجز آگئی تھی۔ مٹایا نے
ہاتھ بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا۔

۔ جہاری نیت آگ جلانے کی تھی ہی نہیں اس لئے تم چھوٹی
بھٹی پھونکیں مارتی رہی ہو۔ بہر حال اب آگ بجھے گی نہیں۔ اطمینان
لکو۔۔۔۔۔ بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا اور ایک طرف بیٹھ گیا جبکہ وہ
راجم عورت دوبارہ چولے کے سائے بیٹھ گئی۔ اچانک باہر سے تیز
نارسراہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔
۔ کون آ رہا ہے۔۔۔۔۔ مٹایا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ وہ بوڑھا کوئی جواب دیتا اچانک کھلے دروازے سے
ایک مقامی قبائلی نوجوان اندر داخل ہوا تو وہ دونوں بے اختیار
دھل کر کھڑے ہو گئے۔

۔ سردار زاگو تم اور یہاں۔۔۔۔۔ دونوں کے منہ سے بیک وقت

ہاں۔ میں سردار زاگو ہی ہوں۔۔۔۔۔ آنے والے نے قدرے

گھنے جنگل میں موجود ایک جھونپڑی کی چست پرہنے ہوئے چھوٹے
چھوٹے سوراخوں میں سے دھواں باہر نکل رہا تھا۔ جھونپڑی کا دروازہ
کھلا ہوا تھا۔ اندر ایک مشعل جل رہی تھی۔ جھونپڑی کے ایک
کونے میں چولہا جل رہا تھا جس کے اوپر مٹی کی ہانڈی موجود تھی جبکہ
چولے کے سائے ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بار بار
چولے میں پھونکیں مار کر آگ بھڑکتی لیکن آگ چند لمحوں بھڑکنے کے
بعد بجھ جاتی اور دھواں جھونپڑی میں بھرتا شروع ہو جاتا۔ اچانک باہر
سے آہٹ سنائی دی تو اس بوڑھی قبائلی عورت نے مڑ کر دروازے
کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے ایک بوڑھا قبائلی گھڑا اٹھائے اندر
داخل ہوا۔

۔ کیا ہوا مٹایا۔ آگ کیوں نہیں جل رہی۔۔۔۔۔ بوڑھے نے
اندر داخل ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

نرم لہجے میں کہا لیکن نرمی کے باوجود اس کے لہجے میں سختی کا اثر
ہلکے سے محسوس ہوتا تھا۔

”ہمیں حکم دیا ہوتا سردار تو ہم سر کے بل چل کر چہارے ملا کر
حاضر ہو جاتے۔“ ان دونوں نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اور،
جھکا کر انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔ ان کے چہروں پر خوف
تاثرات بھی ابھر آئے تھے کیونکہ قبیلے کے سردار کا کسی عام آدمی کی
جھوٹی سی آنکھوں کے لئے کوئی اچھا شگون نہ ہو سکتا تھا۔

”اطمینان رکھو۔ میں تمہیں کوئی سزا دینے نہیں آیا بلکہ میں نے
تم سے چند خاص باتیں کرنی ہیں۔“ بھٹو..... سردار نے اسی طرز
نرم لہجے میں کہا اور پھر وہ خود بھی ایک طرف رکھی ہوئی اونچی سی جھوٹی
پر بیٹھ گیا جبکہ وہ دونوں اس کے سامنے فرش پر پچی ہوئی گھاس پر
انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔ ان کے چہروں پر ابھی تک
نامعلوم خوف اور غمضات کے سائے موجود تھے۔ سردار نے اپنے جسم
پر شیر کی کھال پہنی ہوئی تھی۔ سر پر ایک سرخ رنگ کی پٹی تھی جس
میں سرخ رنگ کے کئی پر موجود تھے۔ اس کا جسم انتہائی مضبوط اور
چہرہ کافی بڑا تھا اور وہ چہرے اور آنکھوں کی ساخت سے انتہائی سخت
گیر طبیعت کا آدمی دکھائی دیتا تھا۔ وہ افریقہ کے انتہائی گھنے جنگلات
سے پر علاقے ڈالا کے ایک بڑے اور طاقتور قبیلے سکانا کا سردار تھا۔
اس کا نام سردار ڈاگو تھا۔ اس جھوٹی سی ہنسنے والے دونوں
بوڑھے میاں بیوی بھی سکانا قبیلے سے تعلق رکھتے تھے لیکن کسی

سردار تم حکم دو ہم تو حکم کے غلام ہیں۔..... بوڑھے مرد گوسے
نے راتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تو غور سے سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا قبیلہ ڈالا کا سب سے
طاقتور قبیلہ ہے لیکن ہم نے زیادہ سلاک قبیلے والوں کو طاقتور سمجھا جاتا
ہے اس لئے کہ سلاک کا مقدس بھاری دھج ڈاکٹر شو شو دنیا کا سب سے
طاقتور دھج ڈاکٹر ہے۔ گو ہمارے قبیلے کا دھج ڈاکٹر کوئی بھی ہے حد

اور اگر قبیلے سے جادو ہوا ہو گا تو وہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔۔۔ سردار
ڈاگرنے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو انتہائی عجیب بات بتائی ہے تم نے سردار۔“ بوڑھے
مرد اور عورت دونوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ مجھے خود بھی اس بات کا علم نہیں تھا۔ مجھے مقدس، بیماری
کوئی نے یہ سب کچھ بتایا ہے۔“ سردار ڈاگرنے کہا۔

”ٹھیک ہے سردار۔ بھر مجھے کیا کرنا ہو گا۔“ بوڑھے گوے
نے کہا۔

”ہمارے قبیلے کے مقدس، بیماری کوئی نے اپنے علم سے یہ معلوم
کیا کہ پانچ افراد پاکیشیا سے افریقہ پہنچے ہیں۔ وہ وچ ڈاکٹر شو شو کا خاتمہ

کرنے آئے ہیں اور انہیں روشنی کی طاقتوں نے بھیجا ہے۔ ان کے
سردار کا نام عمران ہے۔ اس سردار کے ساتھ ایک افریقی، ایک

ایکری اور دو پاکیشیائی ہیں۔ یہ بڑے شہر کی بڑی سرائے میں ٹھہرے
ہوئے ہیں اور انہوں نے کل یہاں آنا تھا لیکن وچ ڈاکٹر شو شو نے

انہیں رات کو اس وقت جب دو دہاں بڑی سرائے میں سوئے ہوئے
ہوں گے ان پر جادو کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور مقدس، بیماری کوئی

کے مطابق اس نے اپنی ایک خاص طاقت ہوگا کہ وہ دیا ہے کہ
جب یہ لوگ سو جائیں تو وہ اسے اطلاع دے۔ اس کے بعد شو شو

بیماری ان پر کوئی خصوصی جادو کر کے ان کی نیند طویل کر دے گا
اور پھر اپنی طاقتوں کی مدد سے انہیں وہاں سے اٹھا کر سوائے میں

طاقتور ہے اور اسے بھی بے شمار قدیم جادو آتے ہیں لیکن بہر حال
شو شو بیماری کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اب ایک ایسا موقع آگیا

کہ اگر درست انداز میں کام کیا جائے تو شو شو بیماری کا خاتمہ کیا
سکتا ہے اور جیسے ہی سلا کا قبیلے کا مقدس، بیماری شو شو ختم ہو گا

قبیلہ سارے علاقے کا سب سے طاقتور قبیلہ سمجھا جائے گا اور
زیادہ بچے دینے والی عورتیں دوسرے قبیلوں سے آسانی سے مل

کریں گے۔“ سردار ڈاگرنے کہا۔
”ٹھیک ہے سردار۔ واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن ہم اب

محاطے میں کیا کر سکتے ہیں۔“ گوے نے کہا۔
”تم دونوں میاں بیوی اگر چاہو تو شو شو بیماری کو شکست دے

سکتی ہے۔“ سردار ڈاگرنے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھڑ
پڑے۔

”وہ کیسے سردار۔ ہم تو عام سے لوگ ہیں۔“ گوے نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس پورے علاقے میں تم دونوں اس دقت کا ناشی سزا کا
رہے ہو اور اس سزا کے مکمل ہونے میں ابھی کئی ماہ باقی رہتے ہیں

اور تمہیں تو معلوم نہیں ہے لیکن بیماری جانتا ہے کہ جو لوگ ایسی
سزا کاٹ رہے ہوں ان پر کوئی جادو کام نہیں کرتا۔ اس طرح جہاں

اس جھونپڑی اور تم پر شو شو بیماری کا کوئی جادو اثر نہیں کر سکتا ہے
جہاں اس جھونپڑی میں جو بھی آئے گا اس پر بھی جادو اثر نہیں کرے

ڈال دے گا اور اس کے بعد سوائے میں وہ ان پر کالے جیونے چھڑ دے گا۔ اس طرح یہ سب انتہائی عبرتاک انداز میں ہلاک ہو جائیں گے۔..... سردار زاگو نے کہا تو یوزحامرد اور یوزحی عورت دونوں کالے جیونٹوں کا سن کر بے اختیار خوف سے کانپنے لگے۔

”اب یہاں سے جہاراکام شروع ہو گا۔ سوائے یہاں سے قریب ہے۔ تم نے اسے دیکھا ہوا ہے۔ یو لو کیا اسے دیکھا ہوا ہے۔“ سردار ع۔ جب وہ یہاں پہنچیں گے تو ان پر سے شو شو بھاری کا جادو ختم ہو جائے گا اور وہ ہوش میں آ جائیں گے۔ پھر مقدس بھاری کوئی یہاں لے گا اور پھر وہ ان اجنبی لوگوں سے مل کر شو شو بھاری کے خاتمے کا منصوبہ تیار کرے گا۔..... سردار زاگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہی۔ شو شو بھاری اس کے گرد مولیلا جادو کے تین حصار قائم کر کے انہیں باہر نکلنے سے روک دے گا اور اس کا ارادہ ہے کہ تمام قبیلوں کے سرداروں اور بھاریوں کو اکٹھا کر کے وہ انہیں اپنے دشمنوں کی عبرتاک موت کا نظارہ کرانے لگا۔ اس طرح اس کا خوف اور وحشت پورے افریقہ پر چھا جائے گی اور وہ نہ صرف افریقہ بلکہ پوری دنیا کا سب سے بڑا وح ڈاکٹر بن جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا قبیلہ سلاگا عظیم قبیلہ بن جائے گا اور ہمارا قبیلہ پہلے کی نسبت اور کمزور ہو جائے گا اور ہماری اپنی زیادہ بچے دینے والی عورتیں سلاگا قبیلے کے پاس چلی جائیں گی اس لئے مقدس بھاری کوئی نے قبیلہ کیا ہے کہ شو شو بھاری کے دشمنوں کو سوائے سے نکالا جائے اور ان کی مدد کی جائے تاکہ وہ شو شو بھاری کو شکست دے سکیں اور یہ کام

نہ کرنا ہے کیونکہ تم کاوشی سزا کاٹ رہے ہو اور جیسا کہ پہلے میں نے بتایا ہے کہ کاوشی سزا کاٹنے والوں پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا ہے۔..... مولیلا جادو کے حصار ہمیں نہ روک سکیں گے اور سوائے کالے جیونے بھی جہاراکہ نہ بگاڑ سکیں گے۔ تم ان پانچوں کو لاکر سوائے سے باہر نکالو گے اور پھر انہیں اس جھونپڑی میں لے آؤ گے۔ جب وہ یہاں پہنچیں گے تو ان پر سے شو شو بھاری کا جادو ختم ہو جائے گا اور وہ ہوش میں آ جائیں گے۔ پھر مقدس بھاری کوئی یہاں لے گا اور پھر وہ ان اجنبی لوگوں سے مل کر شو شو بھاری کے خاتمے کا منصوبہ تیار کرے گا۔..... سردار زاگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن سردار کیا ان ساری باتوں کا علم وح ڈاکٹر شو شو کو نہیں ہو جائے گا۔ وہ تو سنا ہے ہر بات جان لیتا ہے۔..... یوزحی عورت میں نے پہلی بار زبان کھلتے ہوئے کہا۔

”اس جھونپڑی میں تم دونوں رہتے ہو اس لئے اس جھونپڑی کے اندر ہونے والی باتیں اور یہاں پر موجود افراد کو کوئی اس وقت تک نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ ان کی باتیں سن سکتا ہے جب تک کوئی اندر داخل نہ ہو۔ اسی لئے تو میں خود چل کر یہاں آیا ہوں۔..... سردار زاگو نے کہا۔

”سردار۔ ہم تیار ہیں اپنے قبیلے کے لئے، جہارے لئے اور مقدس بھاری کوئی کے لئے۔ ہم دونوں اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ پانچ آدمی ہوں گے اور سوائے بے حد گہرا گڑھا ہے۔ ہم

ہانہ ہو جانا"..... سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا
 وہ دونوں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر سردار تیز قدم
 لہان جھونپڑی کے دروازے سے باہر نکل گیا تو ان دونوں نے بے
 تیار طویل سانس لیا۔

انہیں کیسے وہاں سے نکالیں گے..... بوڑھے گوے نے کہا۔
 "یہ کام بہر حال تمہیں ہی کرنا ہو گا کیونکہ تم دونوں کے علاوہ اگر
 کوئی اور وہاں گیا تو شوہر جاری کو فوراً مظلوم ہو جائے گا اور وہ وہاں
 پہنچ جائے گا۔ تم ایک ایک کو اٹھا کر اوپر لے آؤ گے اور پھر ایک
 ایک کو وہاں سے اٹھا کر یہاں جھونپڑی میں لے آؤ گے۔..... سردار
 زانگو نے جواب دیا۔

"مٹاسی کیا کرے گی"..... بوڑھے گوے نے پوچھا۔
 "مٹاسی جہاز مدد کرے گی اور بس"..... سردار نے کہا۔
 "نصیحت ہے۔ ہمیں کس وقت جانا ہو گا"..... گوے نے کہا۔
 "تم ابھی روانہ ہو جاؤ۔ رات پڑنے تک تم وہاں پہنچ جاؤ گے۔
 ارے ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ شکار ڈھونڈنے والی گاڑی یہاں پہنچا
 دی جائے گی تم دونوں اس گاڑی کو ساتھ لے جاؤ اور اس میں ان
 افراد کو یہاں لے آؤ۔ اس طرح تمہیں آسانی ہو گی"..... سردار نے
 کہا۔

"ہاں سردار۔ یسین بڑی گاڑی بھجوانا"..... گوے نے کہا۔
 "اگر ہو سکے سردار تو پھر والی گاڑی بھجوا دو۔ گوے اب بوڑھا ہو
 گیا وہ شاید پانچ آدمیوں کو گاڑی میں ڈال کر اسے نہ گھسیٹ سکے۔
 مٹاسی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔
 "میں مقدس جہاز سے مشورہ کروں گا پھر جیسے وہ کہے گا ویسے
 ہی ہو گا۔ ویسی ہی گاڑی بھجوا دوں گا۔ تم گاڑی کا انتظار کرو اور پھر

ہے..... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

• تمہارا مطلب ہے کہ وہ پیشہ ور قاتلوں کی ٹیم بھجوا کر ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا..... عمران نے کہا۔

• تو اور کیا کرے گا..... صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

• میں تمہیں اور کیپٹن شکیل کو صرف اس لئے چیف سے خاص طور پر فرمائش کر کے ساتھ لایا ہوں کہ میرا خیال تھا کہ تم دونوں ان اور انی معاملات کو بہر حال باقی ممبروں سے زیادہ سمجھتے ہو اس لئے تم انہیں اچھی طرح ذیل کر سکو گے لیکن جہادی یہ بات سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم اسے بھی سیکرٹ سروس کا کوئی عام سامان سمجھ رہے ہو۔ ہم پر اگر کوئی وار کیا گیا تو وہ جادو کا ہو سکتا ہے، اسلحہ سے نہیں کیا جائے گا اور یہ سب کچھ بھی اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم وہاں اس کے علاقے میں پہنچ جائیں گے۔ جہاں ہمیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے ورنہ وہ اپنے استاد کو صرف منہ کرنے تک ہی محدود نہ رہتا۔ ہم پر اب تک کچھ نہ کچھ کر چکا ہوتا..... عمران نے جواب دیا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ان سب نے وہیں کمرے میں ہی رات کا کھانا منگوایا اور کھانا کھانے کے بعد وہ سب سوئے کے لئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو عمران نے کمرہ بند کر دیا اور پھر ڈکالا اور اس علاقے کا نقشہ کھول کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر جھک گیا۔ وہ اس نقشے کی مدد سے اس سارے علاقے کو

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل کے کمرے میں ایک بار پھر موجود تھا۔ یوگا کو واپس بھجوا دیا گیا تھا تا کہ وہ صبح سویرے چیپ لے کر آئے اور وہ اسادان کی طرف روانہ ہو سکیں۔ جہاں سے انہیں ڈکالا کی طرف آگے بڑھنا تھا وہ وہاں ڈاکٹر شو شو کے استاد و گوجا سے مل کر واپس آئے تھے لیکن و گوجا سے انہیں بظاہر کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا تھا البتہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ شو شو جہادی کسی پراسرار جادو کی مدد سے ان کے بارے میں سب کچھ جان چکا ہے۔

• عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ یہ شیطان کا چہاری ہمارے خلاف جہاں بھی کوئی کارروائی کرے اس لئے ہمیں بہر حال محتاط رہنا ہو گا..... صفدر نے کہا۔

• کس قسم کی احتیاط..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سنی کہ ہم سب ایک ہی کمرے میں سوئیں اور ایک آدمی جاگتا

لپٹے ذہن میں محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔ پھر نجانے کتنی دیر تک وہ اس نقشے کو مختلف پہلوؤں سے دیکھتا رہا کہ اچانک اسے اونگھ سی محسوس ہوئی لیکن اونگھ کا یہ وقفہ مختصر سا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں دوبارہ کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم اس کے ذہن کا ساتھ نہیں دے رہا۔ حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی جا رہی تھیں کیونکہ اونگھ آنے سے پہلے تو اسے یاد تھا کہ وہ ہوش کے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا میز پر پڑے ہوئے نقشے کو مختلف زاویوں سے دیکھنے میں مصروف تھا لیکن اب اونگھ کے بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو منظر ہی بدل ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی عینک گہرائی میں موجود ہو اور اوپر ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی لیکن اس تاریکی کے باوجود ہلکی ہلکی روشنی بھی محسوس ہو رہی تھی جس کی مدد سے اسے یہ گڑھا نظراً رہا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم معمولی سی حرکت نہ کر رہا تھا۔ وہ صرف آنکھیں کھول اور بند کر سکتا تھا۔ اس کا سر بھی جامد تھا۔

”اوہ۔ کیا اس شیطان نے لپٹے جادو کا وار کر دیا۔۔۔۔۔ اچانک عمران کے ذہن میں آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں فوراً آیت الکرسی کا خیال آگیا تو اس نے آیت الکرسی پڑھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن جیسے بجھک سے اڑ گیا کیونکہ اسے آیت الکرسی کے الفاظ ہی یاد نہ آ رہے تھے۔ بس آیت الکرسی کا نام یاد تھا۔

”مسلل سوچتا رہا، کوشش کرتا رہا لیکن بے سود۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن پر دیز بردہ بڑ گیا ہو۔ اس نے لپٹے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے اور اس پردے کو پھاڑنے کی کوشش کی لیکن باوجود شدید کوشش کے بھی وہ ایسا نہ کر سکا تھا۔ اسے کسی قسم کی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ ہر طرف اجنبی۔ پراسرار سا سکوت چھایا ہوا تھا۔ اچانک عمران کے کانوں میں ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے آ رہی ہو۔ اس نے آنکھیں گھما کر اوپر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں حیرت کا جھٹکا سا ہوا کیونکہ اس نے ایک انسانی ہیولے کو کافی بلندی سے نیچے اجنبی تیز رفتاری سے آنے دیکھا۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں نیچے اتر رہا تھا۔ اندھیرے میں وہ صرف سایہ سا ہی نظر آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے اتر کر عمران کے قریب پہنچ گیا اور پھر اچانک وہ اس پر چھٹا۔ دوسرے لمحے عمران کا جسم فضا میں اٹھا اور چند لمحوں بعد اس نے فضا محسوس کیا کہ وہ اس آدمی کے کاندھے پر سوار ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمی ایک بار پھر تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔ اب چونکہ عمران کا منہ نیچے کی طرف تھا اس لئے اب وہ نیچے گہرائی کو ہی دیکھ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی جو خاصے مضبوط جسم کا تھا گڑھے سے باہر نکل کر ہموار زمین پر چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے پر پہنچ کر اس نے عمران کو الٹ کر اچھال دیا اور عمران کا جسم کسی سخت چیز پر گر ا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اب اس کا چہرہ اوپر کی طرف تھا اور اسے درختوں

بستی میں داخل نہ ہونا گوسے۔ ابھی ہماری سزا ختم نہیں

ہوئی..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

میں سمجھتا ہوں..... اس مرد کی آواز سنائی دی جسے گوسے کہا
لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے آہستہ سے گردن موڑی اور پھر اس
نے اٹھنے کی کوشش شروع کر دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس پر سے شوشہ بھاری کا جادو ختم ہو رہا ہے۔“

اپناک وہی نسوانی آواز سنائی دی اور پھر کسی عورت نے اسے بازو
سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد دینا شروع کر دی اور پھر عمران اٹھ کر بیٹھ
گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ عورت مقامی قبائلی تھی اور بوڑھی تھی جبکہ
اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی گھاس پر پڑے ہوئے تھے
لیکن وہ سب بے حس و حرکت تھے۔

”یہ ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو؟“..... عمران نے کہا تو وہ عورت
جس کا نام سٹاسی یا گیا تھا بے اختیار اچھل پڑی۔

”تم۔ تم۔ تم ہماری زبان بول لیتے ہو لیکن تم تو اجنبی ہو۔ کسی
ایشیائی ملک کے رہنے والے ہو؟“..... اس بوڑھی عورت نے اہتائی
حیرت بھرتے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں جہادی زبان بول بھی لیتا ہوں اور سمجھ بھی لیتا
ہوں۔ جہاد نام شاید سٹاسی ہے اور جہاد ساتھی کوئی گوسے تھا جو
اب گاڑی بستی تک پہنچانے اور سردار کو اطلاع دینے گیا ہے اور تم
کسی سزا کی بات کر رہی تھی؟“..... عمران نے کہا۔

کے سائے نظر آنے لگ گئے تھے۔ اپناک اسے محسوس ہوا کہ اس کا
جسم جس سخت چیز پر پڑا تھا وہ حرکت میں آ رہی تھی۔ ساتھ ہی ایسی
بجیب و غریب سی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں جیسے کسی پرانے ماٹل
کی کار میں سے جوں جوں کی مخصوص آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اس
کے ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی گھوڑا چلتے ہوئے
آوازیں نکالتا ہے اور عمران سمجھ گیا کہ وہ کسی قدیم دور کی گاڑی میں
ہے جس میں شاید کوئی گھوڑا یا ٹیڑ وغیرہ جتا ہوا تھا لیکن چونکہ وہ
سوائے اوپر دیکھنے کے جہاں صرف درخت اور ان کی پھیلی ہوئی
شاخیں ہی نظر آ رہی تھیں اور کچھ نہ دیکھ سکتا تھا۔ پھر نہانے کتنی دیر
تک وہ سفر جاری رہا۔ اس کے بعد گاڑی اپناک رک گئی۔ تھوڑی دیر
بعد اپناک عمران پر پھر وہی ہیولہ سا جھکا جس نے اسے گروسے سے
اٹھایا تھا اور عمران ایک بار پھر اسی آدمی کے کاندھے پر سوار تھا۔ اب
اس کا چہرہ ایک بار پھر نیچے کی طرف تھا۔ چند لمحوں بعد اسے کسی
گھاس پر لٹا دیا گیا اور اب اس نے دیکھا کہ وہ کسی جموئی میں تھا
جہاں خاصی روشنی ہو رہی تھی۔ اپناک اسے محسوس ہوا کہ اس کے
جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

”سٹاسی ان کا خیال رکھنا میں گاڑی کو بستی کے قریب جھڑ دوں
اور سردار کو بھی اطلاع کر دوں“..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
زبان قدیم افریقی تھی لیکن عمران اس زبان کو نہ صرف سمجھتا تھا بلکہ
روانی سے بول بھی لیتا تھا۔

مہر حاک سزا دیتا ہے اسے سوانکے میں ڈال دیتا ہے اور جیونے اسے
 کھا جاتے ہیں۔ وہ انتہائی مہر حاک موت مرتا ہے۔ سوانکے کے گرد
 مویلا جادو کے تین حصار تھے تاکہ تم وہاں سے نکل نہ جاؤ لیکن تم
 دیہی ہوئے ہوئے تھے..... مٹاسی نے کہا۔

میں ہوش میں تھا لیکن وہاں کالے جیونے تو موجود نہیں
 تھے..... عمران نے کہا۔

جیونے رات کو اپنی بلوں کی گہرائی میں چھپ جاتے ہیں۔ صبح
 کی روشنی میں باہر آتے ہیں..... مٹاسی نے جواب دیا اور عمران نے
 اثبات میں سر ہلادیا۔

پھر گوے سوانکے میں اترا اور اس نے ایک ایک کر کے جھیں
 اور جہارے ساتھیوں کو اٹھایا اور سوانکے سے باہر نکال کر گاڑی میں
 ڈالا۔ پھر ہم تم لوگوں کو کہاں لے آئے۔ جہارے یہ دو ساتھی بہت
 وزنی تھے انہیں باہر نکالنے کے لئے مجھے بھی گوے کی مدد کرنا پڑی اور
 ہم دونوں نے بڑی مشکلوں سے انہیں گھسیٹ کر باہر نکالا۔ مٹاسی
 نے کہا۔

لیکن شو شو بھاری کو اس کا علم کیوں نہیں ہوا..... عمران نے
 کہا۔

"بھاری کوئی کا کہتا ہے کہ ہم دونوں چونکہ یہ مخصوص سزا کاٹ
 رہے ہیں اس لئے ہم پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا اور نہ ہمیں کوئی دھج
 ڈاکر دیکھ سکتا ہے اور چونکہ ہم اس جھونپڑی میں رہتے ہیں اس لئے جو

کیا مطلب۔ کیا تم پر شو شو بھاری کے جادو نے اثر نہیں کیا تو
 لیکن تم تو سوانکے کے اندر تھے اور جہار کا جسم بے حس و حرکت
 تھا..... مٹاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا۔ تم نے شو شو بھاری کا
 نام لیا ہے۔ کیا جہار تعلق شو شو سے ہے۔ تم سلاک قبیلے کی ہو۔
 عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا تعلق سلاک قبیلے سے ہے۔ سردار زاگو ہمارا سردار
 ہے البتہ سلاک قبیلے کی سرحدیں ہمارے قبیلے کی سرحدوں سے ملتی ہیں
 اور ہمارے قبیلے کا مقدس بھاری کوئی ہے..... مٹاسی نے جواب
 دیا۔

"تم مجھے تفصیل بتاؤ۔ ہم یہاں کیسے پہنچے..... عمران نے کہا تو
 پہلے مٹاسی نے اپنے اور اپنے خاوند کی غلطی کی سزا ملنے اور جہاں علیہ
 جگہ پر جھونپڑی میں رہنے سے لے کر سردار زاگو کے اچانک آنے سے
 لے کر سردار زاگو کی بتائی ہوئی سب باتوں کی تفصیل بتادی تو
 عمران کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ
 خاموش رہا۔

"پھر ہم شکار ڈھونڈنے والی ٹیگر گاڑی لے کر سوانکے کی طرف چل
 پڑے۔ سوانکے ہمارے قبیلے کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ یہ ایک
 بہت بڑا اور بہت گہرا گڑھا ہے جس میں دنیا کے انتہائی خوفناک
 کالے جیونے رہتے ہیں۔ یہ جیونے آدو خور ہیں۔ شو شو بھاری جی

وہاں پہنچ جائے اس پر بھی جادو اثر نہیں کرتا اور دوسری بات یہ کہ جہاں اے حد شکر یہ گوے..... عمران نے کہا تو گوے بے
 اگر جادو ہوا بھی ہو تو وہ بھی ختم ہو جاتا ہے اس لئے تمہاری نیند بھی بے اثر ہو جائے گی۔ اس کے چہرے پر انتہائی شدید حیرت کے تاثرات
 ختم ہو گئی ہے..... مٹائی نے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران کو رائے تھی۔
 معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ کیسے بوش میں بہا۔ اس کی۔ کیا تم ہماری زبان بول لیتے ہو..... گوے نے انتہائی
 کے ساتھی چونکہ گہری نیند سو گئے تھے اس لئے ان کی نیند کے دوران بے خبری میں کہے۔
 جادو کیا گیا۔ عمران سو یا نہیں تھا صرف اونگھ آتی تھی اس لئے جادو بے خبری میں کہے۔
 نے اس پر ایسا اثر کیا کہ وہ دارالحکومت سے اس گھر سے سوائے تک تو بچے بھی حیرت انگیز لوگ ہیں۔
 پہنچ گیا لیکن اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس جھوپڑی میں پہنچنے کے لئے لوگ خوشبو بھاری کے خلاف کام کرنے آئے ہو۔ کیا تم بھی
 بعد چونکہ جادو ختم ہو گیا تھا اس لئے وہ پوری طرح ٹھیک ہو گیا۔ گوے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
 اس نے اپنے ساتھیوں کو نیند سے جگانے کے لئے انہیں بھینچوڑا کہا۔
 شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے نہیں۔ ہم نہ دھچکا کڑ ہیں اور نہ جادو گر..... عمران نے
 ساتھی واقعی اس طرح جاگ گئے جیسے نیند سے بیدار ہونے ہوں لیکن ب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے عجیب
 ظاہر ہے جاگنے کے بعد ان کی جو حالت ہوتی تھی ویسے ہی ہوتی۔ وہ زیب آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی گوے اور مٹائی
 سوئے تو بوش کے کمرے میں تھے لیکن وہ جاگے اس جھوپڑی میں اس بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔
 تھے۔ چنانچہ عمران کو انہیں پوری تفصیل بتانی پڑی اور پھر اس مقدس بھاری آ رہا ہے۔ مقدس بھاری..... دونوں کے منہ
 پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے سے ایک قبائلی بوڑھا اندر نکلا اور اسی لمحے جھوپڑی کے دروازے سے ایک سوکھا سڑا سا
 داخل ہوا اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی گوے ہے اس کا اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ بچھ کی کھال تھی۔ اس کے
 مٹائی کا خاوند کیونکہ جب اس نے اسے اٹھایا تھا تو اس کا بیولا اس ذہن میں تھا۔
 کے ذہن میں تھا۔ وہ یہ سب جاگ گئے ہیں..... گوے نے حیرت بھرے لہجے

ہاؤگ جوزف کے پاس کے سلسلے اونچی جگہ پر۔ "بھٹیں۔" جوزف
سات لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم نے ہم پر ہاتھ اٹھایا ہے۔" سردار
اور ہماری کوئی دونوں وحشیوں کی طرح جیج رہے تھے۔

سن۔ زیادہ دیکھنے چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کچھ۔ جوزف
وچ ڈاکٹر جالی کا شاگرد ہے اور اگر تم نے زیادہ شور مچایا تو
ہماری گردنیں بھی ٹوٹ سکتی ہیں اس لئے اوسر ہمارے سلسلے
اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر اس کے سلسلے جھگے اور پھر
مسکراتے ہوئے تیزی سے جھوپڑی سے باہر نکل گئے۔ عمران اپنے
ساتھیوں سمیت خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔ سردار زاگو اور
جوزف دونوں آگے بڑھے اور پھر ایک طرف ہڑی ہوئی اونچی چوکی پر وہ
اکٹھے بیٹھ گئے۔ اچانک جوزف ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لئے
جوزف اور سردار زاگو دونوں بری طرح چھٹنے ہوئے ہوا میں اڑتے
ہوئے نیچے فرش پر جا گرے۔ جوزف نے ایک لمحے میں ایک ایک
ہاتھ سے ان دونوں کی گردن پکڑ کر انہیں ہوا میں اچھال دیا تھا۔

تم۔ تم عظیم وچ ڈاکٹر جالی کے شاگرد ہو۔ اوہ۔ پھر تو تم خود
عظیم ہو اور تم ہماری زبان بھی بول لیتے ہو۔" سردار زاگو
جوزف نے دونوں ہلکتے جوزف کے سلسلے رکوع کے بل جھٹک گئے۔
جسے پاس کہہ رہا ہے ویسے کرو۔ میں پاس کا غلام ہوں اور پاس
نیم وچ ڈاکٹر جالی سے بھی زیادہ عظیم ہے۔" جوزف نے منہ
اٹے ہوئے کہا تو وہ دونوں تیزی سے مڑے اور پھر وہ عمران کے
لئے فرش پر بیٹھ گئے۔

جوزف تم ایک ہزار ڈنڈ نکالو کیونکہ تم نے محسنوں پر ہاتھ اٹھایا

سرخی تھی۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی گوے اور ملائی دونوں بے
اختیار اس کے سلسلے جھٹک گئے۔ سبجاری کے ساتھ سردار زاگو بھی
تھا۔

تم نے قبیلے کے لئے کام کیا ہے اس لئے تمہاری باقی سزا معاف
کر دی گئی ہے اور تمہیں انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ اب تم
دونوں واپس بستی میں جا سکتے ہو۔ جاؤ۔" سبجاری نے اپنا ہاتھ
اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر اس کے سلسلے جھگے اور پھر
مسکراتے ہوئے تیزی سے جھوپڑی سے باہر نکل گئے۔ عمران اپنے
ساتھیوں سمیت خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔ سردار زاگو اور
جوزف دونوں آگے بڑھے اور پھر ایک طرف ہڑی ہوئی اونچی چوکی پر وہ
اکٹھے بیٹھ گئے۔ اچانک جوزف ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لئے
جوزف اور سردار زاگو دونوں بری طرح چھٹنے ہوئے ہوا میں اڑتے
ہوئے نیچے فرش پر جا گرے۔ جوزف نے ایک لمحے میں ایک ایک
ہاتھ سے ان دونوں کی گردن پکڑ کر انہیں ہوا میں اچھال دیا تھا۔

تمہاری یہ جرأت کہ تم پاس کے سلسلے اس سے اونچی جگہ پر
بیٹھو۔" جوزف نے انتہائی عصبی لہجے میں کہا۔
"یہ کیا حماقت ہے جوزف۔ یہ ہمارے محسن ہیں ورنہ ہم وہاں
کالے چمڑوں کی خوراک بن جاتے۔" عمران نے عصبی لہجے میں
کہا۔
"جو کچھ بھی ہو لیکن جوزف یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ یہ تمہارا

ہے..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر سردہچے میں کہا۔
 "بب۔ بب۔ بب۔ میں..... جوزف نے بری طرح ہلکائے ہوئے کہا۔
 "دو ہزار ڈنڈ..... عمران کا بچہ مزید خشک ہو گیا تو جوزف نے اجہائی بے بسی کے سے انداز میں سر جھکایا اور پھر وہیں کھڑے کھڑے ڈنڈ ٹکلتے شروع کر دیئے۔
 "یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ عظیم وچ ڈاکٹر جالبی کا شاگرد۔ یہ کیا کر رہا ہے..... سردار زاگو اور بیماری کوئی دونوں نے جوزف کو ڈنڈ ٹکلتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔
 "عظیم وچ ڈاکٹر جالبی کی روح کو سلام کر رہا ہے۔ تم اپنی بات کر دو۔ تم نے ہمیں یہاں اس انداز میں بلایا ہے۔ ہم تم دونوں کے بے حد مشکور ہیں۔ کیا واقعی اس جنوبیزی کی وجہ سے خوش بیماری یہاں کی باتیں معلوم نہ کر سکے گا..... عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "ہاں۔ جب تک تم لوگ یہاں موجود ہو اسے معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم سوائکے سے کہاں غائب ہو گئے ہو اور ویسے بھی ابھی رات ہے۔ وہ پوری طرح مطمئن ہو گا کہ تم سوائکے سے باہر جا ہی نہیں سکتے کیونکہ اس نے سوائکے کے گرد مویلا جادو کے تین حصار قائم کر رکھے ہیں۔ یہ تو صبح اسے معلوم ہو گا کہ تم غائب ہو چکے ہو تو پھر اس پر پاگل پن کا دورہ پڑے گا..... بیماری کوئی نے تفصیل سے

اب دیتے ہوئے کہا۔
 "لیکن تم نے ہماری خاطر یہ سب کچھ کیا ہے۔ جہاں مقصد کیا ہے..... عمران نے پوچھا۔
 "عمران صاحب پیڑ جوزف کی خطا معاف کر دیں..... اچانک نذر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے مڑ کر جوزف کی طرف دیکھا جو مسلسل ڈنڈ ٹکالتے چلے جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکا سا پسینہ نظر آنے لگ گیا تھا۔
 "کتنے ڈنڈ ہوئے ہیں..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
 "پچاس..... جوزف نے جواب دیا۔
 "اور پچاس ڈنڈ میں تمہیں پسینہ آنے لگ گیا ہے۔ کیوں..... عمران کی آواز سرد تھی۔
 "یہ پسینہ شرمندگی کا ہے باس..... جوزف نے مسلسل ڈنڈ ٹکالتے ہوئے کہا۔
 "شرمندگی۔ کس بات کی شرمندگی..... عمران نے چونک کر پوچھا۔
 "ظاہر ہے جوزف کو شرمندگی تو ہونی ہے کہ ان دونوں اجنبیوں کے سامنے اسے یہ سب کچھ کرنا پڑ رہا ہے..... صفدر نے آہستہ سے کہا۔
 "باس۔ اس بات کی شرمندگی کہ مجھ سے فضا ہو گئی ہے اور آپ

ناراض ہو گئے ہیں..... جو زف نے جواب دیا تو صفور حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔ شاید اس کے ذہن میں جو زف کی اس حد تک عمران سے عقیدت کا تصور نہ تھا حالانکہ وہ بے شمار بار جو زف کی عمران سے بے پناہ اور ناقابل یقین عقیدت کے مناظر دیکھ چکا تھا لیکن یہ بات اس کے لئے واقعی حیران کن تھی۔

ٹھیک ہے اگر تمہیں غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ تمہاری باقی سب محافل اور اب تم اس اونچی چوکی پر بیٹھو گے۔
عمران نے کہا۔

”نہیں یاس۔ میں آپ کے سامنے اونچی چوکی پر نہیں بیٹھ سکتا۔ جو ذف نے اسی طرح ڈنڈ نکالے ہوئے جواب دیا۔“

غزاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

نکال سکتا ہوں، اپنا گلا خود کاٹ سکتا ہوں لیکن یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ میں آپ کے سامنے اونچی جگہ پر بیٹھوں۔..... جو فز نے بڑے

سادہ سے کپے میں ہما اور مسعد اور جوتا سے پہروں پر بے چارہ حیرت کے تاثرات ابھرتے ہیں جبکہ کپینٹن شعلیل کی آنکھوں میں حیرت کی شدید ترین جھلکیاں واضح نظر آ رہی تھیں۔

”اے۔ یہاں میرے قریب اگر بیٹھ جاؤ..... عمران کے مسکراتے ہوئے کہا۔

سوئے رہے ہیں اور میں نے انہیں جھنجھوڑ کر جگایا لیکن مجھے اس گڑھے میں ہی ہوش آگیا تھا کیونکہ جس وقت شو شو بھاری نے وار کیا میں اس وقت سو نہیں رہا تھا بلکہ اونگھ رہا تھا۔ تم مجھ کو کہ یہ نیند کا عارضی وقفہ تھا اس لئے مجھ پر جادو سے سلانے کا وقفہ بھی کم رہا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس ہوش سے ہمیں کیسے نکالا گیا اور اس قدر جلد ہم اس گڑھے میں کیسے پہنچ گئے ہیں گڑھے سے یہاں تک گڑھے نے ہمیں جس طرح پہنچایا اس کا علم مجھے بہر حال ہے اور پھر سٹاسی نے مجھے تفصیل بھی بتا دی تھی اس لئے ہم جہارے شکر گزار ہیں کہ تم نے بہر حال ہماری مدد کی ہے اور تم ہمارے محسن ہو۔

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا واقعی تم خود بخود جاگ اٹھے تھے؟..... بھاری کوئی نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں.....“ عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر تو تم واقعی بے حد طاقتور ہو کہ شو شو بھاری جیسے دھچ ڈاکڑ کا انتہائی طاقتور جادو بھی تم پر زیادہ دیر تک اثر نہیں کر سکا اس لئے جو کچھ بھی ہو ہم اور ہمارا قبیلہ جہارے ساتھ رہے گا۔“ بھاری کوئی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سردار زاگو نے بھی اس کی تائید کر دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

طاقتوں نے جہارے اور شو شو بھاری کے درمیان ہونے والی لڑائی کے بارے میں اطلاع دی تھی اور مجھے بتایا گیا تھا کہ ہمیں روشنی کی انتہائی طاقتور طاقتوں کی پشت پناہی حاصل ہے اس لئے میں نے سوچا کہ درپردہ جہاری مدد کی جائے اور شو شو بھاری کو شکست دی جائے اور اتفاق سے گوسے اور سٹاسی کا نوشی سزا کاٹ رہے تھے اور اس وقت پورے افریقہ میں یہی لوگ یہ سزا کاٹ رہے تھے اور یہ سزا کھانے والوں پر کسی جادو کا اثر نہیں ہوتا..... بھاری کوئی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہم نہ تو دھچ ڈاکڑ ہیں اور نہ ہی جادوگر ہیں اور نہ ہی ہم دیوی دیوتاؤں کے بھاری ہیں۔ ہم تو مسلمان ہیں اور چونکہ شو شو بھاری اپنی شیطانی قوتوں سے خیر کی راہ میں رکاوٹ بننے لگ گیا تھا اور اپنی حدوں سے باہر نکل آیا تھا اس لئے اسے ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور ہم اس سلسلے میں ناگزیر پہنچے ہیں۔ ہم نے شو شو بھاری کے استاد و گوجا سے بھی جھگڑا کر ملاقات کی تھی لیکن اسے شو شو بھاری پہلے ہی خبردار کر چکا تھا اور دھچکی دے چکا تھا اس لئے اس نے کسی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہم واپس ہوش میں آ گئے۔ ہم نے کل صبح وہاں سے اسادان پہنچا تھا اور پھر ہم کینی قبیلے میں پہنچے کیونکہ کینی قبیلے کے ایک آدمی نے ہمارے ساتھ جانا تھا لیکن ہمارے ساتھ ہوش میں ہی واردات ہو گئی اور ہم سوائے پہنچ گئے۔ میرے ساتھی سو گئے تھے اس لئے وہ تو دیسے ہی یہاں پہنچے تک

کے لئے پہنچ چکے ہیں۔..... خوشو بھاری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں

”ہم نے پہلے ہی آدمی بھیج دیتے ہیں عظیم وچ ڈاکٹر۔ صبح ہونے سے پہلے سب قبیلوں کے سردار اور بھاری یہاں پہنچ جائیں گے۔“
سردار ماٹو نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ سب دیکھیں گے کہ ہم روشنی کی ان طاقتوں کو کیسے
غلت دیتے ہیں۔ سب کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ میں عظیم ہوں۔
ہمارا مقابلہ اب اس پوری دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا۔ ہا۔ ہا۔
..... خوشو بھاری نے اور زیادہ اکرے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مقدس بھاری۔ کیا تم ان انتہیوں کی روحوں پر قبضہ کرو
گے۔..... اچانک ایک سردار نے کہا تو خوشو بھاری بے اختیار
ذنب تک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ واقعی یہ اچھی بات ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ میں
پہلے ان کی روحوں کو قبضے میں کروں گا پھر ان کو کالے چیونٹوں کی
سزا دوں گا۔..... خوشو بھاری نے کہا اور سب نے اس انداز میں سر
ہلا دیے جیسے وہ خوشو بھاری کی بات سے پوری طرح متفق ہوں لیکن
پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جھونپڑی کے باہر سے
کسی کی کمرہ چرخ سنائی دی۔ یہ چرخ ایسی تھی جیسے کسی انسان کو دھج
کیا جا رہا ہو اور اس کے حلق سے آخری اور انتہائی کربناک چرخ نکلی
ہو۔

خوشو بھاری کی بڑی سی جھونپڑی کے اندر تیز روشنی ہو رہی تھی۔
جھونپڑی میں تین مشعلیں جل رہی تھیں۔ فرش پر پتلی ہوئی جانوروں
کی کھالوں پر سلاگا قبیلے کے سردار ماٹو کے ساتھ اس کے چار نائب
سردار بھی موجود تھے جبکہ خوشو بھاری ایک لکڑی کی اونچی سی چوکی پر
اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی کھال تھی یوں لگتا تھا
جیسے اس نے سفید رنگ کے کسی جانور کی کھال کو تیز سرخ رنگ
میں رنگ دیا ہو۔ سر پر سیاہ رنگ کے پروں کا تاج تھا۔ اس نے اپنے
گلے میں انسانی کھوپڑیوں پر مشتمل پارہن رکھا تھا۔ اس کے ایک
ہاتھ میں نیو سی لکڑی تھی جس پر عجیب سے نقش و نگار بنائے گئے
تھے۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ سردار پورے ڈکالا میں لوگوں کو بھگوا دو اور سب کو
اطلاع دو کہ خوشو کے دشمن اس کی قید میں عبرت ناک موت مرنے

"اوہ۔ اوہ۔ بابائو کی چیخ۔ اوہ۔ اوہ۔..... خوشو پجاری نے بے اجائی کر بناک چھٹیں ٹھٹھیں لگیں۔ وہ سیاہ رنگ کا ہیولہ بیکٹ کسی اختیار اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لپٹے بائیں ہاتھ پرکٹے ہوئے شعلے میں تبدیل ہوا اور چند لمحوں میں غائب ہو گیا۔ کو فضا میں ہراتے ہوئے دور سے نیچے کی طرف جھٹکا دیا تو جھونپڑی کا لبت اس کی کر بناک چھٹیں اب جھونپڑی سے باہر سنائی دینے لگی تھیں بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک سیاہ اور پھر یہ چھٹیں آہستہ آہستہ معدوم ہوتی چلی گئیں۔
 رنگ کا ہیولہ سا اندر داخل ہوا۔ وہ فضا میں تیرتا ہوا آگے بڑھا اور پھر خوشو پجاری کے سامنے کچھ کر زمین پر منہ کے بل گر پڑا۔
 "بابائو حاضر ہے مقدس پجاری۔ بابائو حاضر ہے۔..... اس زمین میں سے سیاہ رنگ کا دھوس سا نکلا اور پھر فوراً ہی مجسم ہو گیا۔ اب وہ ایک مقامی بچہ نظر آ رہا تھا جس کا چہرہ اس کے جسم سے بھی زیادہ سیاہ تھا۔ اللہ اس کی آنکھیں قطعاً سفید تھیں۔ سردار بھی بابائو کی بات سن کر بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور ابھی تک کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی ایسی کیفیات تھیں جیسے انہیں بھی بابائو کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔
 "تا کورا حاضر ہے آقا۔..... بچے نے منقاری ہوئی آواز میں کہا۔
 "بابائو نے یہاں آکر جو کچھ کہا ہے وہ ممکن ہی نہیں ہے۔ میں نے اسے فتنہ کر دیا ہے۔ تم بتاؤ کہ بابائو نے ایسی بات کیوں کی ہے۔..... خوشو پجاری نے فصے کی شدت سے چھٹتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "بابائو نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے آقا۔ جہارے دشمن سوائے۔
 "غائب ہیں۔..... اس بچے نے اسی طرح منقاری ہوئی آواز میں جواب دیا تو خوشو پجاری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

و اس زمین میں غائب ہو گیا جبکہ شوشہ بجاری بجلی کی سی تیزی سے
فریادی سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے سردار بھی باہر آ گئے۔ البتہ ایک
رہار نے جھونپڑی میں چلنے والی ایک مشعل بھی اٹھالی تھی۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔..... شوشہ
باری مسلسل چیختا چلا جا رہا تھا جبکہ سردار خاموشی سے اس کے پیچھے
چلے جا رہے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ سوانکے کے
گہرے پہاڑ پہنچ گئے۔

”ہاں۔ مولیٰ جادو کے تینوں حصار موجود ہیں۔ ہاں۔ وہ موجود
ہیں۔..... اس بار شوشہ بجاری کے منہ سے اطمینان بھری آواز سنائی
دی۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا جبکہ سردار وہیں رک گئے تھے۔ شوشہ
بجاری دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ گڑھے کے کنارے پر جا کر
رک گیا۔

”اوہ۔ وہ واقعی نہیں ہیں۔ وہ نہیں ہیں۔ وہ غائب ہیں۔ مولیٰ
جادو کے حصاروں کے باوجود موجود نہیں ہیں۔..... لعلت شوشہ
بجاری نے مڑ کر سرداروں کی طرف دیکھتے ہوئے پاگلوں کے سے
انواں میں کہا۔ مشعل کی روشنی میں اس کے جہرے پر چھا جانے والی
دشت نمایاں طور پر نظر آرہی تھی اور اس کی بات سن کر سردار بھی
بے اختیار اچھل پڑے۔

”غائب ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے مقدس بجاری۔..... سردار مانو
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا تم بھی یہی کہہ رہے ہو۔ تم نا کورا۔ تم بھی۔“ شوشہ
بجاری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا۔ میں جرم کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے۔ سوانکے خالی پڑا
ہوا ہے۔..... اس سچے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ سب کیا
ہو رہا ہے۔ یہ میری طاقتیں کیوں جھوٹ بولنے پر تل گئی ہیں۔ اوہ۔
یہ سب کیا ہو رہا ہے۔..... شوشہ بجاری نے بے اختیار دونوں ہاتھوں
سے اپنا منہ نوچتے ہوئے کہا۔

”آقا آپ خود جا کر سوانکے کو دیکھ سکتے ہیں۔..... بچے نے جواب
دیا۔

”لیکن اس کے گرد تو مولیٰ جادو کے تین حصار ہیں اور پھر
دشمنوں پر گہری نیند طاری تھی۔ وہ کیسے وہاں سے جا سکتے ہیں۔ اگر
جاتے تو مولیٰ جادو کے حصار تو وہ پار ہی نہیں کر سکتے تھے۔“ شوشہ
بجاری نے پچھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”وہ سب کچھ موجود ہے آقا لیکن دشمن پھر بھی غائب ہو گئے
ہیں۔..... بچے نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں ابھی وہاں جاؤں گا۔ ابھی۔ تم سب میرے ساتھ
آؤ۔..... شوشہ بجاری نے پچھتے ہوئے لہجے میں سرداروں سے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ تیزی سے اس بچے کی طرف کر کے
جھٹکا تو بچہ ایک بار پھر سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر یہ

مجھے معلوم کرنا ہو گا۔ چلو واپس چلو۔ معبد میں چلو۔..... فرش
 بجاری نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس
 طرح دوڑنے لگا جیسے پاگل کتا دوڑتا ہے۔ وہ دوڑتا ہوا کبھی اوجھلا
 جاتا اور پھر مڑ کر دوسری طرف چلا جاتا۔ اس کے دوڑنے کا انداز بتا رہا
 تھا کہ وہ ذہنی طور پر واقعی پاگل ہو چکا ہے۔ سردار بھی اس کے پیچھے
 دوڑ رہے تھے اور پھر وہ بستی کے قریب پہنچ کر ایک طرف موجود لکڑی
 کے بنے ہوئے ایک بڑے سے قلعہ نما مکان کے دروازے کے سامنے
 پہنچ کر رک گئے جس پر سرخ رنگ کا بڑا سا تختہ لہرا رہا تھا۔ یہ سلاخ
 قبیلے کا معبد تھا۔ اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور شو شو بجاری تیزی سے
 اندر داخل ہو گیا۔ بڑے سے احاطے کے بعد لکڑی کا ایک برآمدہ تھا
 جس کے پیچھے کئی کمرے تھے۔ شو شو بجاری جیسے ہی معبد میں داخل
 ہوا برآمدے میں سے تین آدمی تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے
 رکوع کے بل ٹھک کر شو شو بجاری کا استقبال کیا۔ شو شو بجاری کے
 پیچھے سردار مانو اور اس کے نائب سردار بھی اندر داخل ہو گئے تھے۔
 شو شو بجاری اپنے استقبال کی پرواہ کئے بغیر بجلی کی سی تیزی سے
 درمیان کی کمرے میں داخل ہوا۔ اس کمرے میں لکڑی کا بنا ہوا ایک بڑا
 سا بت تھا جس کی شکل کسی وحشی سانڈ جیسی تھی جس کے سینے
 لٹنے بڑے تھے کہ چھت تک پہنچ رہے تھے۔ اس وحشی سانڈ کے
 سامنے لکڑی کا ایک بڑا بوڑھا سا تختہ موجود تھا جس پر سوکھے ہوئے
 خون کی دیڑھیں نظر آ رہی تھیں اور کمرے میں اہتائی تیز بدبو موجود

مقدس ڈوگو دیوتا جہار بجاری شو شو جہارنی خدمت میں حاضر
 ہے۔ مقدس ڈوگو دیوتا جہارے بجاری کے دشمن سوانکے سے
 سردار طور پر غائب ہو گئے ہیں اور مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں
 گئے ہیں اور کس طرح گئے ہیں۔ مقدس ڈوگو دیوتا اپنی خاص اقامت
 بخت بوگوئی کو سامنے لاؤ تاکہ وہ مجھے بتا سکے کہ میرے دشمن کہاں
 گئے۔ شو شو بجاری نے اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا
 قرعہ ختم ہی ہوا تھا کہ اس وحشی سانڈ کے عقب میں موجود لکڑی کی
 دیوار میں سر کی آواز کے ساتھ ہی ایک دروازہ کھلا اور دوسرے کمرے

ایک گہرے سیاہ رنگ کی بوڑھی عورت نمودار ہوئی اور وہ مرد اور ایک بوڑھی عورت کو کانوشی سزا دے رکھی تھی اور اسے اس وحشی سانپ کے آگے والے پیروں کے ساتھ فرش پر اٹھائی اس پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا اور کانوشی کی سزا پانے والوں پر بھی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

”مقدس، بیماری شو شو۔ بو گوتی حاضر ہے۔ بو جھوکیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ اس بوڑھی عورت نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”مقدس بو گوتی میں نے اجنبی دشمنوں کو بڑے شہر سے سزا دینے کے لئے اٹھوا کر سوانگے میں قید کر دیا تھا لیکن وہ وہاں سے غائب ہو نہ روک سکتے تھے جبکہ جہارے دشمن وہاں گہری نیند سوتے ہوئے تھے اور اس سیری کوئی طاقت اس قابل نہیں ہے کہ مجھے بتا سکے کہ تم نے ان کا سردار جس کا نام عمران ہے وہ جاگ رہا تھا کیونکہ وہ کہاں گئے ہیں اور کس طرح گئے ہیں۔ تم مقدس دیوتا کی مقدس تم نے ان پر طویل نیند کا جادو کیا تھا تو وہ اس وقت سو نہیں رہا طاقت ہو۔ تم مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔ شو شو بیماری نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”بیماری شو شو۔ جہارے دشمن اس وقت سکانا قبیلے کی تحویل میں جاگ گیا مگر جادو کی وجہ سے وہ حرکت نہ کر سکتا تھا۔ بہر حال کانوشی ہیں۔ سکانا قبیلے کا بیماری کوئی جہارے دشمن اس وقت سکانا قبیلے کی تحویل میں جاگ گیا مگر جادو کی وجہ سے وہ حرکت نہ کر سکتا تھا۔ بہر حال کانوشی سے بڑا وجہ ڈاکٹر بننا چاہتا ہے اور طاقتوں کے لحاظ سے وہ تم سے کم کر کے جہارے دشمنوں کو اٹھایا اور شو شو نے دالی گاڑی میں ڈال بھی نہیں ہے اللہ جہارے پاس ٹکٹا جادو موجود ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔ اسے اس کی طاقتوں نے جہارے دشمنوں کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ پھر جہارے دشمن بڑے شہر میں پہنچ گئے اور تم نے انہیں جس طرح سوانگے میں ڈال کر کالے جیوتوں کی سزا دینے کا منصوبہ بنایا تھا اس کا بھی اسے علم ہو گیا۔ اب یہ اس وقت ہو چکا کہ وہ سب لوگ کانوشی کی سزا پانے والوں کی جھوپڑی کی خوش قسمتی تھی کہ اس نے چند ماہ پہلے اپنے قبیلے کے ایک بوڑھے میں تھے اس لئے جہاری طاقتیں انہیں تلاش نہ کر سکیں اور اب وہ

تو سنو۔ تم ان لوگوں کا مقابلہ اپنی طاقتوں سے نہیں کر سکتے۔
 کے خلاف تمہیں عیاری اور مکاری سے کام لینا ہوگا اور اس کے
 نہیں کو ہٹا کا حربہ اختیار کرنا ہوگا۔ اگر تم نے یہ حربہ کامیابی
 استعمال کر لیا تو یہ سب ناپاک ہو جائیں گے اور ان سے روشنی
 تمام طاقتیں علیحدہ ہو جائیں گی۔ اس کے بعد تم نے انہیں معبد
 نیچے مو سبھو کرے میں بند کر دینا ہے۔ یہ وہاں سے نہ نکل سکیں
 اور وہاں بھوک پیاس سے خود بخود لیزیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں
 گی۔..... بو گوتی نے کہا۔
 میں انہیں خود ہلاک نہیں کر سکتا۔..... شو شو پجاری نے
 زیت بھرے لہجے میں کہا۔
 نہیں۔ جب یہ مو سبھو میں قید ہو جائیں تو پھر تم نے ان کے
 زیب نہیں جانا اور نہ جہارے ذریعہ وہ سب کچھ ختم کر ادیں گے اور
 کسی اور کو جانے دینا۔..... بو گوتی نے جواب دیا۔
 ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا۔..... شو شو پجاری نے کہا تو
 اگوتی اٹھی اور پھر تیزی سے مڑ کر عقبی دروازے سے غائب ہو گئی
 اس کے ساتھ ہی عقبی دیوار برابر ہو گئی۔
 تم نے میری مدد کی ہے دیوتا میں تمہیں بھیجتا دوں گا۔ شو شو
 پجاری نے کہا اور اٹھ کر واپس مڑا تو اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے سردار
 بنو اور اس کے نائب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔
 آؤ اب جھونپڑی میں چل کر بات ہوگی۔..... شو شو پجاری نے

سب اس جھونپڑی سے نکل کر سکانا قبیلے کی بستی میں پہنچ چکے
 ہیں۔..... اس عورت نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 اس کوئی پجاری اور سردار کی یہ جرأت کہ وہ شو شو کے مقابل
 آئیں۔ میں انہیں عبرت کا سزا دوں گا۔..... شو شو پجاری نے انتہائی
 غضبناک لہجے میں کہا۔
 سنو شو شو پجاری۔ دیوتا کا حکم سنو۔ جہارے دشمن روشنی کے
 نمائندے ہیں۔ جہاری طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ جہار
 جادو اس بڑے شہر میں اس لئے چل گیا تھا کہ اس وقت وہ محتاط نہیں
 تھے لیکن اب وہ پوری طرح محتاط ہیں اور انہوں نے روشنی کا مقدس
 اور عظیم کلام لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور اس کا حصار بھی کر لیا
 ہے اس لئے اب جہاری طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں لیکن دیوتا
 جانتے ہیں کہ اگر تم ان سے شکست کھا گئے تو پھر روشنی کی طاقتیں
 ڈکالا کے علاقے میں تیزی سے پھیلی چلی جائیں گی اور آہستہ آہستہ
 یہاں کے تمام قبیلے دیوی دیوتاؤں کو چھوڑ کر روشنی کے عظیم مذہب
 کو اختیار کر لیں گے اور اب چونکہ بڑے شیطان کو اس سارے
 علاقے میں خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس لئے بڑے شیطان نے فیصلہ کیا
 ہے کہ تمہیں اس کے مقابلے کے لئے تیار کیا جائے اور اس کے لئے
 باقاعدہ تمہیں ہدایات دی جائیں۔..... اس یوڈھی عورت نے کہا۔
 میں حاضر ہوں بو گوتی۔ میں حاضر ہوں۔..... شو شو پجاری نے
 اونچی آواز میں کہا۔

ہاں۔ کو پیلا کا خون ان روشنی والوں کو ناپاک کر سکتا ہے لیکن ہمیں عیاری اور مکاری سے کام لینے کو کہا گیا ہے اس لئے ہم ان سے براہ راست بھیٹ کی بات نہیں کریں گے بلکہ ہم جشن منائیں گے جس میں سکانا قبیلے کے بڑوں کو بھی شامل کریں گے اور پھر ہمیں مظلوم ہے کہ ہم جب جشن مناتے ہیں تو ہم دیوتاؤں کے نام کی بھیٹ فیٹے ہیں۔ ہم یہ بھیٹ دیں گے لیکن اس انداز میں کہ اس کا خون ہمارے دشمنوں پر پڑ جائے۔ اس طرح وہ ناپاک ہو جائیں گے اور پھر معبد کے نیچے سیاہ کرہ لٹے ہوئے حنچو کہا جاتا ہے اور جو شیطان کا کرہ ہے وہاں انہیں قید کر دیا جائے گا اور پھر یہ وہیں مر جائیں گے۔ اس طرح ہم اپنے دشمنوں کو شکست دیں گے اور جب یہ شکست کھا جائیں گے تو پھر ہم سکانا قبیلے پر ٹوٹ پڑیں گے کیونکہ انہوں نے ہمارے دشمنوں کی مدد کی ہے۔..... شو شو بھاری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے عظیم بھاری کا حکم۔..... سردار ماٹو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان جشن منانے کے بارے میں مزید تفصیلات طے کرنے کے لئے گفتگو ہونے لگی۔

کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی جھونپڑی میں پہنچ گئے۔ یہ شو شو بھاری کی جھونپڑی تھی۔ شو شو بھاری اپنی مخصوص اونچی لکڑی کی چوکی پر بیٹھ گیا جبکہ سردار ماٹو اور اس کے نائب اس کے سامنے فرش پر موڈیاں انداز میں بیٹھ گئے۔

”سردار ماٹو تم نے بھی بو گوتی کی باتیں سنی ہوں گی۔ اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔..... شو شو بھاری نے کہا۔

”مقدس بھاری جیسے دیوتا نے حکم دیا ہے ویسے ہی کرو۔ ہم دیوتا کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتے۔..... سردار ماٹو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ میں بھی دیوتا اور بڑے شیطان کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ میری آدمی طاقتیں دیوتا کی بخشی ہوئی ہیں اور باقی آدمی شیطان کی۔ یہی وجہ ہے کہ میں دنیا کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر ہوں لیکن اب مجھے مظلوم ہو گیا ہے کہ روشنی کی طاقتیں شیطان کی طاقتوں سے بہت زیادہ طاقتور ہوتی ہیں اس لئے بڑے شیطان نے مجھے ان دشمنوں کے خلاف اپنی طاقتیں آزمانے کی بجائے عیاری اور مکاری سے کام لینے اور کو پیلا حربہ استعمال کرنے کا کہا ہے۔ تم جانتے ہو کہ کو پیلا کیا ہوتا ہے۔ شو شو بھاری نے کہا۔

”ہاں مقدس بھاری۔ کو پیلا بھیٹ دینے کو کہتے ہیں۔..... سردار ماٹو نے جواب دیا۔

وہ سب ایک بڑی جمونپڑی میں بچ گئے۔ یہاں سردار زاگو اور بیماری کوئی دونوں موجود تھے۔ انہیں ساتھ لے آنے والا قبائلی باہری رہ گیا تھا۔

”ہم تم سے علیحدگی میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں سردار۔ انتہائی اہم بات چیت۔“..... سردار زاگو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”تم باہر گھومو پھر وہاں آ رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب خاموشی سے مڑے اور جمونپڑی سے باہر چلے گئے۔

”ہاں اب یو لو کیا بات ہے۔“..... عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”ایک انتہائی اہم اور حیران کن خبر ہے۔“..... اس بیماری نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیسی خبر؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”سلاگ قبیلے والے آج دہر کو اپنا مخصوص جشن ہوشاب منا رہے ہیں اور انہوں نے اس جشن میں شرکت کے لئے سردار زاگو اور میرے علاوہ تم سب کو بھی بلایا ہے اور ساتھ یہ پیغام دیا ہے کہ چونکہ آج ہوشاب جشن منایا جا رہا ہے اس لئے آج کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی اور نہ پورے چاند کے دن ختم ہونے تک دشمنی رہ سکتی ہے اس لئے بے فکر ہو کر جشن میں شرکت کریں۔“..... کوئی بیماری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سلاگ قبیلے کی ہستی میں ایک بڑی سی جمونپڑی میں موجود تھا۔ صبح ہو چکی تھی اور عمران اس کے ساتھی اب اپنے آئندہ کے اقدام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک جمونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک قبائلی اندر داخل ہوا۔
 ”آپ کو مقدس بیماری اور سردار نے یاد کیا ہے۔“..... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کہاں؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”اپنی جمونپڑی میں۔“..... آنے والے نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ اس آنے والے قبائلی کے پیچھے جمونپڑی سے باہر آئے۔ باہر اب بے شمار مرد اور عورتیں ادھر ادھر آ جا رہی تھیں۔ وہ سب انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھتے لیکن کسی نے ان سے کچھ نہیں کہا اور

یہ کس قسم کا جشن ہے۔ اس کی کیا تفصیلات ہیں۔..... عمران نے پوچھا کیونکہ اس نے ہوشاب نامی جشن کے بارے میں کبھی نہیں سنا تھا۔

”یہ اس سارے علاقے کا بہت قدیم جشن ہے۔ ہر قبیلہ اپنے دیوتا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سال میں ایک بار یہ جشن منایا کرتا ہے اور اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوتی۔ جب قبیلے والے مناسب سمجھتے ہیں اس کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور یہ جشن تین روز تک منایا جاتا ہے اور یہ بھی یہاں کی قدیم روایت ہے کہ ہوشاب جشن کے دوران قبیلے کی تمام دشمنیاں نئے چاند تک ختم کر دی جاتی ہیں اور یہ بات بھی درست ہے کہ اس سال سلاگا قبیلے میں ہوشاب جشن منایا جانا تھا لیکن اس طرح اچانک ہوشاب جشن منانے اور تمہیں اور ہمیں دعوت دینے سے میرا خیال ہے کہ شو شو بیماری کوئی چال چل رہا ہے۔ میں نے اپنی طاقتوں کے ذریعے کوشش کی ہے کہ اصل وجہ معلوم کر سکوں لیکن کوئی بات واضح نہیں ہو سکی اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں بتایا جائے۔ شاید تم اس بارے میں کچھ معلوم کر سکو۔..... کوئی بیماری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس جشن میں کیا ہوتا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”پورا قبیلہ مختلف ناچ دیوتا کے حضور پیش کرتا ہے اور دیوتا کو بھیشت دی جاتی ہے اور ہوشاب جشن کے دوران قبیلے کے لوگ

یہ دوسرے سے مقابلے کرتے ہیں۔ مختلف جانوروں کی کھالیں بن کر ہر وہ بھرے جاتے ہیں۔ بس ایسے ہی کھیل تماشے ہوتے ہیں۔..... کوئی بیماری نے کہا۔

”کیا انہیں اس بات پر غصہ نہیں آیا کہ تم نے ہمیں اس گڑھے ۛ لٹال کر اپنے پاس رکھا ہے اور ان کا ہمیں سزا دینے کا منصوبہ لگام ہو گیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ ہوشاب جشن کی آڑ میں کچھ اور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ میرا خیال تھا کہ جب شو شو بیماری اور سردار ماٹو کو اس بات کا علم ہو گا تو وہ غصے سے پاگل ہو جائیں گے لیکن وہ غصہ کرنے کی بجائے الٹا جشن منا رہے ہیں۔ ایسا تو ان کی فطرت کے خلاف ہے۔..... کوئی بیماری نے کہا۔

”تمہارے ذہن کے مطابق وہ کیا چال چل سکتے ہیں۔..... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

”قبائلی روایات کے مطابق وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ہوشاب جشن کے دوران اگر وہ کسی کو نقصان پہنچا دیں یا کسی سے دشمنی کریں تو دیوتاؤں کا غضب پورے قبیلے پر ٹوٹ پڑتا ہے اس لئے بظاہر تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ چاہے کچھ جڑ کھود لیاں اڑا دے وہ دیوتاؤں کو ناراض نہیں کر سکتے ورنہ قبیلہ ان کی۔..... فیاں اڑا دے گا۔..... کوئی بیماری نے کہا۔

”سنو سردار ڈاگو اور کوئی بیماری۔ تم ہمارے بارے میں کوئی

خوشہ ذہن میں نہ لاؤ بلکہ ہمیں خوشی ہے کہ ہم اس طرح آزادی سے وہاں جائیں گے اور پھر وہاں جو کچھ بھی ہو گا ہم اس سے خود ہی نمٹ لیں گے بلکہ تجھے دراصل تمہارے بارے میں فکر تھی کہ ہماری وجہ سے تمہارے قبیلے پر کوئی آفت نہ آئے جو اب نہیں آئے گی اس لئے ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال اس کے باوجود تم نے ہوشیار رہنا ہے لیکن ہم وہاں صرف آج کا دن نہیں گے اس کے بعد ہم واپس آجائیں گے۔ کیا تم بھی ہمارے ساتھ واپس آؤ گے..... کوئی بیماری نے کہا۔

”اس کا فیصلہ وہاں جا کر ہو گا.....“ عمران نے کہا تو سردار زاگو اور کوئی بیماری نے اذہات میں سر ہلا دیئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی چھت پر چھوٹے چھوٹے کئی سوراخ تھے جن میں سے روشنی اندر آ رہی تھی جس کی وجہ سے یہاں کافی روشنی تھی اور اس کے سارے سامنے بھی اس کے قریب ہی کمرے کے فرش پر ٹیڑھے میزے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

”یہ سب کیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں.....“ عمران نے حیرت بھرے انداز میں پڑھتے ہوئے کہا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ سردار زاگو اور کوئی بیماری کے ہمراہ سلاگا قبیلے میں پہنچا تھا۔ یہاں ان کا استقبال انتہائی دوستانہ انداز میں کیا گیا تھا۔ خوشبو بیماری نے خود آگے بڑھ کر ان کا استقبال اس انداز میں کیا تھا جیسے وہ ان کے انتہائی معزز مہمان ہوں۔ پورے قبیلے کی

ہزار مانو نے بھی اس گائے کے گرد و قص کیا۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ دتا کو دی جانے والی سب سے بڑی بھینٹ ہے کیونکہ اس گائے کو راسال پالا جاتا ہے۔ اس بھینٹ کے بعد دو تان سے خوش ہو تے ہیں اور ان کے سامنے اس گائے کو ذبح کیا گیا اور بیماری اور ب قبیلے والے اس کے خون کو اپنے جسموں اور چہروں پر ملنے لگے ایک دوسرے پر اچھلنے لگے اور وہ سب ایک سائیکل پر کھڑے یہ ب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے کہ اچانک عمران کو محسوس ہوا کہ اس نے ذہن پر جیسے اچانک سیاہ چادر سی بڑ گئی ہو۔ اس نے اپنے آپ کو نبھانے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن بے سود اور اب اسے ہوش ہاتھا تو وہ اس کمرے کے فرش پر موجود تھا اور اس کے ساتھی بھی اس بڑے ہوئے تھے۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ واقعی کوئی کھیل کھیلا گیا ہے۔“ عمران نے سوچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے بے صفہ کو بھینچوٹا شروع کر دیا۔ بعد لکھوں بعد صفہ ہوش میں نے لگ گیا تو اس نے یہی کارروائی باقی ساتھیوں کے ساتھ دوہرانا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد سب ساتھی ایک ایک کر کے ہوش ہائے گئے۔

”یہ۔۔۔ ہم کہاں ہیں۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔“ ان سب نے ہی اہل بھرے لہجے میں کہا۔
”ہمارے ساتھ کوئی شیطانی کھیل کھیلا گیا ہے۔“ عمران نے

جھنجھریاں بے حد سجائی گئی تھیں اور قبیلے کے لوگوں نے بھی اپنے آپ کو اس انداز میں سوار رکھا تھا کہ جیسے واقعی وہاں کوئی جشن منایا جانا ہو۔ شو شو بیماری نے انہیں بتایا تھا کہ وہ سب کچھ بھول جائیں چونکہ ہوشاب جشن منایا جا رہا ہے اس لئے وہ ان کے ساتھ کسی قسم کی دشمنی نہیں کر سکتے۔ پھر پورا قبیلہ ایک جگہ پر جمع ہوا اور پھر وہاں خوب روایتی ناچ ہوئے۔ اس کے بعد دو تانوں کی بھینٹ دینے کا کام شروع ہوا اور میدان میں مختلف جانور ذبح کئے گئے اور ان کا خون اور گوشت قبیلے والے بانٹ کر لے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ پھر معبد میں بڑی بھینٹ کا اعلان کیا گیا اور پورا قبیلہ لکڑی کے بنے ہوئے اس معبد میں پہنچ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی وہاں لے جایا گیا۔ پھر اس معاملہ میں بے شمار جانور ذبح کئے گئے اور خوب دھماچوکری مچائی گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ اس کے بعد سردار زاگو اور کوئی بیماری واپس چلے گئے جبکہ عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت یہیں رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جوزف نے بھی انہیں یہی بتایا تھا کہ اس جشن کے دوران بیماری یا کوئی بھی ان کے خلاف کوئی غلط حرکت نہیں کر سکتا اس لئے عمران مطمئن تھا۔ جانور اب وقفہ وقفہ سے ذبح کئے جا رہے تھے۔ پھر ایک سفید رنگ کی بڑی سی گائے لائی گئی جس کے گلے میں عجیب و غریب ہاتھروں کے ہار پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب اس گائے کے گرد ناچتے رہے حتیٰ کہ اس بار شو شو بیماری اور

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے معوذتین پڑھنے کے بارے میں سوچا جو نہیں ہے۔..... عمران نے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یہ محسوس کر کے دھماکے سے اڑا۔ اڑا۔ عمران صاحب۔ واقعی میں نے بھی کوشش کی ہے ہونے لگے کہ اس کا ذہن اس معاملے میں مکمل طور پر بند ہو چکا تھا۔ نا کچھ یاد نہیں آ رہا۔..... اس بار کیپشن تشکیل نے کہا۔ اسے روشنی کی کوئی آیت یاد نہ آ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے۔ صفدر بارے میں کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

باس۔ باس۔ یہ کرہ ٹوگا سو شیطان کا معبد ہے۔ سرخ آنکھوں میں رہتا۔ اس بات میں کوئی شک بھی نہیں رہا۔ لیکن ہم سب تو والے شیطان کا معبد جو کالی دلدل کی سرخ جھاڑیوں میں ہے۔ جوزف نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

اگر مسئلہ صرف سرخ آنکھوں کا ہے تو پھر تو یہاں موجود ہم سب ہی شیطان ہو سکتے ہیں کیونکہ یہاں موجود سب کی آنکھوں میں بے ہوشی یا گہری نیند کی وجہ سے سرتی نظر آ رہی ہے اور یہ یقیناً میری آنکھوں میں بھی ہوگی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

باس یہاں ہر طرف دیواروں پر سرخ آنکھیں بنی ہوئی ہیں اور یہ اس شیطان کے معبد کی نشانی ہے۔ یہ بہت کمزیر اور گندہ شیطان ہے۔..... جوزف نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا۔

واقعی عمران صاحب یہاں بڑی بڑی آنکھیں بنی ہوئی ہیں جن میں تیز سرتی ہے۔..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ جوزف نے درست کہا ہے لیکن یہ سب ہوا کیسے اور اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ میرے ذہن میں روشن کلام کا کوئی لفظ بھی نہیں رہا۔ لیکن ہمیں یہاں کیوں رکھا گیا ہے۔ اگر ہم بے ہوش ہو گئے ہوں تو وہ لوگ ہمیں ہلاک بھی تو کر سکتے تھے۔..... عمران نے کہا۔

باس جب تک نیا چاند نظر نہیں آتا وہ ہمیں براہ راست ہلاک

نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ان کی روایت کے خلاف ہے اس لئے انہیں یہاں کوئی حیثیت نہیں ہے اور سن لو کہ یہاں سے نہ تم باہر جا سکتے
نہیں ہمیں یہاں بند کر دیا ہے۔..... جوزف نے جواب دیا۔
"تو پھر اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کا نام موسیٰ ہے۔ تم پر کو پیلا کا حربہ استعمال کیا گیا ہے۔ تم پر
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن یہاں تو نہ کسی طرف دروازہ ہے اور نہ کوئی کھڑکی ہے۔ دیوتاؤں اور بڑے شیطان کا حکم تھا۔ ہا۔ ہا۔ اب بلاؤ اپنی روشنی کی
نہیں دیواریں ہیں یا پھر جھت پر روشنی دینے والے چھوٹے چھوٹے طاقتوں کو۔ بلاؤ جس کو بلانا چاہتے ہو۔ ہا۔ ہا۔..... شو شو بیماری
سوراج ہیں۔..... صفرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اب ظاہر ہے ہمیں اندر تو کسی طرح لایا گیا ہو گا۔ ان گئی۔

"اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ چلو دیواروں کو چھبھاؤ۔ کہیں نہ
جوزف اور جوانا تو بہر حال کسی صورت بھی نہیں گزر سکتے تھے۔ کہیں دروازہ موجود ہو گا۔..... عمران نے کہا تو سب نے اس کے حکم
عمران نے کہا اور سب اس کی بات سن کر اس ماحول میں بھی ہنس
پڑے۔
موٹی اور مضبوط تھیں۔

"تم ہنس رہے ہو۔ ہنس لو۔ جتنا جی چاہے ہنس لو لیکن جہادی
موت جہاد سے سر آجی ہے۔ تمہیں یہاں نہ کھانے کو کچھ ملے گا اور
نہ ہی پینے کو۔ تم ہمیں لڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اچانک
جھت کے سوراجوں میں سے شو شو بیماری کی فاتحانہ آواز سنائی دی۔
"تم نے دھوکہ کیا ہے شو شو بیماری۔ اس لئے جہادی موت اب
میرے ہی ہاتھوں ہو گی۔..... عمران یا کسی اور کے بولنے سے پہلے
ہی جوزف نے غصے سے چٹختے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ شو شو عظیم دھج ڈاکڑ ہے۔ عظیم دھج ڈاکڑ۔ جہادی
"ہاں۔ آپ مجھے اجازت دیں میں عظیم دھج ڈاکڑ جالمی کی روح

سے پوچھتا ہوں..... جوزف نے کہا۔

”تم پوچھتے رہو میں نے منع تو نہیں کیا لیکن ہمیں بہر حال کچھ نہ کچھ سوچنا ہو گا..... عمران نے سپاٹ لگے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیواروں کی بجائے اب چھت کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ لیکن چھت میں نہ ہی کوئی کڑیاں تھیں اور نہ کوئی شہتیر بلکہ وہ ہموار اور سیدھی چھت تھی جس میں بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے اور ان سوراخوں کی گہرائی بتا رہی تھی کہ چھت چاہے جس میٹر بل کی بھی بنی ہوئی تھی بہر حال خاصی موٹی تھی۔

”عمران صاحب یہ چھت لکڑی کی ہے اور میرے پاس لائٹرز موجود ہے.....“ کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

”لکڑی کا کیسے خیال آیا تمہیں.....“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”عمران صاحب ان سوراخوں کی کٹائی بتا رہی ہے اور پھر یہ لوگ ظاہر ہے لائٹرز ڈالنے سے رہے اس لئے ایسی صاف اور ہموار چھت لکڑی کی ہی ہو سکتی ہے.....“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن کیا اس لکڑی کو آگ لگ جائے گی.....“ عمران نے کہا۔

”کو شش تو کی جا سکتی ہے.....“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوکے کر دو کوشش۔ جو ان کے کانڈھے پر سوار ہو جاؤ۔“ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ہدایت پر عمل شروع کر دیا لیکن لکڑی خرابے کس قسم کی تھی یا اس پر کوئی مصالحوں چڑھایا ہوا تھا کہ آگ کسی صورت بھی اسے لگتی تو

ایک طرف دھبہ بھی نہ پڑ سکا تھا اور آخر کار کیپٹن شکیل نے ناکامی کا اعلان کر دیا۔ جوزف ایک طرف آنکھیں بند کئے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا اور پھر اس نے اچانک آنکھیں کھول دیں۔

”نہیں ہاں۔ اس شیطانی معبد کی وجہ سے کسی نیک روح سے رابطہ نہیں ہو سکا.....“ جوزف نے کہا۔

”کسی بدروح سے رابطہ کر لو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ آپ واقعی عظیم ہیں۔ آپ نے جوزف کو درست راہ دکھا دی ہے.....“ جوزف نے یلگت اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے ہجرے پر یلگت مسرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”کیا مطلب۔ کیا بدروح سے رابطہ کا مشورہ درست راہ ہے۔“ مفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ان حالات میں ہاں کا یہ مشورہ درست ہے۔ مجھے وجہ ڈاکٹر بابائی نے ایک بار بتایا تھا کہ جب شیطان حاوی ہو تو کسی شیطانی روح کی مدد حاصل کی جا سکتی ہے.....“ جوزف نے کہا۔

”تم اس شوخو بہاری کی روح سے رابطہ کر لو۔ اس وقت اس سے بڑی شیطانی روح اور کون سی ہو گی.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں ہاں۔ شوخو کہینہ بہاری ہے اور کیپٹن بہاری کی روح سے میں رابطہ نہیں کر سکتا.....“ جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے

کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کرد کو شش“..... عمران نے کہا تو جوانا نے

”عمران صاحب حالات بے حد سنجیدہ ہیں۔ اگر ہم یہاں سے نکل ثابت میں سر ملایا اور پھر وہ تیزی سے سلسلے والی دیوار کی طرف دوڑ نہ سکے تو واقعی بھوک پیاس سے لڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گی۔ اس نے اچھل کر پوری قوت سے کاندھے کی ضرب دیوار پر لگائی گئی۔ ہمیں سنجیدگی سے کچھ سوچنا چاہیے“..... اچانک صفدر نے کہا۔

”تم سوچو۔ میں نے تمہیں سوچنے سے منع تو نہیں کیا۔“ عمران

دھماکے سے فرش پر گر ا اور پھر اس طرح پھرنے لگا جیسے اس کی روح کو کسی نے اپنی صفی میں پکڑ کر بھیج دیا ہو۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر سب اس کی طرف دوڑ پڑے۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ فرش بڑے بڑے پتھر بنا

پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ اگر ہم ان میں سے کوئی ایک پتھر اکھاڑیں تو پھر اس پتھر کی مدد سے دیوار توڑی جاسکتی ہے“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ ہاتھوں سے یہ پتھر نہیں اکھاڑے جاسکتے اور ہمارے پاس فٹنگ ٹیک نہیں ہے۔ میری جیب میں فٹنگ موجود تھا لیکن شاید ہمیں یہاں لانے سے پہلے انہوں نے باقاعدہ ہماری تلاش لے کر سب کچھ نکال لیا ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر اگر آپ حکم دیں تو میں کاندھے سے نگر میں مار مار کر دیوار توڑنے کی کوشش کروں“..... اچانک جوانا نے کہا۔

”کیا تمہارا خیال ہے کہ تم اس قدر موٹی اور مضبوط دیوار توڑ لو گے“..... عمران نے کہا۔

”کو شش تو کی جاسکتی ہے“..... جوانا نے جواب دیا۔

”یہ ایک خاص عمل ہے پاس۔ جو کر اسکا دیوتا کا شیطان بھاری

کیا کرتا تھا۔ یہ عمل معبوط سے معبوط چٹانوں کو بھی توڑ دیتا ہے۔ شیطان بھاری ایک بار ایک خوفناک شیر کے قابو میں آگیا تھا۔ اس شیر پر اس کا کوئی عمل کام نہ دے رہا تھا پھر میں نے اسے اس شیر سے بچایا تو اس نے مجھے خاص طور پر یہ عمل بتایا لیکن مجھے کاٹھ بھاری آئے جو بے حد نیک آدمی تھا یہ عمل کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ اس عمل کو کرنے والا خود شیطان کا آدمی بن جاتا ہے اور پھر شیطان اس سے اپنی مرضی کے کام لیتا ہے۔..... جو زف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو تم اب شیطان کے آدمی بننا چاہتے ہو۔ کیوں؟..... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نن۔ نن۔ نو باں۔ آپ سب کو جہاں سے ٹکٹے کے لئے ایسا سوچ رہا ہوں باں۔..... جو زف نے عمران کے پھنکارنے پر مزید کہے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس بار تو معاف کر رہا ہوں کیونکہ تم نے نیک نیتی سے یہ بات کی ہے لیکن اگر پھر تمہاری زبان سے اس قسم کے الفاظ نکلے تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ میں مرجانا تو پسند کر سکتا ہوں لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا کوئی ساتھی شیطان کا پیروکار بن جائے۔“ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میں معافی چاہتا ہوں باں۔ آئندہ میں اس بارے میں سوچوں گا بھی نہیں۔..... جو زف نے انتہائی منت بھرے لہجے

میں کہا۔

”آسان کو آخری لمحے تک جدوجہد کرنی چاہئے۔ جدوجہد سے گھبرائیں کہ شیطان کی پناہ لے لینے میں وہ انسانیت کی صف سے بھی نکل جاتا ہے۔..... عمران کا لہجہ اسی طرح خشک اور کھردرا تھا۔

”عمران صاحب۔ بہر حال جہاں سے ٹکٹے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا لیکن بظاہر تو کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا۔..... صفدر نے کہا۔ اس نے شاید عمران کا موڈ بدلنے کے لئے یہ بات کی تھی۔

”راستہ ہمیشہ موجود ہوتا ہے چاہے وہ نظر آئے یا نہ آئے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ واقعی تبدیل ہو گیا تھا۔ صفدر نے راستہ نظر نہ آئے تو پھر اسے کیسے تلاش کیا جائے۔..... صفدر نے کہا۔

”آنکھیں بند کر کے۔ آخر تاہینا حضرات کو بھی تو راستہ مل ہی جاتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

جواناب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن وہ ایک ہاتھ سے مسلسل اپنا کانہہ دبا رہا تھا جو اس نے دیوار پر مارا تھا۔

”عمران صاحب۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں روشن کلام بھی نہیں آ رہا۔ شیطان عمل ہم کر نہیں سکتے اور صفدر کی بات درست ہے کہ بظاہر کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ جو انا جیسے آدمی کا حشر ہم دیکھ چکے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ناخوش کی مدد سے اب واقعی فرش میں موجود چٹانوں کو ہی اکھاڑنا پڑے

”جہیں افریقہ کا وہ قدیم گیت آتا ہے جو موسم بہار میں اس وقت گایا جاتا ہے جب درختوں کے نئے پتے نکلنے لگتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ میں بچپن میں یہ گیت گایا کرتا تھا لیکن باس ان دنوں تو بہار کا موسم نہیں ہے اور اس گیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر اسے موسم بہار کے علاوہ گایا جائے تو دیوتا ناراض ہو جاتے ہیں اور پھر درخت پھلوں سے اور جنگل شکار سے محروم ہو جاتے ہیں اور ہر طرف بھوک اور قحط کی بلائیں نازل ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور قبیلے کے قبیلے جنگوں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور پھر ہلاک ہو جاتے ہیں اور موسم بہار میں بھی مقدس بیماری باقاعدہ دیوتاؤں سے اس گیت کے گانے کی اجازت لیتے ہیں اور پھر اسے گایا جاتا ہے“..... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے اس لئے مزید بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ گیت اپنی پوری آواز میں گانا شروع کر دو اور جب تک میں نہ روکوں تم نے مسلسل گیت گاتے رہنا ہے اور باقی سب افراد چست میں موجود سوراخوں سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہو جائیں گے۔ ایسی جگہوں پر کہ ان سوراخوں سے اگر کوئی چیز اندر پھینکی جائے تو وہ اس کی زد میں نہ آئیں“..... عمران نے کسی ماہر ہدایت کار کی طرح باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ انہیں خوفزدہ کرنا چاہتے ہیں۔ وری

گا“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ٹھیک ہے کوشش کرنا فرض ہے۔ آؤ بچلے کوئی ایسی چٹان تلاش کریں جس پر کام کیا جاسکتا ہو“..... عمران نے اشارت میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر موجود چٹانوں کے کناروں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر ایک چٹان ایسی نظر آگئی جس کے کنارے فرش سے قدرے اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔

”اس پر کوشش کی جاسکتی ہے“..... عمران نے کہا اور پھر سب نے مل کر واقعی اپنے ناخنوں کی مدد سے اس چٹان کے کناروں کو گہرا کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود استہائی کوشش کے وہ کنارے کو معمولی سا بھی نہ کھود سکے۔ یوں لگتا تھا جیسے صدیوں سے بنی ہوئی یہ جگہ اب بچلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو چکی ہو۔

”نہیں۔ یہ مشن بے کار ہے۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اب کوئی ایسا ڈرامہ کرنا چاہیے جس کی وجہ سے یہ لوگ راستہ کھولنے پر مجبور ہو جائیں“..... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

”ڈرامہ۔ کیسا ڈرامہ“۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جوزف“..... عمران نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس“..... جوزف نے جواب دیا۔

سے گاؤں کا تو میری آواز پورے قبیلے میں گونجے گی۔..... جوزف نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ پھر شروع ہو جاؤ۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کرہ ایک انتہائی چھٹی ہوئی آواز سے گونج اٹھا۔ یہ آواز اس قدر اونچی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے جوزف کسی طاقتور لاؤڈ سپیکر پر گابا ہو اور لاؤڈ سپیکر ان کے کانوں سے لگا ہوا ہو۔ وہ سب تیزی سے ہٹ کر کمرے کے دوسرے کونے میں کھڑے ہو گئے جبکہ جوزف ان کے مقابل دوسرے کونے میں موجود تھا۔ عجیب و غریب بے اور عجیب و غریب الفاظ پر مشتمل یہ گانا واقعی انتہائی رومم میں تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بے شمار افراد مل کر یہ گانا گارہے ہوں۔ اب چونکہ عمران اور اس کے ساتھی فاصلے پر تھے اس لئے اب ان کے کانوں میں شور کی بجائے اس کی لے آنے لگ گئی تھی۔ پھر انہیں دور سے بے شمار دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران کے ہجرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

”بند کرو۔ چاکا سا گانا بند کرو ورنہ سارا قبیلہ جہاں ہو جائے گا۔ بند کرو۔ یہ چاکا سا موسم نہیں ہے۔ بند کرو۔..... ایک سوراخ سے سردار ماٹو کی چھٹی ہوئی آواز سنائی دی لیکن نہ ہی جوزف نے گانا بند کیا اور نہ ہی عمران نے اسے کوئی جواب دیا۔

”بند کرو۔ بند کرو ورنہ ہم جہاں ہو جائیں گے۔ بند کرو اسے۔“

گڑ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے لیکن سوراخوں سے وہ کیا چیز اندر پھینک سکتے ہیں۔..... صندوق نے کہا۔

”وہ کونسا ہوا پانی یا ایسی ہی کوئی چیز اندر پھینک سکتے ہیں کیونکہ وہ ہر صورت میں جوزف کو خاموش کرانے کی کوشش کریں گے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن اگر پورے قبیلے نے مل کر ہم پر حملہ کر دیا تو پھر۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ قبیلہ اپنی روانعت سے نہیں ہٹ سکتا۔ جین کے دوران وہ لوگ کھل کر ہمیں ہلاک نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایسا کر سکتے تو ہمیں یہاں لے آنے کی انہیں ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ ہمیں بے ہوشی کے دوران یا پھر اس سے پہلے ہی جب ہم ان کے درمیان موجود تھے آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیے کیونکہ عمران کی بات ان کی سمجھ میں آگئی تھی۔

”لیکن کیا جوزف کی آواز ان تک پہنچ جائے گی۔ نہ جانے وہ یہاں سے کتنی دور ہوں۔..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ جوزف تم میرے کاندھوں پر سوار ہو کر سوراخ سے منہ لگا کر اور پھر جس قدر اونچی آواز میں گاسکو گاؤ۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں باس۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنی پوری قوت

چند لمحوں بعد شو شو بیماری کی جھنجھٹی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اگر تم میں ہمت ہے تو بند کرالو"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہاں میں کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ تو بڑے شیطان کا معبد ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم بند کرو۔ خود ہی بند کر دو۔" شو شو بیماری نے کہا۔

"تم اپنے اس بڑے شیطان سے کہو کہ وہ بند کرادے۔ اب تو یہ اس وقت تک گایا جاتا رہے گا جب تک تمہارے پورے قبیلے کے جنگل پھلوں سے خالی نہیں ہو جاتے۔ جب تک تمہارے جنگل شکار سے محروم نہیں ہو جاتے اور جب تک تمہارے قبیلے کے سارے چٹھے سوکھ نہیں جاتے۔ یہ گایا جاتا رہے گا"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بند کرو اسے"..... شو شو بیماری اور سردار ماٹو نے بیک آواز ہو کر جھٹکا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے جوزف کس طرح یہ گانا بند کر سکتا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ ہم برباد ہو جائیں گے۔ تمہیں دیوتاؤں کا واسطہ اسے بند کرو"..... اچانک سردار ماٹو نے کہا۔

"ہم تمہارے دیوتاؤں کو مانتے ہی نہیں اس لئے ہمیں اپنے ان جوئے دیوتاؤں کا واسطہ مت دو"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ تم جس کو بھی مانتے ہو اس کا واسطہ۔ بتاؤ کہ یہ کیسے

بند ہو سکتا ہے"..... شو شو بیماری نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر ختم ہو سکتا ہے کہ تم ہمیں اس کمرے سے باہر نکالو"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔ بند کرالو اسے۔ بند کرالو"..... شو شو بیماری نے کہا۔

"یہ سن لو کہ اگر تم نے دھوکہ کیا تو پھر یہ دوبارہ شروع ہو جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا"..... عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ مجھے دیوتا کی قسم میں دھوکہ نہیں کروں گا۔" شو شو بیماری نے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوزف کو اشارہ کیا تو جوزف یقیناً خاموش ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ کسی بے پناہ شور والی جگہ سے نکلتے کسی پرسکون جگہ پہنچ گئے ہوں۔ یہ سکوت واقعی عجیب سا لگ رہا تھا۔

"میں اوپر سے بڑے شیطان کا عمل لے آؤں تاکہ کمرہ کھل سکے۔ میرا انتظار کرو"..... شو شو بیماری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور جاتی سنائی دینے لگیں۔ دوڑنے والے کافی تعداد میں تھے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یہ اب کوئی اور ترکیب سوچیں گے"..... کیپٹن ٹھیکل نے کہا۔

"دیکھو۔ بہر حال اس شیطانی جگہ سے تو باہر جانے کا موقع مل

اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ ان قبائلیوں کے پاس بھی مشین گنیں ہوں گی اور پھر وہ انہیں جس انداز میں اٹھائے ہوئے تھے اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان کا استعمال بھی بخوبی جانتے ہیں۔

”تم نے اپنی جانیں تو بچائی ہیں لیکن اب تم ہمارے قبیلے میں نہیں رہ سکتے۔ اگر جشن کے دن نہ ہوتے تو ہم تمہیں ایک لٹے میں ہلاک کر دیتے لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ تمہیں سکانا قبیلے کی سرحد پر چھوڑ آئیں گے اور سنو تمہارے لئے آخری موقع ہے کہ تم خاموشی سے اپنے ملک واپس لوٹ جاؤ ورنہ نئے چاند کے ساتھ ہی تمہیں اس جنگل میں کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔“ خوشو بھاری نے قریب آکر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”اور اگر ہم نہ جائیں تو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”تمہیں ہر صورت میں جانا ہوگا کیونکہ یہ قبیلے کے بڑوں کا فیصلہ ہے اور اگر تم نے قبیلے کے بڑوں کا فیصلہ نہ مانا تو پھر روایت کے مطابق تمہیں جشن کے باوجود موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔“ خوشو بھاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے ہمارے خلاف یہ ساری کارروائی کرنے کے لئے خصوصی طور پر جشن کا چکر چلایا تھا۔ تم نے ایسا کیوں کیا حالانکہ تمہارے پاس جدید اسلحہ بھی موجود ہے۔ تم اس کے ذریعے اچانک ہم پر فائر بھی کھول سکتے تھے۔“ عمران نے کہا۔

جائے گا پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔“ عمران نے جواب دیا۔
”آپ کا ذہن واقعی کام کرتا ہے ماسٹر۔ آپ نے انہیں واقعی مجبور کر دیا ہے۔“ جو اٹھانے کہا۔

”میں نے کہا تھا کہ کوئی نہ کوئی راستہ بہر حال موجود ہوتا ہے اس لئے جدوجہد کبھی نہیں چھوٹی چلے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک ایک بار پھر کسی کے جھٹ پر چلنے کا آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جھٹ واقعی لکڑی کی تھی اس لئے اس پر چلنے کی آوازیں اندر سنائی دیتی تھیں۔

”میں راستہ کھول رہا ہوں۔“ خوشو بھاری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پھر سلبنے والی دیوار درمیان سے ٹکھٹ اس طرح غائب ہو گئی جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو۔ دوسری طرف اب کھلا علاقہ نظر آ رہا تھا۔

”آؤ۔“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس غائب شدہ حصے سے وہ سب جیسے ہی باہر نکلے ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور دیوار برابر ہو گئی۔

”یہاں تو باقاعدہ میکنزیم ہے۔ حیرت ہے۔“ مصدور نے کہا۔
”یہ جادوئی یا شیطانی میکنزیم ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک طرف سے خوشو بھاری آنا دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے سردار مانو اور اس کے چار نائب بھی تھے اور ان کے پیچھے بہاس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد نظر آئے تو عمران اور

روایت کے توڑنے سے بھی ہو سکتا ہے۔..... عمران نے اس بار اچھائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سردار ماٹو جہارے ساتھ جانے گا۔ میں نہیں جاؤں گا۔..... خوشو پجاری نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ہماری بے عرقی ہے کہ تم ہمیں سرحد تک نہ چھوڑو۔ تم نے خود ہمیں مہمان کہا ہوا ہے۔ چلو۔..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم بے حد چالاک اور عیار آدمی ہو۔ تم مجھے وہاں کیوں لے جانا چاہتے ہو۔..... خوشو پجاری نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اپنی شیطانی اور کالی طاقتوں کو بلا کر ان سے پوچھ لو۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کاش۔ یہ جشن کا مسند درمیان میں نہ ہوتا تو تم جس طرح خون سے ناپاک ہوئے تھے میں تمہاری روحوں پر قبضہ کر لیتا لیکن جشن کے دنوں میں روحوں کا عمل نہیں کیا جاسکتا۔ وہ صرف کاگوسی راتوں میں کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔..... خوشو پجاری نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس نے شاید اچانک یہ ارادہ کچھ سوچ کر کیا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو پٹنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ اطمینان سے خوشو پجاری کے پیچھے چل پڑا۔

"میں تمہیں اپنی طاقتوں سے شکست دینا چاہتا تھا تاکہ تمام علاقے پر میری طاقتوں کی دھاک بیٹھ جائے لیکن اب میں کچھ گیا ہوں کہ تم اچھائی چالاک اور عیار لوگ ہو۔ تم نے جس انداز میں موسخوے رہائی حاصل کی ہے اس کا میرے ذہن میں تصور تک نہ تھا اور اب چونکہ ہم جشن کا اعلان کر چکے ہیں اس لئے اب ہم اس کی پابندی کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ بڑوں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم ہمارے قبیلے سے چلے جاؤ۔ فوراً اور جلدی۔..... خوشو پجاری نے کہا۔

"کیا ہم جشن کے اختتام تک تمہارے مہمان نہیں رہ سکتے۔" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب نہیں۔..... خوشو پجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تمہیں ہمارے ساتھ سرحد تک چلنا ہو گا۔" عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ مجھے کیوں۔ میں تو نہیں جاسکتا۔..... خوشو پجاری نے چونک کر کہا۔

"تمہیں جانا ہو گا کیونکہ تم نے ہمیں باقاعدہ پلان بنا کر بلایا تھا اور مجھے افریقہ کی تمام قدیم روایات کا علم ہے۔ مہمانوں کو واپس چھوڑنے قبیلے کی سرحد تک پجاری یا سردار یا دونوں کو جانا پڑتا ہے اور یہ مہمانوں کی عزت کے مطابق ہوتا ہے اس لئے تمہیں ہمارے ساتھ جانا ہو گا ورنہ جو کچھ چالاک سادگیت سے ہونے والا تھا وہی کچھ اس

کہ اگر شوہر بیماری کا کسی طرح خاتمہ ہو جائے تو پھر وہ افریقہ کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر اور بیماری بن جائے گا اس لئے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے قبیلے کے مہمان قرار دے دیا اور ساتھ ہی ان کے رہنے کے لئے بڑی سی جھونپڑی بھی خالی کرادی اور اس وقت وہ اس جھونپڑی میں موجود تھے۔ وہ شوہر بیماری اور اس کے قبیلے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے یہ سوال کر دیا تھا۔

”شوہر بیماری کا خاتمہ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ کام تو انتہائی آسان ہے۔ اسے آسانی سے گولی سے اڑایا جا سکتا ہے۔ ہم واپس جا کر اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اسلحے سے نہیں۔ اس کی طاقتوں کا خاتمہ کر کے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کس طرح ہوں گی۔ وہ تو شیطانی طاقتیں ہیں“..... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں اسے چیلنج کرنے کا خیال ہے“..... صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ خیر وشر میں اس طرح مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ میں دراصل یہ چاہتا ہوں کہ اسے اس کے پورے قبیلے اور ارد گرد کے قبیلوں کے

”عمران صاحب میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ چاہتے کیا ہیں“..... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب اس وقت سکانا قبیلے کی بستی کی ایک بڑی سی جھونپڑی میں موجود تھے۔ شوہر بیماری نے انہیں اپنے قبیلے کی سرحد پر چھوڑ دیا تھا اور وہ جیسے ہی سکانا قبیلے کی سرحد میں داخل ہوئے وہاں قبیلے کے لوگ ہچکچ گئے اور وہ انہیں اپنے ساتھ بستی میں لے آئے۔ یہاں قبیلے کا بیماری کوئی اور سردار زاگو دونوں نے ان سے بات چیت کر کے وہاں کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ چونکہ جشن کے درمیان وہاں شوہر بیماری کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ واپس آگئے ہیں۔ جب نیا چاند ہو گا تو پھر وہ واپس جا کر اس شوہر بیماری کا خاتمہ کر دیں گے۔ کوئی بیماری اس بات پر خوش تھا کیونکہ اسے معلوم تھا

و ک رگر شوہ بھاری کا کسی طرح خاتمہ ہو جائے تو پھر وہ افریقہ کا سب
 w سے بڑا دج ڈاکٹر اور بھاری بن جائے گا اس لئے اس نے عمران اور
 w اس کے ساتھیوں کو اپنے قبیلے کے مہمان قرار دے دیا اور ساتھ ہی
 w ان کے رہنے کے لئے بڑی سی جھونپڑی بھی خالی کرادی اور اس وقت
 . وہ اس جھونپڑی میں موجود تھے۔ وہ شوہ بھاری اور اس کے قبیلے کے
 p بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن
 a ٹھیل نے یہ سوال کر دیا تھا۔
 k - شوہ بھاری کا خاتمہ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
 s دیا۔

o - یہ کام تو اچھائی آسان ہے۔ اسے آسانی سے گولی سے اڑایا جا
 c سکتا ہے۔ ہم واپس جا کر اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں کیپٹن ٹھیل
 i نے کہا۔
 e - اسلحے سے نہیں۔ اس کی طاقتوں کا خاتمہ کر کے عمران
 t نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 u - وہ کس طرح ہوں گی۔ وہ تو شیطانی طاقتیں ہیں کیپٹن
 ٹھیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

و - میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں اسے چیلنج کرنے
 . کا خیال ہے صفدر نے کہا۔
 c - نہیں۔ خیر وشر میں اس طرح مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ میں دراصل
 o یہ چاہتا ہوں کہ اسے اس کے پورے قبیلے اور ارد گرد کے قبیلوں کے
 m

- عمران صاحب میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر
 آپ چاہتے کیا ہیں اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن ٹھیل
 نے کہا۔ وہ سب اس وقت سکانا قبیلے کی بستی کی ایک بڑی سی
 جھونپڑی میں موجود تھے۔ شوہ بھاری نے انہیں اپنے قبیلے کی سرحد پر
 چھوڑ دیا تھا اور وہ جیسے ہی سکانا قبیلے کی سرحد میں داخل ہوئے وہاں
 قبیلے کے لوگ پہنچ گئے اور وہ انہیں اپنے ساتھ بستی میں لے آئے۔
 یہاں قبیلے کا بھاری کوئی اور سردار زاگو دونوں نے ان سے بات
 چیت کر کے وہاں کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن
 عمران نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ چونکہ جشن کے درمیان
 وہاں شوہ بھاری کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے وہ واپس آگئے
 ہیں۔ جب نیا چاند ہو گا تو پھر وہ واپس جا کر اس شوہ بھاری کا خاتمہ
 کر دیں گے۔ کوئی بھاری اس بات پر خوش تھا کیونکہ اسے معلوم تھا

انداز میں ہی انہیں سلام کیا۔

”میرا نام ٹاکو ہے۔ میں آپ کے لئے ایک پیغام لایا ہوں۔ کیا

میں بیٹھ جاؤں؟..... بوڑھے نے کہا۔

”ہاں۔ آؤ بیٹھو..... عمران نے کہا تو بوڑھا عمران کے قریب آ

کر بیٹھ گیا۔

”جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میرا نام ٹاکو ہے۔ میرا تعلق

بھی اسی قبیلے سے ہے اور میں نائب سردار رہا ہوں لیکن اب بوڑھا

ہونے کی وجہ سے میں نے سرداری چھوڑ دی ہے کیونکہ سرداری کے

لئے بڑے جانوروں کا شکار کیلنا پڑتا ہے جو ان دنوں میں نہیں کھیل

سکتا..... ٹاکو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ ہمیں کس کا پیغام دینا چاہتے ہیں اور کیا پیغام ہے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کا نام علی عمران ہے ناں..... ٹاکو نے عمران سے

مخاطب ہو کر کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے

کیونکہ پورا نام تو یہاں انہوں نے کسی کو بتایا ہی نہ تھا جبکہ یہ مقامی

آدمی اسے پورے نام سے پکار رہا تھا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے..... عمران نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

”مجھے آپ کا حلیہ بتایا گیا اور آپ کا نام بھی اس لئے میں نے

یہاں اندر آتے ہی آپ کو پہچان لیا تھا..... ٹاکو نے جواب دیا۔

بڑے سرداروں یا بھائیوں کے سامنے اس بات کا اعلان کرنے پر مجبور

کر دیا جائے کہ اس کی شیطانی اور کالی طاقتیں بے بس ہیں اور وہ ہمارا

کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ میرے خیال میں اس کی موت ہو گی۔“ عمران

نے کہا۔

”جبکہ وہ ہم پر کامیاب وار کر چکا ہے..... صفدر نے کہا۔

”ہاں اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے مقابلے کا آغاز کر دیا

ہے۔ اس پہلے حربے میں وہ ناکام ہو گیا ہے اور پورے قبیلے کے

سامنے اسے ہمیں سرحد تک چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ یہ اس کی

پہلی شکست ہے لیکن یہ آغاز ہے انجام نہیں ہے۔“ عمران نے

کہا۔

”تو آپ دوبارہ وہاں جائیں گے۔ میرے خیال میں نئے چاند کے

ہونے میں تو ابھی کافی دن باقی ہیں..... صفدر نے کہا۔

”ماسٹر آپ مجھے اور جوزف کو اجازت دیں۔ ہم دونوں جا کر اس

کی گردن توڑ دیتے ہیں..... اچانک جو اٹانے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں آنے کے بعد مسلسل کیا سوچتے

رہتے ہو۔ یہی سوچتے ہو کہ تم بے کار آئے ہو۔ تم سے کوئی کام نہیں

لیا جا رہا لیکن جہادی یہ سوچ غلط ہے۔ تمہیں بہر حال کام کرنا ہو گا

اور وہ وقت بہت جلد آجائے گا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا مقامی قبائلی اندر

داخل ہوا اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے اور بوڑھے نے مقامی

ناکو نے کہا۔

”وہ یہاں نہیں آ سکتے کیا“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی نہیں“..... ناکو نے جواب دیا۔

”کیوں۔ کیا وہ اس قبیلے کے کسی دشمن قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”جی نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے لیکن وہ چونکہ مسلمان ہیں اس لئے وہ ڈکالا میں داخل نہیں ہو سکتے ورنہ ان کا پورا قبیلہ خوشبو بجاری کے عتاب میں آ جائے گا اور یہاں لوگ استقامت سے نہیں ڈرتے جتنا خوشبو بجاری سے ڈرتے ہیں“..... ناکو نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ تو خوشبو بجاری کا قبیلہ نہیں ہے“..... عمران نے کہا۔

”آپ کو معلوم نہیں ہے جناب کہ خوشبو بجاری کی اس پورے علاقے میں کتنی دہشت ہے۔ خوشبو بجاری راجوں کا عامل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ استہانی خوفناک طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ چاہے تو پورے قبیلے کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ کر دے اور کئی بار وہ ایسا کر بھی چکا ہے“..... ناکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ بھی مسلمان ہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”ابھی نہیں ہوں۔ اگر خوشبو بجاری کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں تو کیا ڈکالا کے آدھے سے زیادہ قبیلے دیوی دیوتاؤں کو چھوڑ کر مسلمان ہو

۔ کمن نے بتایا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسادان میں رہنے والے ناسطور نے۔ وہ آپ کے ملک جا چکا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس کی آپ سے ملاقات بھی ہو چکی ہے“..... ناکو نے کہا تو عمران اور زیادہ حیران ہو گیا۔ اس کے ذہن میں ایسا کوئی آدمی نہ آ رہا تھا۔

”کہاں ملاقات ہوئی ہے اس کی مجھ سے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا کہنا ہے کہ پاکیشیا میں کوئی شاہ صاحب ہیں۔ ان کے مکان پر آپ سے ملاقات ہوئی تھی“..... ناکو نے کہا تو عمران کے ذہن میں یقین جھمکا سا ہوا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ جب پہلی بار وہ سید چراغ شاہ صاحب کے بلاسنے پر ان کے ہاں گیا تھا تو وہاں ایک افریقی موجود تھا اور اب اسے یاد آ گیا تھا کہ شاہ صاحب نے اس کا نام ناسطور ہی بتایا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ اسادان میں رہتے ہیں“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔ وہ اسادان میں رہتا ہے“..... ناکو نے جواب دیا۔

”انہوں نے کیا پیغام دیا ہے“..... عمران نے اس بار دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

”انہوں نے کہا ہے کہ آپ ان سے اسادان میں مل لیں۔ وہ خوشبو بجاری کے مسئلے میں آپ کو کچھ خاص باتیں بتانا چاہتے ہیں۔“

ہوں۔..... ناکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

W "ٹھیک ہے ہم ناسطور سے ضرور ملیں گے۔..... عمران نے کہا۔

W "تو پھر آپ تیار ہو جائیں میں سردار سے اجازت لے کر آتا

W ہوں۔" ناکو نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی

سے مڑ کر جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

P "یہ ناسطور کون ہے عمران صاحب۔..... ناکو کے جانے کے بعد

a صفدر نے پوچھا۔

k "تفصیلی تعارف تو نہیں ہے البتہ سید چراغ شاہ صاحب کے

S پاس یہ صاحب موجود تھے اور شاہ صاحب نے ان کا تعارف کرایا تھا۔

O بہر حال اب ناکو کے ذریعے جو پیغام آیا ہے گنتا ہے کہ یہ بہر حال

C مسلمان ہی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کوئی روحانی شخصیت ہوں۔

i عمران نے کہا۔

W "تو اب آپ اسادان جائیں گے۔..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

W "ہاں۔ ابھی نئے چاند میں کچھ دن باقی ہیں اور تب تک شو شو

پجاری جشن کی وجہ سے ہمارے مقابلے پر نہیں آ سکتا۔ دراصل بات

یہ ہے کہ میں اس ناسطور سے اس معاملے کو تفصیل سے ڈسکس کرنا

چاہتا ہوں کہ ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے اور کس انداز میں

کام کرنا چاہیے۔..... عمران نے کہا تو سب نے اقباب میں سر ہلا

دیئے۔

کچے ہوتے لیکن شو شو پجاری کی وجہ سے اس پورے علاقے میں کسی

کا مسلمان ہونا تو ایک طرف کوئی مقامی آدمی بطور مسلمان داخل

ہی نہیں ہو سکتا اس لئے ناسطور بھی اسادان میں ہی رہتا ہے۔" ناکو

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

W "اب کیا آپ کی باتیں شو شو پجاری کو معلوم نہیں ہو جائیں گی

اور کیا اسادان میں آپ جب ناسطور سے ملتے ہیں تو اسے علم نہیں ہو

جاتا۔..... عمران نے کہا۔

W "ہو جاتا ہو گا لیکن وہ اس وقت حرکت میں آتا ہے جب کوئی

مسلمان ہو جاتا ہے۔ ویسے نہیں۔ یہاں ایک قبیلہ ماموگا کے چند

افراد مسلمان ہو گئے تو شو شو پجاری نے انہیں ان کے بیوی بچوں

سمیت جلا کر راکھ کر دیا۔ ان کی جھونپڑیوں میں آگ بھڑک اٹھی اور

وہ سب جل کر راکھ ہو گئے۔ اسی طرح دوسرے قبیلوں کے ساتھ بھی

ہوا۔ اس لئے یہاں دیوی دیوتاؤں کے خلاف بات زبان سے نکلتے

ہوئے بھی لوگ سہم جاتے ہیں۔..... ناکو نے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

W "لیکن ہم تو اس کے قبیلے سے ہو کر واپس آئے ہیں۔ اس نے ہم

پر تو کوئی حملہ نہیں کیا حالانکہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔..... عمران

نے کہا۔

W "میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہر حال ناسطور کا پیغام میں نے آپ کو

دے دیا ہے اور اگر آپ وہاں جانا چاہیں تو میں آپ کے ساتھ جا سکتا

اس کے لہجے میں دردوں جیسی غراہٹ تھی۔

W "بٹھو چاگلو۔ تم بڑے شیطان کی خاص طاقت ہو اور میں نے

W تمہیں خاص طور پر بلایا ہے۔"..... خوشہ بھاری نے کہا۔

W "آگاہ پہلے چاگلو کو بھیٹ دے دو پھر چاگلو بات کرے گا۔" آنے

والے نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

P "ہاں۔ جاؤ جھونپڑی کے پیچھے بندھے ہوئے دو آدمی موجود ہیں ان

a کی بھیٹ لے لو اور پھر جلدی آؤ۔ میں نے تم سے انتہائی ضروری

k باتیں کرنی ہیں۔"..... خوشہ بھاری نے کہا۔

S "ابھی آیا آگاہ..... اس بار چاگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

O اور تیزی سے واپس مڑ کر جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد

O چاگلو دوبارہ اندر داخل ہوا تو اس کے منہ سے خون نپک رہا تھا۔ اس

C کے سینے کے بالوں پر بھی خون لگا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ بھی خون سے

ا بھرے ہوئے تھے لیکن اب اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے

اثرات نمایاں تھے۔

E "بہت شکریہ آگاہ۔ اب تم بتاؤ کہ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا

ہوں۔"..... چاگلو نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے انتہائی مسرت

بھرے لہجے میں کہا۔ بھیٹ لینے کے بعد اس کے لہجے میں موجود

ا کرشمی اور غراہٹ غائب ہو گئی تھی۔

m "تمہیں معلوم ہے کہ روشنی کی طاقتوں نے میرے خلاف ایشیائی

آدمی بھیجے ہیں۔ میں نے ان پر بھیٹ کا خون ڈال کر اور پھر ان پر کالی

گھنے جنگل میں موجود ایک جھونپڑی میں مشعل کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ جھونپڑی میں خوشہ بھاری اپنے مخصوص انداز میں آہستہ پائنی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ ہی منہ میں مسلسل کچھ پڑھ رہا تھا کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور انتہائی مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کے جسم پر دیکھ کی طرح بڑے بڑے سیاہ بال تھے۔ اس کا منہ کسی لومڑی تو تھیں جیسا تھا۔ آنکھیں جھونپی لیکن انتہائی تیز اور سرخ رنگ کی تھیں۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی جھونپڑی میں انتہائی ناگوار اور تیز پھیل گئی تو خوشہ بھاری نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور پھر اس آنے والے کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

"چاگلو حاضر ہے آگاہ۔"..... آنے والے نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

طاقتوں کا عمل کر کے انہیں بڑے شیطان کے کمرے میں قید کر دیا تھا لیکن پھر انہوں نے ایسا پکر چلایا کہ مجھے خود انہیں وہاں سے دہشت میں کی ہونے کی بجائے افسانہ ہو..... شو شو بھاری نے کہا۔
 "آٹا آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بلایا۔ آپ کی کوئی طاقت بھی اس

مجھے سب معلوم ہے آٹا اس لئے تفصیل بتانے کی ضرورت آدمی عمران پر استعمال نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے پاس روشنی کا نہیں ہے لیکن تم نے انہیں ہلاک کیوں نہ کر دیا۔ تم انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے..... چانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

جشن کی وجہ سے میرے ہاتھ بندھ گئے تھے اگر میں جشن کے دوران انہیں ہلاک کر دیتا تو دیوتا مجھ سے ناراض ہو جاتے اور نہ صرف مجھ سے بلکہ سارے قبیلے سے اور پھر ہم سب تباہ و برباد ہو جاتے۔ مجھے پورا یقین تھا کہ وہ سب وہاں لڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن وہ انتہائی چالاک اور مکار لوگ ہیں۔ انہوں نے ایسا طریقہ اختیار کیا جس کا مجھے تصور بھی نہ تھا اور اب جشن کی وجہ سے نئے چاند تک میں ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ نیا چاند آج رات کو نکل آئے گا لیکن میری بھج میں نہیں آ رہا کہ میں ان کا خاتمہ کیسے کروں کیونکہ میری طاقتوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان کے خلاف میری طاقتیں کام ہی نہیں کر سکتیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں اسلحے کی مدد سے ہلاک کر دوں لیکن پھر میں سوچتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا تو ڈکالابر میرا رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا اور سب قبیلے والے بھی نکمیں گے کہ میری طاقتیں ناکام رہیں ہیں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے اور تمہیں تمہاری مطلوبہ بھیشت دی ہے کہ تم بڑے شیطان کا دماغ ہو۔

آٹا آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بلایا۔ آپ کی کوئی طاقت بھی اس آدمی عمران پر استعمال نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے پاس روشنی کا نہیں ہے لیکن تم نے انہیں ہلاک کیوں نہ کر دیا۔ تم انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے..... چانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 جشن کی وجہ سے میرے ہاتھ بندھ گئے تھے اگر میں جشن کے دوران انہیں ہلاک کر دیتا تو دیوتا مجھ سے ناراض ہو جاتے اور نہ صرف مجھ سے بلکہ سارے قبیلے سے اور پھر ہم سب تباہ و برباد ہو جاتے۔ مجھے پورا یقین تھا کہ وہ سب وہاں لڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن وہ انتہائی چالاک اور مکار لوگ ہیں۔ انہوں نے ایسا طریقہ اختیار کیا جس کا مجھے تصور بھی نہ تھا اور اب جشن کی وجہ سے نئے چاند تک میں ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ نیا چاند آج رات کو نکل آئے گا لیکن میری بھج میں نہیں آ رہا کہ میں ان کا خاتمہ کیسے کروں کیونکہ میری طاقتوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان کے خلاف میری طاقتیں کام ہی نہیں کر سکتیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں اسلحے کی مدد سے ہلاک کر دوں لیکن پھر میں سوچتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا تو ڈکالابر میرا رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا اور سب قبیلے والے بھی نکمیں گے کہ میری طاقتیں ناکام رہیں ہیں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے اور تمہیں تمہاری مطلوبہ بھیشت دی ہے کہ تم بڑے شیطان کا دماغ ہو۔

ماطقتوں کا علم ہو جائے گا۔..... چانگو نے کہا۔

”تو پھر تم کیا کہتے ہو۔ مجھے کیا کرنا چاہیے۔“ خوشو بھاری نے کہا۔
 ”لیکن اس طرح تو اسے بھی مظلوم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ

اسے لپٹے ساتھیوں کو خود ہی ہلاک کر دے۔“ خوشو بھاری نے کہا۔
 ”آقا بڑی آسان سی ترکیب ہے۔..... چانگو نے کہا تو خوشو بھاری

بے اختیار چونک پڑا۔

”کون سی.....“ خوشو بھاری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”یہ تو اور بھی اچھا ہو گا۔ اس طرح جب ان کی رو میں مکمل طور

آپ کے قبضے میں آجائیں گی اور پھر آپ صرف اسے کیا ان کی مدد سے اس عمران کے پورے خاندان سے انتقام لے سکتے ہیں۔“ چانگو نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی بہترین اور کامیاب ترکیب ہے۔ یہ کام

ذری ہو نا چاہیے۔“ خوشو بھاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں ان دونوں کو اٹھا کر یہاں

لے آتا ہوں۔ آپ ان کی رو میں قبضے میں کر لیں پھر میں انہیں

اپنی جھوڑاؤں گا۔ اس کے بعد آپ اپنا کام کریں لیکن آقا کو شش

کریں کہ آخری لمحے تک انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ نے ان

دونوں کی رو میں پر قبضہ کر رکھا ہے ورنہ وہ ان رو میں کو آپ کے

قبضے سے نکلنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔“ چانگو نے کہا۔

”لیکن جب میں سب کو یہ رو میں دکھاؤں گا اور بتاؤں گا تو پھر

اس تک بھی یہ اطلاع پہنچ جائے گی۔“ خوشو بھاری نے کہا۔
 ”تو پھر آپ کو فی ایسا انتقام کریں کہ ان کی رو میں کسی طرح

”اوہ۔ اوہ۔ بہت خوب۔ تم واقعی بڑے شیطان کا دماغ ہو۔ لیکن

قبیلے والوں کو کیسے مظلوم ہو گا کہ یہ کام میں نے کیا ہے۔ وہ تو یہی

تھیں گے کہ اسے اس کے ساتھیوں نے ہلاک کر دیا ہے۔“ خوشو

بھاری نے کہا۔

”آقا۔ آپ ان دونوں کی رو میں کو تمام قبیلے والوں بلکہ تمام

قبیلوں کے سرداروں اور بھائیوں کو ہلا کر بیٹلے ہی دکھا دیں اور

انہیں بتا دیں کہ آپ نے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور آپ ان کے ذریعے

انہیں ہلاک کر ا دیں گے اور پھر ایسا کر دیں۔ اس طرح سب کو آپ

مشعل کی روشنی بکھٹ مدھم بڑ گئی۔ اس قدر مدھم کہ وہ سب ہیولے سے نظر آنے لگے لیکن شو شو بھاری اور چانگو دونوں کی نظریں جو زف اور جوانا پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ان دونوں کی ناک کے تختوں سے دھواں سا نکلا اور لکیر کی صورت میں ان کھوپڑیوں میں داخل ہو گیا۔ یہ کھوپڑیاں خود بخود فضا میں اٹھیں اور چند لمحوں بعد دوبارہ زمین پر ٹک گئیں اور اس کے ساتھ ہی مشعل کی روشنی بکھٹ پہلے کی طرح تیز ہو گئی تو شو شو بھاری نے بکھٹ عجیب و غریب الفاظ میں مسرت بھرے انداز میں نعرہ مارا اور پھر دونوں کھوپڑیوں کو اٹھا کر دیکھنے لگا۔ کھوپڑیاں یوں لگ رہی تھیں جیسے شفاف شیشے کی بنی ہوئی ہوں اور ان کے اندر جو زف اور جوانا دونوں سوئے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے باہر موجود جو زف اور جوانا کے ہم شکل چھوٹے چھوٹے پتلے ان کھوپڑیوں کے اندر وجود میں آگئے ہوں۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب یہ دونوں میرے قبضے میں ہیں اور اب میرا حکم مانتے پر مجبور ہوں گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“ شو شو بھاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آقا ابھی آپ انہیں حکم نہ دیں ورنہ یہ ان ایشیائیوں کو وہیں اسداوان میں پی ہلاک کر دیں گے۔ آپ انہیں اس وقت حکم دیں جب سارے قبیلوں کے بھاری اور سردار موجود ہوں۔“ اچانک چانگو نے کہا۔

”تو پھر میں اسے ہلاک نہ کر دوں۔“ شو شو بھاری نے کہا۔
”نہیں آقا۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو پھر اس کی روح پر وہ دھج ڈاکٹر قبضہ کر لیں گے اور اسے آپ کے خلاف استعمال کریں گے۔ وہ آپ سے اپنے شاگرد کا انتقام لیں گے اس لئے آپ ایسا نہ کریں ورنہ آپ دونوں طرف سے مشکل میں پھنس جائیں گے۔“ چانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اگر دھج ڈاکٹروں نے مداخلت کی تو پھر۔“ شو شو بھاری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آقا آپ کو تو معلوم ہے کہ اب یہ سارا علاقہ آپ کا ہے۔ کوئی دھج ڈاکٹر اس وقت تک یہاں مداخلت نہیں کر سکتا جب تک اسے آپ سے انتقام لینے کا موقع نہ مل جائے اور چونکہ یہ جو زف زندہ رہے گا صرف اس کی روح آپ کے قبضے میں ہوگی اس لئے وہ یہاں مداخلت نہ کر سکیں گے۔“ چانگو نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔“ شو شو بھاری نے کہا تو چانگو مسکرا دیا جبکہ شو شو بھاری نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سامنے پڑے ہوئے جو زف اور جوانا کے سینوں پر رکھ دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ پڑھتا رہا پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور انہیں ان دونوں کے منہ پر رکھ کر واپس اٹھائے اور پھر ان دونوں کھوپڑیوں پر رکھ دیئے۔ اس کے ساتھ ہی جھونپڑی میں چلنے والی

عمران سیر میں انتہائی دلچسپ اور رنگارنگ فریختش نابل

ویلاگو

حصہ دوم



کیا جوزف اور جوان نے شوش پجاری کے حکم پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔۔۔۔۔ کیا؟

وہ لکھ: جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے شوش پجاری کے معبد کو تباہ کرنے کا ارادہ کر دیا، ایسا اعلان جس کی تکمیل بالآخر ممکن تھی۔ کیوں۔۔۔۔۔

وہ لکھ: جب آخر کار عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگ کے خوفناک لہاؤ سے گزرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کیوں۔۔۔۔۔

وہ لکھ: جب شوش پجاری آگ کے اس خوفناک لہاؤ سے صحیح سلامت گزر جانے میں کامیاب ہو گیا، کیسے؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی آگ کے لہاؤ سے زندہ گزر سکے یا جیٹھ کے لئے جل کر راکھ ہو گئے۔

کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے اصل مشن میں کامیاب ہو سکے یا نہیں اپنی جانوں سے بھی ہاتھ دھوئے پڑے۔

ختم شد

شائع ہو گیا ہے

لیکھ: عمران سیر

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

اوه۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بروقت روک دیا ورنہ میں واقعی انہیں حکم دینے ہی والا تھا۔۔۔۔۔ شوش پجاری نے کہا۔

مجھے معلوم ہو گیا تھا آقا کہ آپ انہیں حکم دینا چاہتے ہیں۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو روکا ہے۔۔۔۔۔ چانگو نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب تم ان دونوں کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔ شوش پجاری نے کہا۔

میں مزید بھیشت کا حقدار ہو گیا ہوں آقا۔۔۔۔۔ چانگو نے خوشامد اندھے میں کہا۔

ابھی نہیں۔ جب میرے دشمن ہلاک ہو جائیں گے تو اس وقت۔ ابھی تم جاؤ۔۔۔۔۔ شوش پجاری نے کہا۔

جیسے آپ کا حکم آقا۔۔۔۔۔ چانگو نے کہا اور پھر اس نے جھک کر جوزف کو اٹھا کر ایک کاندھے پر ڈالا اور پھر جوانا کو اٹھا کر دوسرے

کاندھے پر اور تیزی سے مرکز جھونپڑی سے باہر نکل گیا تو شوش پجاری کے چہرے پر شیطانی ہجری مسکراہٹ رنگنے لگی۔

ہا۔ ہا۔ ہا۔ واقعی اب تماشہ ہو گا جب یہ روشنی کے مناسدے اپنے ہی ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔۔۔۔۔ شوش

پجاری نے ہڈیانی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کھوپڑیاں اٹھا کر تیزی سے جھونپڑی کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

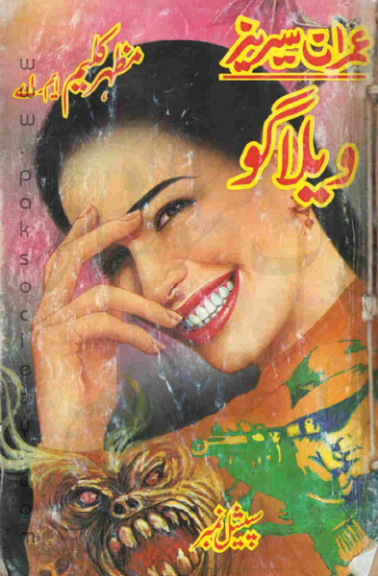
ختم شد

عزیز ترین

منظر کلیم احمد

ویلاگو

پیش از



زنی کرنا سورج کو موم بتی دکھانے کے مترادف ہے اللہ موجودہ ناولوں میں ایکشن کی کمی نظر آتی ہے۔ برائے کرم اس میں اضافہ کریں۔“

محترم پرنس محمد انیس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بے ساختہ قاری کی اصطلاح واقعی دلچسپ ہے یعنی آپ ساختہ قاری نہیں ہیں بلکہ بے ساختہ قاری ہیں اور شاید اسی لئے آپ نے محاورے میں یہ تبدیلی کر دی ہے کہ چراغ کی بجائے موم بتی کا استعمال کیا ہے۔ یہ واقعی آپ کی بے ساختگی کی واضح دلیل ہے۔ جہاں تک ایکشن کی کمی کا تعلق ہے تو بعض کہانیوں میں واقعی اس کی کمی نمایاں ہوتی ہے لیکن اگر آپ غور کریں تو ایسے ناول ایسی سچو نیشز اور موضوعات پر مبنی ہوتے ہیں جن میں ایکشن واقعی کم ہونا چاہئے اللہ جہاں ایکشن کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ایکشن موجود ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہ وہاں موجود قبائلی آدمی کو دیکھ کر پہچان گیا کہ یہ واقعی وہی آدمی ہے جس کا تعارف سید چراغ شاہ صاحب نے کرایا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گھوڑوں پر سوار ہو کر اسادان پہنچا تھا۔ نا کو ان کے ساتھ آیا تھا۔ گو اسادان پہنچتے ہی نا کو کی خواہش تھی کہ وہ سیدھے اس مکان پر جائیں جہاں ناسطور رہتا تھا لیکن گھوڑوں پر طویل اور مسلسل سفر کی وجہ سے وہ نہ صرف خامسے تھک گئے تھے بلکہ ان کے ہجرے بھی گرد آلود ہو گئے تھے اس لئے عمران نے پہلے کسی ہوٹل میں ٹھہرنے اور غسل وغیرہ کر کے تازہ دم ہو کر ناسطور سے ملنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سردار کا ایک آدمی ساتھ تھا تاکہ وہ گھوڑوں کو واپس لے جاسکے اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک اچھے ہوٹل میں پہنچ کر گھوڑوں سے اتر گیا اور سردار کا آدمی گھوڑے واپس لے گیا۔ نا کو ان کے ساتھ تھا۔

ورنہ وہ شیطان خوشو واقعی آپ کا عمر تاک حشر کر دیتا..... ناسطور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کو کیسے علم ہوا۔ کیا آپ بھی سید چراغ شاہ صاحب کی قبیل کے بزرگ ہیں.....“ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں عمران صاحب۔ شاہ صاحب تو بہت بڑے بزرگ ہیں۔ میں تو ان کے پیروں کی خاک بھی نہیں بن سکتا۔ مجھے تو ناگو نے اور وہاں سے آنے والے ایک آدمی نے ساری تفصیل بتائی ہے.....“ ناسطور نے جواب دیا۔

”بہر حال آپ کا یہاں سے پاکیشیا جانا اور سید چراغ شاہ صاحب سے ملنا تو یہی ظاہر کرتا ہے کہ بہر حال آپ کا تعلق بھی اسی لائن سے ہے.....“ عمران نے کہا۔

”جی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور اس کی دی ہوئی توفیق ہے کہ اس نے مجھ جیسے ناچیز آدمی پر اپنی بے پایاں رحمت کی ہے۔“ ناسطور نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ناسطور صاحب اب آپ کو تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس خوشو بچاری کے خلاف ہم کیا کارروائی کریں۔ اگر مقصد صرف اسے ہلاک کرنا ہو تو وہ تو ہم انتہائی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اگر مقصد اسے جادو میں شکست دینا ہے تو یہ کام ہمارے بس سے باہر ہے کیونکہ ہم نہ جادو جانتے ہیں اور

عمران نے اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ناگو کے لئے بھی ایک کمرہ بک کر لیا تھا اور پھر انہوں نے غسل کیا اور ہونٹل کے ڈائٹنگ ہال میں پہنچ کر انہوں نے کھانا کھایا اور چائے وغیرہ پی کر عمران نے جوزف اور جوانا کو تو وہیں رہنے کے لئے کہا اور اپنے ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل کو لے کر وہ ناگو کی رہنمائی میں ہونٹل سے نکل کر اس مکان پر پہنچ گیا جہاں ناسطور رہتا تھا اور اب اس مکان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی عمران ناسطور کو پہچان گیا تھا۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.....“ ناسطور نے اٹھ کر جواب دیا اور مسکراتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”میں معذرت خواہ ہوں علی عمران صاحب کہ میری وجہ سے آپ کو طویل سفر کرنا پڑا.....“ ناسطور نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ بڑے عرصے سے اسطویل سفر گھوڑوں پر طے نہ کیا تھا۔ آج یہ بھی ہو گیا اور ہم نے دنیا کے ان قدیم ترین جنگلات کی سیر بھی کر لی۔ جہازوں میں تو ایسا نہ ہو سکتا تھا.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ناسطور نے اس انداز میں اثبات میں سر ہلادیا جیسے اسے پہلے ہی سب کچھ معلوم ہو۔

”عمران صاحب آپ اس شیطان کے ہاتھ تو لگ گئے تھے لیکن جشن کی روایات اور آپ کی ذہانت دونوں نے مل کر آپ کو بچا لیا

نہ ہی اس کا توڑ..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "نعوذ باللہ۔ جادو کرنے والا تو کافر ہو جاتا ہے۔ آپ تو صاحب
 ایمان ہیں۔ آپ کیوں جادو کریں گے....." ناسطور نے کہا۔
 "تو پھر ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ میں تو سوچ سوچ کر پاگل
 ہو چکا ہوں....." عمران نے کہا تو ناسطور بے اختیار مسکرا دیا۔
 "سبھی بات کرنے کے لئے تو میں نے آپ کو یہاں آنے کی زحمت
 دی ہے۔ میں خود وہاں جا نہیں سکتا ورنہ میں آپ کو زحمت نہ دیتا۔
 جو مسئلہ آپ کو درپیش ہے وہی مسئلہ شو شو پجاری کو درپیش ہے۔
 وہ اپنی بے پناہ طاقتوں کے بادیو آپ پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا کیونکہ
 روشنی کے مقابل اندھیرا کچھ نہیں کر سکتا اور وہ آپ کا خاتمہ بھی کرنا
 چاہتا ہے اس لئے وہ اپنی شیطانی طاقتوں سے بار بار مشورہ کر رہا
 ہے....." ناسطور نے کہا۔

"لیکن اس نے تو ہم پر ہاتھ ڈال لیا تھا۔ ہمیں بے ہوش کر کے
 اس شیطانی کمرے میں پہنچا دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ جہن کا مسئلہ نہ
 ہوتا تو شاید ہمیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جاتا۔" عمران
 نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ وہ واقعی ایسا کرتا۔ آپ نے دراصل
 ناپاک خون کے چھینٹوں کی پرواہ نہ کی تھی اس لئے اسے آپ پر ہاتھ
 ڈالنے کا موقع مل گیا تھا....." ناسطور نے جواب دیا۔

"تو اب آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے....." عمران نے کہا۔

"عمران صاحب مجھے حیرت ہے کہ آپ یہ سب کچھ کہہ رہے ہیں
 حالانکہ سید چراغ شاہ صاحب کے بقول آپ کی ذہانت تمام شیطانی
 جادوؤں اور طاقتوں کا خاتمہ کر سکتی ہے اور پھر آپ کا اپنا ہی قول ہے
 کہ ذہانت اور اس کا بروقت استعمال دنیا کا سب سے بڑا جادو ہے۔
 شو شو پجاری شیطان کا بھاری ہے۔ اس کے پاس واقعی شیطانی طاقتیں
 ہیں لیکن وہ ذہانت میں آپ کے پاسنگ بھی نہیں ہے۔ وہ آپ کے
 خلاف اپنی پوری شیطانی قوت استعمال کرے گا لیکن آپ نے اس کا
 توڑ اپنی ذہانت اور کارکردگی سے کرنا ہے اور اس کے لئے آپ کا
 انتخاب کیا گیا ہے تاکہ اس پورے علاقے کو واضح طور پر معلوم ہو
 سکے کہ جادو اور شیطانی طاقتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں اور ایک
 آدمی صرف اپنی ذہانت اور کارکردگی سے انہیں واضح طور پر شکست
 دے سکتا ہے اس طرح ان شیطانی طاقتوں کا ان قبائلیوں پر صدیوں
 سے قائم کردہ ظلم خود بخود ٹوٹ جائے گا اور پھر یہاں حق کی روشنی
 آسانی اور تیزی سے پھیل سکے گی....." ناسطور نے کہا۔

"آپ کی یہ ساری باتیں درست ہیں لیکن مجھے آخر کچھ نہ کچھ تو کرنا
 ہی پڑے گا یا میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جا کر خاموشی سے بیٹھ
 جاؤں اور صرف اس شیطان کے حربوں کا توڑ کرتا رہوں....." عمران
 نے قدرے تھکائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ نے وہاں جادو وغیرہ نہیں کرنا اور نہ ہی
 روحانی طاقتوں کا استعمال کرنا ہے کیونکہ قبائلی روحانی طاقتوں کے

استعمال کو بھی جادو اور دیوتاؤں کی طاقتوں کے زمرے میں ڈال دیں گے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ان پجاریوں اور قبائلیوں کا سب سے بڑا مرکز ان کا معبد اور اس کے اندر موجود دیوتا کا بت ہے۔ اگر آپ اپنی ذہانت اور کارکردگی سے اس معبد کو تباہ کر دیں اور اس بت کو توڑ دیں تو یقیناً قبیلے کے لوگوں پر اس کا شبت اثر پڑے گا۔ آپ نے شو شو پجاری اور اس کے معبد کو دیکھ لیا ہے اس میں لکڑی کا بت موجود ہے اس لئے آپ قبیلے میں اعلان کر دیں کہ یہ معبد اور یہ بت سب بے بس اور لاچار ہیں اور ایک عام آدمی بھی انہیں تباہ کر سکتا ہے اور آپ ایسا کر دکھائیں گے تو یقیناً آپ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے..... ناسطور نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک اگنی تھی۔

”اوہ۔ واقعی آپ نے درست لائن آف ایکشن دی ہے۔ میں بھی ایسی ہی لائن آف ایکشن چاہتا تھا لیکن اس طرح سارا قبیلہ ہم پر نوٹ نہیں پڑے گا..... عمران نے کہا۔

”آپ اس اعلان کے ساتھ ساتھ شو شو پجاری کو بھی چیلنج کر دیں کہ اگر شو شو پجاری اور اس کی طاقتیں آپ کو روک سکتی ہیں تو روک لیں اس طرح ساری بات شو شو پجاری پر آجائے گی اور قبیلہ صرف متاشائی بن جائے گا کیونکہ انہیں سو فیصد یقین ہو گا کہ آپ ناکام رہیں گے اور شو شو پجاری کامیاب رہے گا..... ناسطور نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہ تو واقعی ہمارے لئے انتہائی آسان کام ہو گا کیونکہ

وہ لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اسے آگ لگائی جا سکتی ہے..... عمران نے کہا تو ناسطور بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ اسے آسان نہ سمجھیں عمران صاحب۔ یہ شیطان کا معبد ہے اس لئے اس کی حفاظت کے لئے شیطانی طاقتوں کے علاوہ بھی بہت کچھ کیا گیا ہو گا۔ یہ بت اور معبد جس لکڑی سے بنایا گیا ہے اس لکڑی کو آگ نہیں لگتی.....“ ناسطور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”شیطانی طاقتوں کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ ہمارے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے جس کا ایک حرف ہی پوری دنیا کی شیطانی طاقتوں کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم اسے تباہ کیسے کریں گے۔ کیا ہمیں کبھاریوں سے اسے کاٹنا پڑے گا..... عمران نے کہا۔

”آپ کبھاریوں کی بات کر رہے ہیں۔ آپ اس پر مشغینی آرے بھی استعمال کریں تو آپ اس پر غراش تک نہ ڈال سکیں گے۔ یہ خصوصی ساخت کی لکڑی ہے۔ عام لکڑی نہیں ہے۔ اس لکڑی کا نام بیرا ہے۔ یہ لکڑی بحر ہند کے ایک جہیزہ والا گوس میں پیدا ہوتی ہے۔ وسیع و عریض جنگل میں اس کے چند درخت ہوتے ہیں۔ بیرا لکڑی سے صرف افریقہ میں معبد اور دیوتاؤں کے بت بنائے جاتے ہیں۔“ ناسطور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آخر معبد بنانے اور بت بنانے کے لئے اسے کاٹا تو جاتا ہو گا۔ یہ درخت بھی کاٹے جاتے ہوں گے۔ وہ کیسے کٹتے ہیں..... عمران نے

کہا۔

”اس کے لئے طویل کام کرنا پڑتا ہے۔ پہلے ان درختوں پر ایک خاص قسم کی گوند لگائی جاتی ہے جسے فیانا کہا جاتا ہے اور یہ گوند انگوٹھا میں واقع درختوں سے نکالی جاتی ہے اور یہ انتہائی نایاب اور قیمتی ہوتی ہے۔ اس گوند کو ان درختوں پر کئی ماہ تک مسلسل لگایا جاتا ہے۔ پھر ان درختوں کی لکڑی نرم ہوتی ہے۔ پھر ان درختوں کو لوہے کے کھڑاڑے سے نہیں بلکہ افریقہ میں پائی جانے والی ایک خاص دھات جسے جہاں افریقہ میں کمایا کہا جاتا ہے لیکن آپ کے ہاں اسے چھماق کہا جاتا ہے، اس کمایا سے خصوصی ساخت کے کھڑاڑے بنائے جاتے ہیں اور ان کھڑاڑوں کی مدد سے اسے کاٹا جاتا ہے اور پھر کمایا کے مختلف اوزاروں کی مدد سے اس سے معبد اور بت وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ گوند اس پر سے مخصوص انداز میں اتاری جاتی ہے اور پھر یہ لکڑی اور بت ایک لحاظ سے ناقابل تسمیر ہو جاتے ہیں۔ آپ ان پر ہم مار دیں تب بھی ان کو خراش تک نہ پہنچے گی۔“ ناسطور نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرائے کیونکہ جو کچھ ناسطور نے بتایا تھا وہ واقعی حیرت انگیز تھا۔ انہیں پہلے اس کا علم ہی نہ تھا وہ اسے ہم لکڑی سمجھتے تھے لیکن اب جو کچھ ناسطور بتا رہا تھا اس لحاظ سے تو واقعی یہ سب کچھ بظاہر ناقابل تسمیر ہی تھا۔

”تو یہ واقعی ایک اچھا چیلنج ہو گا۔“ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو ناسطور بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہاں عمران صاحب۔ میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنے طور پر نہیں بتایا بلکہ مجھے باقاعدہ سید جراح شاہ صاحب کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ تک یہ لائحہ عمل پہنچا دوں۔“ ناسطور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔“ کیا آپ کا رابطہ رہتا ہے شاہ صاحب سے۔“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔“..... بس بار ناسطور نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا فون پر رابطہ ہوتا ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”اوہ نہیں۔ یہ روحانی رابطہ ہوتا ہے۔ فون پر نہیں۔“ ناسطور نے جواب دیا۔

”یہاں فون تو ہو گا۔ میں شاہ صاحب سے بات کر لوں۔ پہلے مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ اپنی رہائش گاہ پر نہیں ہیں جناب۔ وہ تبلیغی دورے پر ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو یہ سب کچھ بتا دوں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ لائحہ عمل کے لئے پریشان ہیں۔“..... ناسطور نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ ویسے وہاں ہم نے مشین گن بردار مسلح افراد کو بھی دیکھا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مسلح افراد کو سلمنے لے آئیں۔ ایسی

بار بڑھ کر سونیں اس طرح وہ ہر شیطانی حربے سے محفوظ رہیں گے اور صفدر اور کیپٹن شکیل سر ملاتے ہوئے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے جبکہ نا کو پہلے ہی اپنے کمرے میں سونے کے لئے جا چکا تھا۔

صورت میں تو پھر ہمیں بھی اسلحہ استعمال کرنا پڑے گا۔..... عمران نے کہا۔

”آپ چیٹلج کے دوران یہ شرط بھی طے کرالیں۔ پھر ایسا نہیں ہو گا۔..... ناسطور نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ کیا باقاعدہ شرائط طے ہوں گی۔..... عمران نے چونک کر کہا۔

”جی ہاں۔ آپ اب سکانا قبیلے میں جائیں گے تو اس قبیلے کے بھاری کوئی سے مل کر اس کے ذریعے باقاعدہ سلاگا قبیلے کو چیٹلج کر دیں۔ سبھاں مقامی طور پر اس چیٹلج یا مقابلے کو آستون کہا جاتا ہے۔ اس کی شرائط طے ہوتی ہیں۔ دونوں قبیلے، ان کے بھاری اور سردار اور قبیلے کے لوگ سب کے سامنے یہ شرائط طے کرتے ہیں اور باقاعدہ اس کی مدت مقرر ہوتی ہے جو زیادہ سے زیادہ سات دن ہوتی ہے۔..... ناسطور نے جواب دیا۔

”ہو نہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ آستون کے لفظ سے مجھے ساری بات سمجھ میں آگئی ہے۔ اب میں خود ہی سب کچھ کر لوں گا۔..... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ناسطور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر ناسطور سے اجازت لے کر وہ سب واپس اپنے ہوٹل پہنچ گئے۔ جوزف اور جوانا کے کمرے بند تھے اور رات بھی کافی ہو چکی تھی اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سے کہہ کر کہ گزشتہ تجربے کے پیش نظر وہ سونے سے پہلے باقاعدہ وضو کریں اور پھر آیت الکرسی تین تین

ماتا پڑے گا..... شو شو پجاری نے چپختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ فرش پر موجود پتلوں کی طرف جھٹکے تو وہ دونوں ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہونے لگ گئے اور پھر تیزی سے ہوا میں اڑ کر غائب ہو گئے تو شو شو پجاری کے چہرے پر اچھائی اطمینان و مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جو کچھ ہوا تھا اس کا مطلب تھا کہ انہوں نے شو شو پجاری کا حکم تسلیم کر لیا ہے اور اب ان دونوں کی روہیں اس کے قبضے میں آگئی تھیں۔ شو شو پجاری نے ایک بار پھر اونچی آواز میں کچھ بڑھا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ زور سے زمین پر مارے تو زمین سے سرخ رنگ کا دھواں باہر نکلا اور مجسم ہو کر ایک مقامی عورت کے روپ میں آگیا۔ اس عورت کا رنگ گہرا سرخ تھا اور اس نے سرخ رنگ کا قبائلی انداز کا لباس پہنا ہوا تھا۔

"کیری حاضر ہے آقا..... اس مقامی عورت کے منہ سے آواز نکلی۔ پھر بے حد مودبانہ تھا۔

"کیری۔ میں نے چانگو کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنے دشمنوں کے ان دونوں آدمیوں کی روحوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ تم بتاؤ کہ کیا یہ میرے حکم پر ان ایشیائی دشمنوں پر وار کریں گے یا نہیں..... شو شو پجاری نے کہا۔

"آقا یہ اس وقت تک تمہارے حکم پر عمل نہیں کریں گے جب تک تمہارے دشمن اس معبد کے اندر نہیں پہنچ جاتے..... کیری

شو شو پجاری دونوں کھوپڑیوں کو سامنے رکھے معبد کے اس بڑے کمرے میں موجود تھا جس میں دیوتا کا بت موجود تھا۔ وہ آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ ہوا میں عجیب سے انداز میں ہرا رہے تھے جبکہ ساتھ ساتھ وہ اونچی آواز میں نامانوس سے الفاظ کی گردان بھی کئے چلا رہا تھا البتہ اس کی نظریں سامنے رکھی ہوئی کھوپڑیوں پر جمی ہوئی تھیں جن میں جوزف اور جواتا کے پتلے نظر آ رہے تھے۔ پھر ان کھوپڑیوں میں سیاہ رنگ کا دھواں سا بھرتا نظر آنے لگا۔ چند لمحوں بعد یہ دھواں ان کھوپڑیوں سے باہر آ کر فضا میں چند لمحوں تک ہراتا رہا اور پھر وہ دھواں آگے بڑھا اور پجاری کے سامنے فرش پر پھیل کر مجسم ہو گیا۔ اب وہاں بھی جوزف اور جواتا کے پتلے نظر آ رہے تھے جبکہ کھوپڑیوں کے اندر موجود پتلے ویسے ہی موجود تھے۔

"تم دونوں میرے قبضے میں ہو اور اب جو حکم میں دوں گا تمہیں

"وہ دیوتا کو نہیں مانتے آقا۔ وہ روشنی کا مذہب رکھتے ہیں اور تم اور تمہاری طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اس لئے آقا تمہیں محتاط رہنا ہو گا۔" کیری نے کہا۔

"تو کیا وہ دیوتاؤں سے نکلے سکتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" شو شو بھاری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کیری کی بات پر قطعاً یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں آقا۔ وہ اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہیں۔ وہ دنیا کے انتہائی خطرناک لوگ سمجھے جاتے ہیں۔" کیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ان کے پاس بھی طاقتیں ہیں۔" شو شو بھاری نے چونک کر پوچھا۔

"ان کے پاس روشنی کی طاقت ہے جس کی وجہ سے ان پر آپ کی طاقتیں حملہ نہیں کر سکتیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس عقل کی طاقت بھی ہے اور تجربہ بھی اس لئے وہ دنیا بھر میں انتہائی خطرناک لوگ سمجھے جاتے ہیں۔" کیری نے جواب دیا۔

"ہونہر۔ عقل کی طاقت۔ تجربہ۔ ہونہر۔ یہ میرے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں لیکن اگر وہ آستون کریں گے تو کس پر۔" شو شو بھاری نے کہا۔

"آقا وہ معبد اور دیوتا کو تباہ کرنے پر آستون کریں گے۔" کیری نے کہا تو کمرہ شو شو بھاری کے حلق سے نکلنے والے حزیں اور بلند ہنسنے

نے جواب دیا۔
"کیا مطلب۔ کیوں۔" شو شو بھاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ ان دونوں کے دل و دماغ بلکہ روہیں بھی اپنے آقا عمران کی غلام ہیں۔ یہ اس سے شدید محبت کرتے ہیں اور اس کے حکم پر پہاڑوں سے بھی نکل سکتے ہیں اس لئے تمہارے جادو کا اثر پوری طرح ان پر نہیں ہو سکتا۔ ہاں جب یہ معبد کے اندر موجود ہوں اور ان کا آقا بھی اندر موجود ہو تب تمہارا جادو ان پر پوری طرح چھا جائے گا۔ اس وقت یہ تمہارا حکم ماننے پر مجبور ہوں گے لیکن آقا تمہیں ان کی روہوں پر قبضے کی پوری طرح حفاظت کرنا ہو گی کیونکہ یہ اپنی روہوں کو واپس حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے آقا تم ان دونوں کھوپڑیوں کو معبد کے صحنہ خاص میں رکھ دو اور تم نے کیری کو بلا کر اچھا کیا ہے آقا۔ کیری کو سب کچھ معلوم ہے اس لئے کیری تمہیں بتانا چاہتی ہے کہ تم، یہ معبد اور دیوتا تینوں خطرے میں ہیں۔ یہ ایشیائی معبد، دیوتا اور تمہیں تباہ کرنے کے لئے آستون کرنے والے ہیں۔" کیری نے کہا تو شو شو بھاری بے اختیار اچھل پڑا۔

"آستون۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دیوتا اور معبد کے لئے آستون کریں۔ دیوتا تو انہیں عبرتاک سزا دیں گے۔" شو شو بھاری نے کہا۔

سے گونج اٹھا۔

”ہا۔ہا۔ہا۔ مجب اور دیوتا کو تباہ کرنے۔ہا۔ہا۔ہا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجب اور دیوتا میرا کسے بنائے جاتے ہیں۔ پھر تم یہ بات کر رہی ہو..... شو شو بجاری نے ہنستے ہوئے کہا۔
”مجھے معلوم ہے آقا اور اسی لئے تو اطمینان ہے کہ وہ آستون میں لازماً شکست کھا جائیں گے“..... کیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہاں۔ ہر صورت میں۔ لیکن انہیں ہلاک کیسے کیا جائے گا۔ یہ بتاؤ“..... شو شو بجاری نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”آقا آپ آستون قبول کر لیں پھر جب یہ مجب میں داخل ہوں تو آپ ان کے ساتھیوں کو جن کی روحن آپ کے قبضے میں ہیں انہیں حکم دے دیں۔ وہ آسانی سے انہیں ہلاک کر دیں گے“..... کیری نے جواب دیا تو شو شو بجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ بہترین تجویز ہے۔ اوہ کیری۔ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ بہت خوب۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ اب میں ان کا خاتمہ کرا دوں گا۔ تم جاسکتی ہو کیری..... شو شو بجاری نے کہا تو وہ عورت دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہو گئی اور پھر زمین میں غائب ہو گئی۔ شو شو بجاری اٹھا اور اس نے سامنے پڑی ہوئی دونوں کھوپڑیاں اٹھائیں اور انہیں مھونٹ کرنے کے لئے ایک کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران لہجے ساتھیوں سمیت مسادان سے واپس سکنا قبیلے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹاکو نے ایک بار عمران کے لئے گھوڑوں کا انتظام کر دیا تھا۔

”عمران صاحب میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔“
اچانک صفدر نے گھوڑا عمران کے گھوڑے کے برابر لے آتے ہوئے کہا۔

”کیا ریس لگانے کا ارادہ ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہاں اس مجھے جنگل میں کیا ریس لگانی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ناسطور نے اس معبد کی نکلڑی کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد آپ آخر اسے کیسے تباہ کریں گے“..... صفدر نے کہا۔
”میری جوزف سے اس بارے میں تفصیلی بات ہوئی ہے۔“

جوزف نے مجھے بتایا ہے کہ اس لکڑی کو دیے تو کسی صورت بھی نہ
 کاٹا جا سکتا ہے اور نہ تباہ کیا جا سکتا ہے البتہ اس نے ایک پتے کی
 بات بتائی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ایک بار دو قبیلوں کے بھائیوں
 کے درمیان ایک دوسرے کے معبدوں کو ختم کرنے کا مقابلہ ہوا
 تھا اور پھر ایک بھاری نے دوسرے قبیلے کے معبد کو جلا کر راکھ کر دیا
 اور اس نے اس کے لئے اپنے قبیلے میں موجود چھتی ہوئی چٹانوں کو
 توڑ کر ان کا آمیزہ بنایا اور پھر انہیں مخالف معبد کے اندر ڈھیر کر دیا۔
 پھر اس نے وہاں بہت ساری مشعلیں جلاتیں تو جیسے آسمانی بجلی
 چمکتی ہے اس طرح بجلیاں چمکیں اور پورا معبد جل کر راکھ ہو گیا۔
 اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ سارا کام سلیکون سے کیا گیا۔
 وہ آمیزہ سلیکون کا تھا۔ اس پر جب روشنی ڈالی جاتی ہے تو آہستہ
 طاقتور بجلی کی رو پیدا ہوتی ہے اور وہ اس لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی
 ہے۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اس انداز میں اس معبد کو جلاتے کی منصوبہ بندی کر
 رہے ہیں لیکن کیا وہاں جنگل میں سلیکون مل جائے گا۔..... صفدر
 نے کہا۔

"اس قبیلے میں جہاں ہم جا رہے ہیں وہاں میں نے سلیکون کے
 ٹیلے دیکھے ہیں۔ یہ بالکل رست کے ٹیلوں کی طرح ہوتے ہیں۔"
 عمران نے کہا۔

ظاہر ہے کیونکہ سلیکون میں رست ہی غالب عنصر ہوتا ہے۔

صفدر نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیا آپ نے غور کیا ہے کہ جوزف اور جوانا
 دونوں کے چہرے پھر وہ سے ہو رہے ہیں اور وہ خلاف معمول بالکل
 خاموش ہیں۔..... اچانک کمپنیشن شکیل نے اپنا گھوڑا ان کے قریب
 لاسے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جوانا کی تو یہ حالت ہو سکتی ہے کیونکہ اسے اپنے لئے کوئی کام
 نظر نہیں آ رہا لیکن جوزف کے تو جنگل میں پہنچتے ہی سارے حواس
 جاگ پڑتے ہیں۔ وہ کس طرح پھر وہ ہو سکتا ہے۔..... عمران نے
 کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے گھوڑوں پر
 آتے ہوئے جوزف اور جوانا کی طرف دیکھا۔ وہ خاموش تھے اور واقعی
 ان کے چہروں پر عجیب سی اور پراسراری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

"جوزف۔..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس باس۔..... جوزف نے چونک کر جواب دیا۔

"یہاں میرے قریب آؤ۔..... عمران نے کہا تو جوزف گھوڑا
 بڑھاتا ہوا عمران کے قریب آ گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیا یہ جنگل تمہیں پسند نہیں ہے۔..... عمران
 نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ شام کی کھڑکیوں پر اڑنے والی سرخ چیل نے کالی
 دلدل کے کونے میں سفید پھولوں پر زرد انڈا دے دیا ہے۔ جوزف
 نے اس انداز میں کہا جیسے بچے کوئی رٹا ہوا سبق پڑھتے ہیں۔

چباتے ہوئے کہا۔

"غلاموں کو بغاوت سے پہلے ہلاک کر دیا جائے"..... جوزف نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر اور کمپین شکیل کی آنکھوں میں انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جو اب اس سے بچھے تھا اور وہ اسی طرح خاموش تھا جیسے اسے ان کی باتوں سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو۔

"اس کے علاوہ اور کوئی حل"..... عمران نے پتہ لگے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"کالے ہرن کا سینگ پیس کر غلاموں کو کھلایا جائے تو زردانڈا ٹوٹ جاتا ہے اور غلام آزاد ہو جاتے ہیں۔ ٹائٹانی وچ ڈاکٹر نے مجھے یہی بتایا تھا باس"..... جوزف نے جواب دیا۔

"ہو نہہ۔ ٹھیک ہے۔ بچھے جاؤ"..... عمران نے کہا اور جوزف نے گھوڑے کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر وہ ان سے بچھے آنے والے جوانا کے ساتھ مل کر آگے بڑھنے لگا۔

"یہ کس قسم کا مذاق ہے عمران صاحب"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مذاق نہیں ہے صفدر۔ کمپین شکیل کی ریڈنگ درست رہی ہے۔ جوزف اور جوانا دونوں کے ساتھ کوئی خاص حرکت کی گئی ہے اور اب انہیں کسی بھی وقت ہمارے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"واہ۔ بڑی ملٹی کھر مظر نگاری ہے۔ سرخ جیل، کالی دلدل، سفید پھول اور زردانڈا۔ واہ۔ پھر کیا نکلا اس انڈے سے۔ جوزف یا اس کا کوئی نیا وچ ڈاکٹر"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب سرخ جیل سفید پھولوں پر زردانڈا اڑے دے تو پھر غلام اپنے آقاؤں سے بغاوت کرنے پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں اور غلام آقاؤں کی گردن کاٹ کر انہیں بانسوں پر چرھا کر کالی دلدل میں کود جاتے ہیں"..... جوزف نے جھپٹے انداز میں کہا۔

"تو اس سے جہاری اور میری صحت پر کیا اثر پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس میں آپ کا غلام ہوں اور جب مجھے آپ کی گردن کاٹ کر بانس پر چرھائی پڑے گی تو پھر میں کیا کروں گا"..... جوزف نے جواب دیا تو صفدر اور کمپین شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے لیکن عمران کے چہرے پر لکھت انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"ہو نہہ۔ تو تم اب مجھ سے بغاوت کرنے کی سوچ رہے ہو"۔ عمران نے پھٹکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ سن کر صفدر اور کمپین شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ میں نے کہا ہے کہ غلام اس پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں"۔ جوزف نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"ہو نہہ۔ تو پھر اس کا علاج کیا ہے"..... عمران نے ہونٹ

”یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ جوزف کو آپ کے خلاف استعمال کیا جائے۔ نہیں اس بات کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا“..... صفدر نے کہا۔

”جوزف کی باتیں اس طرف اشارہ کر رہی ہیں“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ جب ہم ناسطور سے ملنے اس کے مکان پر گئے تھے تو ہماری عدم موجودگی میں جوزف اور جوانا کے ساتھ کچھ ہوا ہے کیونکہ دوسرے روز صبح سے ہی میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ دونوں چپلے جیسے نہیں رہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس شوشو پجاری نے ان دونوں پر اپنا کوئی خاص عمل کیا ہو“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ ہم تو آیت الکرسی پڑھ کر سوئے تھے“..... صفدر نے جواب دیا۔

”تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ واقعی ایسا ہوا ہے اور جوزف کا مطلب بھی یہی تھا کہ اس کے اور جوانا کے ساتھ کوئی خاص جادوئی عمل کیا گیا ہے اور اس کا علاج کالے ہرن کے سینک کا سفوف ہے“..... عمران نے کہا تو اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

”اب ہم نے جوزف اور جوانا سے محتاط رہنا ہے کیونکہ شوشو پجاری کسی بھی وقت کوئی بھی حرکت ان سے کر سکتا ہے لیکن میرا

مقصد صرف چوکنا رہنا ہے اور بس“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیے اور پھر وہ سب خاموشی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان تینوں کے چہروں پر اب اہتائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ جوزف اور جوانا کی بابت شک نے انہیں واقعی اہتائی مشکل میں ڈال دیا تھا۔

”کیا اس جھونپڑی میں ہونے والی بات حیت سے شو شو بھاری آگاہ تو نہیں سو جائے گا“..... عمران نے کہا۔

”وہ نہیں۔ یہ کوئی بھاری کی جھونپڑی ہے اور کوئی بھاری شو شو بھاری سے کسی صورت کم نہیں ہے۔ بس اس کی دہشت سب پر چھائی ہوئی ہے“..... کوئی بھاری نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کیا تم شو شو بھاری کی جگہ لینا چاہتے ہو“..... عمران نے فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کوئی بھاری بے اختیار اچھل پڑا۔

”ہاں۔ میں نے تمہاری مدد اسی لئے تو کی تھی لیکن۔“ کوئی بھاری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”فکر مت کرو۔ ہم اس وقت تک یہاں سے واپس نہیں جائیں گے جب تک اپنا مشن پورا نہ کر لیں اور ہمارا اصل مشن اس شو شو بھاری کو اس انداز میں شکست دینا ہے کہ ڈکالا کے سارے قبیلے سمجھ لیں کہ شو شو بھاری ایک انسان ہے جسے موت بھی آسکتی ہے اور جو شکست بھی کھا سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن تم اسے کیسے شکست دو گے۔ وہ ہمارے کس کا نہیں ہے“..... کوئی بھاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جیسے یہ بتاؤ کہ اگر ہمارے ساتھیوں میں سے کسی پر شو شو بھاری کوئی عمل کرے تو کیا تم اس عمل کو پہچان سکتے ہو“۔ عمران نے کہا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسادان سے واپس سکنا قبیلے میں پہنچ چکا تھا اور پھر سردار نے انہیں وہی جھونپڑی دوبارہ دے دی تھی جس میں پہلے وہ رہے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کو وہاں چھوڑ کر خود اکیلا جھونپڑی سے نکلا اور سکنا قبیلے کے بھاری کوئی کی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ جب عمران بھاری کوئی کی جھونپڑی کی پاس پہنچا تو اسی لمحے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور بھاری کوئی خود باہر آگیا۔

”میں تمہاری طرف ہی آ رہا تھا۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم واپس آگئے ہو لیکن اس وقت میں دیوتاؤں کے ایک خاص عمل میں مصروف تھا“..... کوئی بھاری نے عمران کو دیکھتے ہی کہا۔

”کیا ہم اکیلے میں چند باتیں کر سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ آؤ میری جھونپڑی میں آؤ“..... کوئی بھاری نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ہاں۔ کیوں۔۔۔۔۔ کوئی بچاری نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"تو اپنے کسی آدمی کو بلاؤ اور اسے کہو کہ وہ ہماری جھونپڑی میں موجود میرے دو ساتھیوں جو زف اور جونا کو یہاں بلا لائے اور تم انہیں دیکھ کر تجھے بتاؤ کہ کیا ان پر کوئی جادوئی عمل کیا گیا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان دونوں پر۔ لیکن پھر مجھے تمہاری جھونپڑی میں جانا ہو گا کیونکہ یہاں اگر ان پر عمل کیا گیا ہو گا تب بھی وہ باہر رہ جائے گا۔ یہ میری جھونپڑی ہے۔ کوئی بچاری کی جھونپڑی۔۔۔۔۔ کوئی بچاری نے کہا۔

"تو پھر آؤ میرے ساتھ۔ لیکن تم نے وہاں کوئی بات نہیں کرنی۔ بعد میں یہاں آکر مجھے بتانا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کوئی بچاری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس جھونپڑی سے باہر آنے اور اس جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگے جس میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جھونپڑی میں پہنچ گئے۔

"میں کوئی بچاری کو اس لئے ساتھ لیا ہوں کہ ہم آئندہ کے لئے عمل کے بارے میں ڈسکس کر سکیں۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"سردار عمران اگر تم شو شو بچاری کے بارے میں کوئی بات کرنا

چاہتے ہو تو پھر وہ بات یہاں نہیں ہو سکتی۔ ہمیں میری جھونپڑی میں جانا ہو گا ورنہ یہاں ہونے والی بات خود بخود اس تک پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔ کوئی بچاری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر میں خواہ خواہ تمہیں یہاں لے آیا ہوں۔ آؤ چلو تمہاری جھونپڑی میں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"تم نے کیا دیکھا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے راستے میں ہی کوئی بچاری سے پوچھا۔

"جھونپڑی میں بات ہو گی سردار۔۔۔۔۔ کوئی بچاری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سردار عمران۔ تمہارے دونوں ساتھیوں کی روحمیں شو شو بچاری نے اپنے قبضے میں کر رکھی ہیں اور وہ جس وقت چاہے ان سے اپنی مرضی کا کام کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ کوئی بچاری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"روحمیں قبضے میں کر رکھی ہیں۔ وہ کیسے۔ وہ تو اس کے پاس نہیں گئے۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے اپنی خاص طاقتوں کی مدد سے انہیں بڑے شہر سے اٹھوا لیا تھا اور پھر ان کی روحمیں قبضے میں کر کے انہیں واپس بھجوا دیا تھا تاکہ تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکے اور اب یہ دونوں آدمی اس کے غلام بن چکے ہیں اور جس وقت وہ چاہے ان کے ذریعے

تھیں اور چہارے دوسرے ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کرا سکتا ہے۔..... کوئی بجاری نہ کہا۔

لیکن اس نے اب تک تو ایسا نہیں کیا۔..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہ انتہائی سازشی ذہن کا آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے ذہن میں کوئی خاص منصوبہ ہو۔..... کوئی بجاری نہ کہا۔

”کیا اس کا کوئی توڑ ہے۔..... عمران نے کہا۔
 ”ہاں۔ صرف ایک ہی توڑ ہے کہ ان دونوں کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے۔..... بجاری کوئی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں۔ یہ کوئی حل نہیں ہے۔ وہ میرے ساتھی ہیں اور میں اپنے ساتھیوں کی ہلاکت تو ایک طرف ان کے جسم پر پڑ جانے والی ایک خراش بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا تم کالے ہرن کا سینگ منگوا سکتے ہو۔..... عمران نے کہا تو کوئی بجاری بے اختیار چونک پڑا۔

”کالے ہرن کا سینگ۔ کیا مطلب۔..... کوئی بجاری نے کہا۔
 ”کس کا مطلب۔ ہرن کا یا سینگ کا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مم۔ میرا مطلب ہے کہ تم نے اس کا کیا کرنا ہے۔..... کوئی بجاری نے کہا۔

”اس سے ان دونوں کا علاج کرنا ہے کیونکہ وہ ڈاکٹر ناناسی نے بتایا ہے کہ جب شکاری جھاڑیوں پر اڑنے والی سرخ چیل کالی دلدل کے کونے میں سفید پھولوں پر زرد انڈا دے دے تو اس کا تولا یہی ہوتا ہے کہ کالے ہرن کا سینگ پیس کر کھلا دیا جائے تو زرد انڈا ٹوٹ جاتا ہے۔..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کوئی بجاری کی آنکھیں حیرت سے چمٹ کر حقیقتاً کانوں سے جا لگی تھیں۔
 ”اوہ۔ اوہ۔ تم تو خود عظیم وہ ڈاکٹر ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کچھ جو صرف عظیم وہ ڈاکٹر کو معلوم ہوتا ہے تمہیں بھی معلوم ہے۔“
 کوئی بجاری نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔
 ”تم اب بتاؤ کہ کیا کالے ہرن کا سینگ مل سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔ سردار زاگو کالے ہرنوں کے سینگ اکٹھے کرنے کا بے حد شوقین ہے کیونکہ کالے ہرن کے سینگ سرداروں کی نشانی ہوتے ہیں۔..... کوئی بجاری نے کہا۔

”تو پھر اس سے ایک سینگ منگواؤ اور اسے پیس کر میری جمپوزی میں لے آؤ۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں۔..... کوئی بجاری نے کہا تو عمران سر ملاتا ہوا کوئی بجاری کی جمپوزی سے نکل کر اپنی جمپوزی کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا بات ہوئی ہے عمران صاحب۔..... صفدر نے بے چین سے

لجے میں کہا۔

"وہج ڈاکٹر ناناسی کا بتایا ہوا علاج ابھی ہو گا۔ پھر آگے بات ہو گی۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا یہ علاج کامیاب رہے گا۔" صفدر نے چونک کر کہا۔

"امید تو یہی ہے کیونکہ وہج ڈاکٹر بی ایس اے افریقی جادوؤں کا توڑ جانتے ہیں۔" عمران نے جواب دیا۔ جوزف اور جوانا دونوں جھونپڑی کی دیوار سے پشت لگائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب مجھے صورت حال کچھ پراسرار سی لگتی ہے۔" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ظاہر ہے ہم افریقہ کے قدیم ترین جنگلات میں ہیں اور جہاں رہنے والے قبیلے بھی اپنے قدیم ترین تمدن کے حامل ہیں اس لئے صورت حال تو پراسرار لگتی ہی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں اس پوائنٹ پر سوچتا ہوں کہ جوزف اور جوانا پر اگر شو شو بیماری نے کوئی خاص عمل کیا ہے تو پھر ان دونوں کو اب تک آپ کے یا ہمارے خلاف استعمال کیوں نہیں کیا گیا۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پھر کس نتیجے پر پہنچے ہو تم۔" عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ جو بھی عمل کیا گیا ہے اس کا

طاقتور اثر اس شو شو بیماری کے قبیلے کی حدود کے اندر ہی ہوتا ہو گا اس لئے اب وہ اس انتظار میں ہو گا کہ ہم اس کے قبیلے میں داخل ہوں تو وہ کوئی حرکت کرے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کوئی بیماری کے مطابق شو شو بیماری نے جوزف اور جوانا کی روجوں کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے اور یہ بات اس لئے ممکن ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے یہی کام سردار ورجہ کے ساتھ بھی کیا گیا تھا جس کا توڑ سید چراغ شاہ صاحب نے بغیر کالے ہرن کے سینک کے کر دیا تھا لیکن اب ظاہر ہے ہم تو ان جیسا درجہ نہیں رکھتے اس لئے ہمیں اسی انداز کا توڑ کرنا ہو گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی معاملات انتہائی خطرناک ہیں۔" صفدر نے کہا۔

"اگر کیپٹن شکیل اس طرف اشارہ نہ کرتا تو پھر واقعی معاملات بے حد خطرناک ثابت ہو سکتے تھے کیونکہ یہ بات میرے تصور میں بھی نہ آ سکتی تھی کہ جوزف اور جوانا کوئی ایسا کام کر سکتے ہیں لیکن اب ہم محتاط ہیں اس لئے اب وہ پہلے جیسا خطرہ بہر حال نہیں رہا۔" عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور کوئی بیماری اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سردار زکو تھا جس کے ہاتھ میں مٹی کا بنا ہوا برتن تھا۔

"کیا مل گیا ہے وہ سینک۔" عمران نے کہا۔

"ہاں سردار۔ میں لے آیا ہوں لیکن کوئی بیماری نے جو کچھ مجھے

بتایا ہے وہ انتہائی خطرناک ہے۔..... سردار زاگو نے ایک طرف کھڑے جوزف اور جوانا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کہاں ہے وہ سفوف؟....." عمران نے کہا تو سردار زاگو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا برتن عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اس برتن میں واقعی سیاہ رنگ کا سفوف موجود تھا۔

"جوزف؟....." عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہں باس؟....." جوزف نے چونک کر کہا۔

"یہ سفوف منہ میں ڈالو اور جوانا تم بھی ایسا ہی کرو۔" عمران نے کہا۔

"کیوں ماسٹر؟....." جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تاکہ زرد انڈا ٹوٹ جائے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ تم نے بہت اچھا کیا۔ اپنے غلام کو ہلاک ہونے سے بچا لیا۔....." جوزف نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران سے مٹی کا بنا ہوا برتن لے لیا۔ اس نے پہلے اسے ناک سے لگا کر سونگھا۔

"ہاں باس۔ یہ سیاہ ہرن کے سینگ کا سفوف ہے"..... جوزف نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چٹکی بھر کر سفوف منہ میں ڈال لیا اور پھر برتن جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"ماسٹر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کس قسم کا سفوف ہے؟" جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ حکم کی تعمیل کی جاتی ہے" وضاحتیں نہیں مانگی جاتیں۔..... عمران کا لہجہ یکثرت درشت ہو گیا تھا۔

"یہں ماسٹر؟....." جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے برتن میں موجود سفوف کی چٹکی بھری اور منہ میں ڈال لی اور پھر برتن واپس سردار زاگو کو دے کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب غور سے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کے سیاہ رنگ میں تیزی سے سرخی کی آمیزش ہوتی جا رہی تھی لیکن چند لمحوں بعد ان دونوں نے یکے بعد دیگرے جھٹکے کھائے اور پھر سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے۔

"اب کیا پوزیشن ہے جوزف اس زرد انڈے کی؟....." عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ زرد انڈا سیاہ دھول میں ڈوب چکا ہے اور اب وہ باہر نہیں آسکتا۔....." جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"جوزف کی اس بات کا کیا مطلب ہے عمران صاحب؟" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مطلب ہے کہ اس سفوف سے بھی کام نہیں ہو سکا۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات ابھرائے۔

”سردار عمران۔ میرے ساتھ آؤ جلدی“..... اچانک کوئی بچاری نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور تیزی سے جھوپڑی کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے قبیلے کا سردار زاگو بھی جھوپڑی سے باہر آ گیا۔

”تم لوگ نہیں روک گے“..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر خاموشی سے جھوپڑی سے باہر آ گیا۔

”کیا بات ہے۔ عمران نے بچاری کوئی سے پوچھا جو بڑا بے چین نظر آ رہا تھا۔

”میرے ساتھ میری جھوپڑی میں آؤ جلدی“..... کوئی بچاری نے کہا اور تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں اپنی جھوپڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران اور سردار زاگو بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ سردار عمران تمہارے ساتھیوں کی روحمیں ابھی تک تک شو شو بچاری کے قبضے میں ہیں۔ وچ ڈاکٹر ٹاناسی بھی اس کا توڑ نہیں کر سکا اور اب شو شو بچاری کو بھی اس بات کا علم ہو چکا ہو گا اس لئے وہ کسی بھی لمحے ان دونوں کے ذریعے تمہیں اور تمہارے دوسرے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتا ہے اس لئے میری بات مانو اور ان دونوں کو فوراً ہلاک کر دو“..... کوئی بچاری نے اپنی جھوپڑی میں داخل ہوتے ہی کہا۔

”آئندہ میرے ساتھیوں کے بارے میں دوبارہ ہلاکت کے الفاظ منہ سے نہ نکالنا۔ میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا ہے کہ میں اس کا تصور

بھی نہیں کر سکتا۔ تم بھی شو شو بچاری کی طرح ہو۔ کیا تمہارے پاس ایسی کوئی صلاحیت نہیں ہے کہ تم معلوم کر سکو کہ شو شو بچاری نے میرے ساتھیوں کے ساتھ کیا کیا ہے اور کیا سوچ رہا ہے“..... عمران نے کہا۔

”میں نے معلوم کر لیا ہے۔ شو شو بچاری نے تمہارے دونوں ساتھیوں کی روحوں کو قبضے میں کر کے سوروں کی پرانی کھوپڑیوں میں بند کر کے انہیں معبد میں دیوتا کے تدموں کے نیچے ایک کمرے میں رکھ دیا ہے جہاں سوائے شو شو بچاری کے اور کوئی آدمی تو کیا کوئی طاقت بھی داخل نہیں ہو سکتی اور جب تک ان کھوپڑیوں کو نہ توڑا جائے اس وقت تک تمہارے ساتھیوں کی روحمیں آزاد نہیں ہو سکتیں“..... کوئی بچاری نے کہا۔

”اوہ۔ اسی لئے جوزف کہہ رہا تھا کہ زردانڈا سیاہ دھول میں ڈوب چکا ہے“..... عمران نے کہا لیکن کوئی بچاری خاموش رہا۔

”سردار عمران تم آخر شو شو بچاری کے خلاف کیا کرو گے۔ میری بات سنو۔ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زیادہ عرصہ لپٹنے پاس نہیں رکھ سکتے کیونکہ جیسے ہی نیا چاند کچھ بڑا ہو گا شو شو بچاری کو ہمارے قبیلے پر حملہ کرنے کی کھلی چھٹی مل جائے گی اور اب تو اس نے تمہارے دو ساتھیوں کی روحوں پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔ اب تو تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور وہ کسی بھی وقت تمہارے ساتھیوں کی روحوں کو حکم دے کر نہ صرف تمہیں بلکہ ہمارے قبیلے کو بھی تباہ

کر سکتا ہے۔ اس کے قبضے میں آئی ہوئی روضیں تو انسانوں کو
خمر گوش کی طرح مار ڈالتی ہیں..... خاموش بیٹھے ہوئے سردار زاگو
نے اچانک انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔
"تو تم کیا چاہتے ہو کہ ہم یہاں سے چلے جائیں..... عمران نے
کہا۔

"یا تو تم شو شو کو شکست دے دو یا پھر یہاں سے چلے جاؤ۔" سردار
زاگو نے جواب دیا۔

"سردار عمران - شو شو بیماری کو شکست نہیں دے سکتا سردار
زاگو۔ یہ بات طے ہے اور اب جبکہ شو شو بیماری نے اس کے
ساقیوں کی روضیں بھی اپنے قبضے میں کر لی ہیں اب تو شو شو بیماری
کسی بھی وقت سردار عمران اور اس کے ساتھیوں کو صرف اشارہ کر
کے ہلاک کر سکتا ہے اس لئے اب آخری صورت بھی رہ گئی ہے کہ
سردار عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جائے..... کوئی بیماری
نے سردار زاگو کی کھل کر حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"میں شو شو بیماری سے آستون کرنا چاہتا ہوں..... عمران نے
کہا تو کوئی بیماری اور سردار زاگو دونوں اس طرح چونک کر عمران کو
دیکھنے لگے جیسے زندگی میں پہلی بار اسے دیکھ رہے ہوں۔

"آستون اور شو شو بیماری سے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو ایک لمحے
میں ہمیں ہلاک کر دے گا۔ اس سے آستون کون جیت سکتا ہے۔"
سردار زاگو نے کہا۔

"اگر میں آستون کروں تو مجھے اس کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہو
..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"سردار عمران۔ تم کس بات میں آستون کرنا چاہتے ہو۔ کوئی
بیماری نے کہا۔

"میں شو شو بیماری کے دیوتا اور اس کے معبد کو تباہ کروں گا۔
اسے جلا کر راکھ کر دوں گا..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ دیوتا اس سے پہلے ہمیں
ہلاک کر دیں گے..... کوئی بیماری نے کہا۔

"یہ سوچنا میرا کام ہے تمہارا نہیں۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ یہ آستون
تمہارے قبیلے میں رہ کر ہو سکتا ہے یا نہیں..... عمران نے سرد لہجے
میں کہا۔

"ہو تو سکتا ہے لیکن ہم دیوتاؤں کے خلاف تمہاری کوئی مدد نہیں
کر سکتے..... کوئی بیماری نے جواب دیا۔

"مجھے تم سے یا تمہارے ان دیوتاؤں سے کوئی مدد نہیں چاہئے
مجھے۔ تم سے اس لئے نہیں کہ تم بھی شیطانی طاقتوں کے بیماری
ہو۔ یہ اور بات ہے کہ شو شو بیماری اس معاملے میں حد سے بڑھ چکا
ہے جبکہ تم ابھی اپنی حد میں ہو اور دیوتاؤں سے اس لئے نہیں کہ وہ
سبے چارے دیوتا تو خود بے بس اور لاچار ہیں۔ انہیں تو خود تم
لوگوں نے بنایا ہوا ہے۔ وہ اپنی ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی تو اڑا نہیں
سکتے وہ کسی کی کیا مدد کریں گے۔ میں تو صرف اس شو شو بیماری سے

"صرف ایک روز اور ایک شام سے دوسری شام تک۔ چاند طلوع ہونے تک"..... کوئی بجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم یہ اعلان کر دو۔ مجھے یہ آستون منظور ہے لیکن ایک بات بتا دوں اس کے لئے شرائط طے کر لینا۔ اگر شو شو بجاری نے ہمارے مقابلے پر اسلحہ استعمال کیا تو پھر ہم بھی جواب میں اسلحہ استعمال کرنے میں آزاد ہوں گے"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن تم کس طرح کام کرو گے۔ تم معبد میں تو داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی اجنبی معبد میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے شو شو بجاری کی اجازت کے اور ظاہر ہے وہ اس کی اجازت نہیں دے گا۔ اس بار سردار زاگو نے کہا۔

"لیکن مجھے بہر حال کام تو کرنا ہے اس لئے مجھے اندر تو جانا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"بابان آستون میں یہ بات شو شو بجاری سے طے کرائی جاسکتی ہے"..... کوئی بجاری نے کہا۔

"ہاں"..... سردار زاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے کب اطلاع ملے گی کہ یہ بابان آستون طے ہو گیا ہے۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس میں دو روز لگ جائیں گے۔ پہلے میں جا کر شو شو بجاری سے بات کروں گا پھر سارے قبیلوں کے بجاریوں اور سرداروں کو بلایا

مقابلہ کر کے اس پورے علاقے کے رہنے والوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو سردار عمران۔ اگر تم واقعی شو شو بجاری سے آستون کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں بابان آستون کرنا ہو گا"..... کوئی بجاری نے کہا۔

"بابان آستون۔ وہ کیا ہوتا ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس آستون میں ڈکالا کے تمام قبیلوں کے سردار اور بجاری شامل ہوتے ہیں اور وہی آستون کا فیصلہ بھی کرتے ہیں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اکیلے یہ کام نہیں کر سکتے کیونکہ تم ہمارے دیر تاؤں کے خلاف باتیں کرتے ہو"..... کوئی بجاری نے کہا۔

"اس بابان آستون کا کیا طریقہ ہوتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور پھر جب چاند گول ہو جاتا ہے تو پھر آستون ہوتا ہے اور ہارنے والے کو سب کے سامنے زندہ جلادیا جاتا ہے"..... کوئی بجاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم یہ اعلان کر دو لیکن اس کے لئے شو شو بجاری کے قبیلے میں جا کر آستون کے لئے کام کرنے کے لئے کتنا موقع ملے گا"..... عمران نے پوچھا۔

جائے گا اور پھر آستون کا فیصلہ ہو گا۔..... کوئی بیماری نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا۔..... عمران نے کہا اور جھونپڑی سے باہر نکل کر وہ تیز قدم اٹھاتا واپس اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

شو شو بیماری اپنی جھونپڑی میں موجود تھا کہ اچانک جھونپڑی کی چھت کی طرف سے کسی کے اہتائی کرہہ انداز میں چھنے کی آواز سنائی دی اور شو شو بیماری نے بے اختیار چونک کر چھت کی طرف دیکھا اور پھر ایک ہاتھ اٹھا کر اس نے اس انداز میں ہوا میں جھٹکا جیسے کسی چیز کو اوپر سے نیچے لے آ رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی دھبہ کی آواز کے ساتھ ہی ایک کافی بڑی سی لیکن گہرے سیاہ رنگ کی چھپکلی اس کے سامنے فرش پر آگری۔ اس کے نیچے گرتے ہی اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو ایک عجیب سی مخلوق اس کے سامنے تھی۔ یہ مخلوق بندر نما تھی۔ اس کا چہرہ عورت جیسا تھا۔ اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اور بڑے بڑے سفید رنگ کے کئی دانت منہ سے باہر اس طرح نکلے ہوئے تھے جیسے گینڈے کے سینک ہوتے ہیں۔

”پشائی حاضر ہے آقا۔۔۔۔۔ اس بندر نما مخلوق کے منہ سے چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی عورت کسی انتہائی گہرے کنوئیں کی تہہ میں بول رہی ہو۔“

”کیا بات ہے۔ کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔ شو شو بچاری نے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

”آقا۔ تم نے اپنے جن دشمنوں کی روحوں سوروں کی کھوپڑیوں میں ڈال کر راگوں میں بند کر رکھی ہیں ان کے بارے میں اطلاع دینے آئی ہوں۔۔۔۔۔ اس عورت نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو شو شو بچاری بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیسی اطلاع۔۔۔۔۔ شو شو بچاری نے چونک کر پوچھا۔

”آقا۔ جہارے دشمنوں کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ تم نے اس کے دو ساتھیوں کی روحوں اپنے قبضے میں کر رکھی ہیں اور انہوں نے ان روحوں کو آزاد کرانے کے لئے وچ ڈاکٹر ٹاناسی کا بتایا ہوا حل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کالے ہرن کے سینگ کا سفوف اپنے ان دونوں ساتھیوں کو کھلادیا جن کی روحوں جہارے قبضے میں ہیں لیکن توڑ اس لئے نہ ہو سکا کہ تم نے ان دونوں کی روحوں کو سوروں کی کھوپڑیوں میں بند کر کے راگوں میں رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ پشائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر۔۔۔۔۔ شو شو بچاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آقا۔ اب وہ ان کھوپڑیوں کو راگوں سے نکال کر لے جانے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔ پشائی نے جواب دیا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ راگوں میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ انسان تو ایک طرف کوئی طاقت بھی داخل نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ شو شو بچاری نے جواب دیا۔

”جہارے دشمنوں کو علم ہے آقا لیکن اس کے باوجود اگر انہیں نہ روکا گیا تو وہ ایسا کر لیں گے۔۔۔۔۔ پشائی نے کہا۔

”کیا تم باہل ہو چکی ہو پشائی۔ جب کوئی راگوں میں داخل ہی نہیں ہو سکتا تو پھر کیسے وہ ایسا کر لیں گے۔۔۔۔۔ شو شو بچاری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”آقا وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ پشائی نے جواب دیا۔

”یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ بہر حال جہارے کہنے پر میں وہاں مسلح افراد کا پہرہ لگوا دیتا ہوں۔“

شو شو بچاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا۔ کچھ نہ کچھ کرو بلکہ اگر تم چاہو تو ان کے آنے سے پہلے ان کو ہلاک کر دو جن کی روحوں تم نے قبضے میں کر رکھی ہیں۔“

پشائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں ان کے ذریعے ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرانا چاہتا ہوں اور اس کا موقع جلد ہی آرہا ہے کیونکہ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ عمران نے کوئی بچاری کی مدد سے بابان آستون میرے ساتھ کرنے کا

اعلان کیا ہے۔..... شو شو بھاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ آقا پھر تم محتاط رہنا.....“ پٹاکی نے کہا۔

”آستون میرے خلاف نہیں ہے مجھ اور دیوتا کے خلاف ہے اس لئے لامحالہ یہ لوگ ناکام رہیں گے اور پھر انہیں زندہ جلا دیا جائے گا۔ اس طرح سارے قبیلوں کو معلوم ہو جائے گا کہ روشنی کی طاقتیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بہر حال تم جا سکتی ہو.....“ شو شو بھاری نے کہا تو اس بندر کے گرد دھواں سا پھیلنا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو اب وہاں سیاہ رنگ کی بڑی سی چھپکلی موجود تھی جو تیزی سے دوڑتی ہوئی جھوپڑی کی دیوار پر چڑھی اور پھر چھت پر جا کر غائب ہو گئی۔ شو شو بھاری نے تالی بجائی تو جھوپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہو کر شو شو بھاری کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

”سردار کو بلاؤ.....“ شو شو بھاری نے کہا تو وہ آدمی اسی طرح جھکے جھکے انداز میں مڑا اور جھوپڑی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد قبیلے کا سردار اندر داخل ہوا۔

”آؤ بیٹھو سردار.....“ شو شو بھاری نے کہا تو سردار خاموشی سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

”تمہیں بابان آستون کی اطلاع تو مل گئی ہو گی.....“ شو شو بھاری نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن شو شو تم نے اس آستون کو کیوں مانا ہے۔ کیا اب

مجھ اور دیوتا اس قدر کم حیثیت ہو گئے ہیں کہ اجنبی ان کی تباہی کا آستون کرتے پھریں.....“ سردار نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ وہ لازماً اس آستون میں شکست کھا جائیں گے.....“ شو شو بھاری نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن.....“ سردار نے کہا۔

”لیکن کیا۔ جب دکالا کے سارے قبیلوں کے سرداروں اور بھاریوں کے سامنے دشمن شکست کھا جائیں گے اور انہیں زندہ جلا دیا جائے گا تو کیا ہمارے قبیلے کا رعب سارے علاقے پر نہ پڑے گا اور سب ہمیں زیادہ بچے دینے والی عورتیں دینے پر مجبور نہ ہو جائیں گے.....“ شو شو بھاری نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات تو درست ہے.....“ سردار نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا کیونکہ زیادہ بچے دینے والی عورتیں ان قبائلیوں میں دنیا کی سب سے قیمتی عورتیں ہوتی تھیں کیونکہ زیادہ بچوں کا مطلب قبیلے کی طاقت میں اضافہ سمجھا جاتا تھا۔

”تو پھر تمہیں کیا اعتراض ہے.....“ شو شو بھاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب تو واقعی کوئی اعتراض نہیں ہے.....“ اس بار سردار نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب میری بات سنو۔ میری طاقت پٹاکی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دشمن راگو سے وہ دونوں کھوپڑیاں نکالنا چاہتے ہیں جن میں

”اوہ ہاں۔ واقعی یہ بہترین ترکیب ہے۔ تم واقعی دیوتا کے بچے
 بچاری ہو“..... سردار نے اہتائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”ہاں میرا نام شو شو بچاری ہے۔ یہ سلاک قبیلے کی خوش قسمتی ہے
 کہ میں ان کے قبیلے میں موجود ہوں“..... شو شو بچاری نے بڑے
 فخریہ لہجے میں کہا اور سردار نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر
 جمونپڑی سے باہر چلا گیا۔

دشمنوں کے دو ساتھیوں کی رو حیں بند ہیں۔ گو یہ ناممکن ہے لیکن
 دشمن بے حد چالاک ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان
 دشمنوں کو آستون سے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے۔ اس لئے تم اس
 کمرے اور معبد کے گرد مسلح افراد کو پہرے پر لگا دو۔ جو بھی اس کام
 کے لئے آئے وہ اسے گرفتار کر کے میرے سامنے پیش کریں۔“ شو شو
 بچاری نے کہا۔

”لیکن پھر آستون کا کیا ہوگا“..... سردار نے چونک کر پوچھا۔
 ”اسی لئے تو میں انہیں پکڑنے کی بات کر رہا ہوں تاکہ جب
 بابا ان آستون کے لئے سب اکٹھے ہوں تو اس وقت انہیں سب کے
 سامنے پیش کر کے سب کو بتایا جائے کہ شو شو بچاری کتنا طاقتور
 ہے“..... شو شو بچاری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کیا سارے قبیلے والوں کو نہ بتا دیا جائے کہ وہ
 جیسے ہی قبیلے میں داخل ہوں انہیں پکڑ لیا جائے“..... سردار نے
 کہا۔

”نہیں۔ انہیں معبد میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے
 پکڑا جانا چاہئے تاکہ انہیں عبرت کا سزا دی جائے۔ اس طرح ان کو
 پناہ دینے والا سکانا قبیلے کا بچاری کوئی اور سردار زاگو بھی ان کی
 حمایت کر سکیں گے بلکہ ان کو بھی سزا دی جائے گی اور ان کے
 قبیلے میں موجود تمام زیادہ بچے دینے والی عورتیں ہم تاوان میں طلب
 کر لیں گے“..... شو شو بچاری نے کہا تو سردار بے اختیار اچھل پڑا۔

میں صفر کے ساتھ وہاں جاؤں..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب آپ نے چونکہ مقابلے کا چیلنج دیا ہے اس لئے آپ کا وہاں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ آپ مجھے اور کیپٹن شکیل کو اجازت دیں ہم یہ کام کر لیں گے..... صفر نے کہا۔

”نہیں۔ تم دونوں ان کی زبان نہیں جانتے اور پھر تمہیں ان مجبوسوں کے سلسلے میں بھی معلومات نہیں ہیں اس لئے اگر تم دونوں اکیلے وہاں گئے تو تم پھنس جاؤ گے..... عمران نے کہا۔

”ماسٹر آپ مجھے اجازت دیں..... اچانک جوانا نے کہا۔

”میں نے کہا ہے کہ تم دونوں وہاں نہیں جاؤ گے..... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھیج لئے۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اس مشن کے لئے ہم سب کو جانا چاہئے کیونکہ جوزف اور جوانا اکیلے وہاں نہیں جاسکتے۔ میں اور صفر اکیلے وہاں نہیں جاسکتے اور اگر آپ سمیت ہم دونوں وہاں جائیں تو جوزف اور جوانا یہاں اکیلے رہ جائیں گے اور ان کی جو پوزیشن ہے ان کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہم سب کو جانا چاہئے..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”میں جوزف اور جوانا کو اس لئے نہیں بھیجتا چاہتا کہ وہ شو شو بجاری ان سے کام لے سکتا ہے۔ یہ اس وقت شو شو بجاری کے قبضے میں ہیں۔ ابھی تو یہ اس لئے حرکت میں نہیں آ رہے کہ وہ ان سے

”عمران صاحب۔ تو آپ کا خیال ہے کہ ان دونوں کھڑکیوں کو اس مجس کے کمرے سے باہر نکالا جائے اور انہیں توڑ دیا جائے۔“

صفر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران کوئی بجماری سے آستون کی بات کر کے واپس جھونپی میں پہنچا تھا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اب تک ہونے والی ساری بات چیت بتا دی تھی۔

”ہاں۔ جوزف اور جوانا دونوں کو اس شو شو بجاری سے آزادی دلانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے..... عمران نے جواب دیا۔

”باس۔ آپ مجھے حکم دیں میں اس شو شو بجاری کے سر پر شپائی جھاری باندھ دوں گا۔ پھر وہ لڑیاں رگڑ رگڑ کر سر جائے گا۔“ اچانک جوزف نے کہا۔

”نہیں۔ تم دونوں پر اس کا وار چل چکا ہے اس لئے تم دونوں وہاں نہیں جاؤ گے بلکہ تم دونوں یہیں رہو گے۔ میرا خیال ہے کہ

کام نہیں لے رہا۔..... عمران نے کہا۔

"باس۔ اگر ہم اپنے سروں پر کسائی باندھ لیں تو جب تک کسائی ہمارے سروں پر موجود رہے گی وہ شوشو پجاری بھی ہماری روجھ سے کام نہ لے سکے گا۔..... اچانک جوزف نے کہا۔

"کسائی کیا ہے؟..... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"ایک جھاڑی ہے سرخ پتوں والی اور وہ یہاں موجود ہے۔"
جوزف نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ پھر ہم سب اکٹھے جائیں گے۔ تم دونوں یہ جھاڑیاں باندھ لینا۔..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن ہمیں وہاں جانے کے لئے گائیڈ کی ضرورت تو ہو گی۔"
صفر نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چونکہ وہاں جا چکا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے۔ میں جو راستہ ایک بار دیکھ لوں پھر اسے نہیں بھولتا۔..... جوزف نے جواب دیا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ تم پہلے جا کر وہ جھاڑیاں تو توڑ لاؤ پھر کوئی اور بات ہو گی۔..... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے جمونپڑی کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ اس معبد کے گرد مسلح پہرے دار موجود ہوں اور ہمارے پاس تو اسلحہ نہیں ہے۔..... صفر نے

کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ان کے پاس تو ہو گا۔..... عمران نے کہا اور صفر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔
تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں سرخ پتوں والی جھاڑیاں تھیں اور اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کی بیلیوں کا ایک گچا بھی تھا۔

"کیا ان جھاڑیوں میں ایسی طاقت ہو سکتی ہے عمران صاحب کہ یہ اس شیطان بجاری کے جادو کو روک سکیں۔..... صفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف وہ کچھ جانتا ہے جو شاید یہ بجاری بھی نہ جانتا ہو گا اس لئے جو کچھ یہ کرتا ہے اسے کرنے دو۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جوزف نے پہلے اپنے سر پر ایک مخصوص انداز میں وہ جھاڑی رکھ کر اسے پیل کی مدد سے اس انداز میں باندھ لیا کہ وہ کسی صورت بھی نہ کھل سکے۔
اس کے بعد یہی عمل اس نے جو انا کے ساتھ دوہرایا۔ ان جھاڑیوں کی وجہ سے وہ دونوں عجیب سے نظر آ رہے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جھاڑیاں بندھتے ہی ان دونوں کے سنے ہوئے ہجرے نہ صرف ہشاش بشاش ہو گئے بلکہ ان کی آنکھوں میں بھی پہلے جیسی چمک آگئی تھی۔

"ماسٹر۔ یہ کیا ہے۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کسی

گہرے کنوئیں کی تہ سے باہر آ گیا ہوں..... جو انا نے حیرت بھرے بچے میں کہا۔

"باس۔ میں بھی اس شو شو بھاری کے قبضے سے آزاد ہو چکا ہوں..... جوزف نے بھی مسرت بھرے بچے میں کہا۔

"عمران صاحب اس معبد کے اس کمرے میں پہنچا کیسے جائے گا..... اچانک یکپشتن شکیل نے کہا۔

"جس طرح خفیہ کمرے میں پہنچا جاتا ہے..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے کہا ہے کہ کوئی بھاری کے مطابق شو شو بھاری کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا..... صفدر نے کہا۔

"یہ ان کی تو ہم پرستی ہے۔ تم دیکھنا ہم وہاں کیسے پہنچ جاتے ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہمیں ابھی روانہ ہونا ہوگا..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں صبح ہونے سے پہلے اپنا کام مکمل کر کے واپس آ جانا چاہتا ہوں..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

شو شو بھاری اپنی جھونپڑی میں پیر پھیلائے اطمینان سے لیٹا ہوا تھا۔ اسے یقین تھا کہ کھوپڑیاں چوری کرنے والے مسلح محافظوں کے ہاتھوں پکڑے جائیں گے اور پھر وہ انہیں عبرت ناک سزا بھی دے گا کہ اچانک باہر سرسراہٹ کی تیز آواز ابھری تو شو شو بھاری بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ یہ سرسراہٹ افریقہ کے قدیم ترین اور انتہائی طاقتور جادو جو انگ کی سب سے بڑی طاقت کے ساتھ مخصوص تھی۔ شو شو بھاری نے کئی بار جو انگ جادو حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسے حاصل کرنے میں ناکام رہا تھا اور اب وہ جو انگ کی خصوص سرسراہٹ خود اپنی جھونپڑی کے باہر سن رہا تھا۔ جھونپڑی میں مشعل روشن تھی اس لئے جھونپڑی میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسی لمحے جھونپڑی کے کھلے دروازے سے ایک خوفناک اڑدھا رنگٹا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ گہرے سیاہ رنگ کا اڑدھا تھا۔ اس کی آنکھیں زرد

تھیں۔ وہ اندر داخل ہو کر اپنے طویل جسم کو پلٹ کر پھنک کر بچھڑا تھا۔
 بیٹھ گیا۔

"شو شو بھاری۔ کیا تم چاہتے ہو کہ دیوتا خطرے میں پڑ جائیں۔"
 اچانک اس اڑدھے کے منہ سے پھنکارتی ہوئی سی انسانی آواز نکلی۔
 "نہیں"..... شو شو بھاری نے حیران ہو کر کہا۔

"تو پھر تم نے کیوں آستون منظور کر لیا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں
 ہو سکتا لیکن جو اننگ کو معلوم ہے کہ تمہارے دشمن معبد اور دیوتا
 دونوں کو تباہ و برباد کر دیں گے اور پھر تم نے صرف آستون بار جاؤ گے
 بلکہ تم اور تمہارا قبیلہ دونوں برباد ہو جاؤ گے"..... اس اڑدھے نے
 اسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جو اننگ کہ کوئی معبد اور دیوتا کو تباہ کر
 سکے"..... شو شو بھاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ جو اننگ جانتا ہے وہ تم نہیں جانتے اسی لئے تو جو اننگ
 بڑے شیطان کا درباری ہے۔ جو لوگ یہاں آئے ہیں وہ انتہائی
 خطرناک لوگ ہیں۔ یہ پہلے بھی بڑے شیطان کو کئی بار شکست دے
 چکے ہیں اور اب بھی ایسا ہی ہو گا اس لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا
 ہے"..... جو اننگ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں ان کے ساتھیوں کو حکم
 دے دوں کہ وہ فوراً انہیں ہلاک کر دیں"..... شو شو بھاری نے
 پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم نے ایک اچھا موقع ضائع کر دیا ہے شو شو۔ اب وہ اپنے
 سروں پر کساٹی جھاڑیاں باندھ چکے ہیں اور جب تک کساٹی جھاڑیاں
 ان کے سروں پر موجود ہیں تمہارے قبضے میں موجود ان کی روصیں
 حرکت میں نہیں آسکتیں اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ سکانا قبیلے سے
 یہاں آنے کے لئے روانہ بھی ہو چکے ہیں۔ وہ اب ان کھوڑوں کو
 حاصل کر کے توڑ دیں گے اس طرح وہ تمہارے جادو سے آزاد ہو
 جائیں گے"..... جو اننگ نے کہا۔

"لیکن وہ راگو کرے میں داخل تو ہو ہی نہیں سکتے"..... شو شو
 بھاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ داخل ہو جائیں گے۔ ان کے پاس روشنی کا ایسا مقدس کلام
 موجود ہے کہ شیطانی طاقتیں ان کا راستہ نہیں روک سکیں گی اور
 خفیہ کمروں کو کھولنا وہ جانتے ہیں"..... جو اننگ نے جواب دیا تو
 شو شو بھاری کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے تو مجھے آستون کا کہا ہے
 اور آستون بھی بابائے آستون۔ میں تو اس لئے خاموش تھا کہ آستون
 کے دوران جب وہ معبد میں داخل ہوں گے تو میں انہیں ان
 ساتھیوں کے ہاتھوں جن کی میں نے روصیں قبضے میں کر لی ہیں
 انہیں ہلاک کر دوں گا۔ اس طرح میں آستون جیت جاؤں گا اور
 بڑے شیطان کی طاقت کا بول بالا ہو جائے گا"..... شو شو بھاری نے
 انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

وہ تم نہیں چلتے۔ پہلی بات یہ بتا دوں کہ تم ابھی تک زندہ ہو وہ اس لئے کہ وہ تمہیں مارنا نہیں چاہتے۔ پہلے تمہیں شکست دینا چاہتے ہیں ورنہ ان کے پاس تمہیں ہلاک کرنے کے ایک ہزار ایک طریقے ہیں اور تمہاری طاقتیں مل کر بھی ان کے ہاتھوں تمہاری موت کو نہیں روک سکتیں۔ ویسے اگر تم شکست کھا گئے تب بھی تم زندہ نہ رہو گے اس لئے میں تمہیں آیا ہوں اور میں تمہیں خود نہیں آیا مجھے بڑے شیطان نے حکم دیا ہے کہ میں جاؤں کیونکہ خطرہ اب سروں پر آن پہنچا ہے۔..... جو انگ نے کہا۔

”تو پھر تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ کس طرح انہیں ہلاک کروں یا شکست دوں اور اب تو میں آستون بھی قبول کر چکا ہوں۔“ شو شو بھاری نے کہا۔

”سہی بات تو میں تمہیں بتانے آیا ہوں۔ تم تمہیں کی قدیم اور افریقی طاقتوں کے مالک ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ افریقی قدیم دور سے جو جادو استعمال ہو رہا ہے اسے کانگا جادو کہا جاتا ہے۔ کانگا جادو اندھیری راتوں کا جادو ہے۔ وہ روشنی کے مقابل نہیں ٹھہر سکتا جبکہ افریقہ سے دور ایک ایسے ریگستانی علاقے میں جہاں قدیم ترین دور سے روشنی کا دریا بہتا رہا ہے وہاں قدیم دور سے ایک ایسا جادو استعمال کیا جاتا ہے جسے بائبل جادو کہا جاتا ہے۔ گو یہ بائبل جادو بھی روشنی کے خلاف ہے لیکن اس میں یہ صفت ہے کہ روشنی کے نمائندوں پر بھی اس کے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔ گو اس کا توڑ

نہیں شو شو۔ تم غلطی پر ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ لوگ کس قدر ذہین اور تیز ہیں۔ روشنی کی طاقتوں نے انہیں یہاں ویسے ہی نہیں بھجوا یا۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ انہوں نے معبد اور دیوتا کی تباہی کی باقاعدہ منصوبہ بندی کر لی ہے۔ اس علاقے سے دور مہذب دنیا ایک ایسے جادو میں بہت آگے جا چکی ہے جسے وہ لوگ سانس کہتے ہیں اور انہوں نے معلوم کر لیا ہے کہ سکنا قبیلے میں موجود ٹیپلوں سے ملنے والی چٹانوں کو توڑ کر جب وہ تمہیں معبد میں پھیلا دیں گے اور پھر ان پر مشعلوں کی روشنی ڈالیں گے تو آسمان پر چمکنے والی خوفناک بجلی سے بھی زیادہ طاقتور بجلی پیدا ہوگی اور معبد اور دیوتا سب کچھ جل کر راکھ ہو جائے گا اور تم اور تمہارے دوسرے بھاری منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ اس وقت تم خود بتاؤ کہ ڈکالا میں بسنے والے قبائل کیا روشنی کے مذہب پر یقین نہیں لے آئیں گے۔ وہ اس وقت تمہاری بات مانیں گے یا ان کی..... جو انگ نے کہا تو شو شو بھاری کا منہ حیرت اور خوف سے بگڑ سا گیا۔

”یہ تم کہہ رہے ہو جو انگ۔ تم کہہ رہے ہو۔ تم۔ جو بڑے شیطان کے بڑے درباری ہو۔ تم کہہ رہے ہو کہ دیوتا اور معبد جل کر راکھ ہو جائیں گے۔..... شو شو بھاری نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں میں کہہ رہا ہوں کیونکہ جو کچھ بڑا شیطان اور میں جانتا ہوں

ہیں۔..... جو انگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں اتنی جلدی کیسے یہ جادو سیکھ سکتا ہوں۔..... شو شو پجاری نے کہا۔

"اسی لئے تو بڑے شیطان نے مجھے یہاں بھیجا ہے کہ میں تمہیں اس کی طرف سے بائلی جادو کے بڑے بڑے حربے سکھا دوں اور تم یہ حربے ان پر استعمال کرو کیونکہ اب بڑا شیطان بھی ان لوگوں کو فوری ہلاک کرانا چاہتا ہے۔..... جو انگ نے جواب دیا۔

"مجھے اس کے لئے کیا کرنا ہو گا۔..... شو شو پجاری نے خوش ہو کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال دو۔ میں بائلی جادو تمہارے اندر پہنچا دوں گا اور تم اس میں ماہر ہو جاؤ گے۔ جو انگ نے کہا تو شو شو پجاری نے اس کی پتکدار اور تیز آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اسے محسوس ہوا کہ جو انگ کی آنکھوں سے زرد رنگ کا دھواں لکیر کی صورت میں نکل کر اس کی آنکھوں میں داخل ہو رہا ہے اور پھر یہ دھواں نبھانے کتنی دیر تک اس کی آنکھوں کے رستے اس کے جسم میں تحلیل ہوتا رہا۔

"بس اتنا کافی ہے۔ اب تم نہ صرف کانگا جادو کے ماہر ہو چکے ہو بلکہ تم افریقہ کے پہلے آدمی ہو جو بائلی جادو میں بھی ماہر ہو چکے ہو۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم حالات کے مطابق بائلی جادو استعمال کرو یا کانگا۔ ویسے میرا مشورہ ہے کہ تم ان کے خلاف بائلی جادو

روشنی کے مقدس ترین کلام میں دیا جا چکا ہے لیکن یہ تو اس وقت کام کرتا ہے جبکہ اسے پڑھنے والا پاک صاف ہو۔ تم نے پہلے ان لوگوں پر بھینٹ کا خون ڈال کر ان کو ناپاک کیا تھا اور پھر انہیں شیطانی کمرے میں بند کر دیا تھا۔ اس وقت یہ چونکہ ناپاک تھے اور پھر وہ شیطان کے اس خاص کمرے میں تھے جہاں شیطان کی براہ راست طاقت موجود تھی اس لئے انہیں وہاں روشنی کا کلام تک یاد نہ رہا تھا لیکن انہوں نے اپنی عقلمندی سے تمہیں مجبور کر دیا کہ تم خود انہیں وہاں سے نکال دو اور چونکہ ایک بار وہ اس کمرے سے نکل جانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اس لئے اب اس کمرے میں موجود شیطانی طاقتیں بھی ان پر پہلے کی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتیں اس لئے اب تمہارے پاس آخری چارہ کار یہی ہے کہ تم بائلی جادو کا سب سے خوفناک حربہ سیکھ لو اور پھر یہ جادو ان پر استعمال کرو لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ جیسے ہی جادو ان پر اثر انداز ہو تم نے انہیں موقع نہیں دینا بلکہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔..... جو انگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بائلی جادو۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ شیطان کی کوئی نئی طاقت ہے۔..... شو شو پجاری نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ شیطان نے پوری دنیا میں ایسے ایسے جال اور پھندے پھیلانے ہوئے ہیں کہ تمہارے تصور میں بھی نہیں آسکتے اور یہ جال اور پھندے ہر علاقے کے حالات کے مطابق علیحدہ علیحدہ ہوتے

استعمال کرو اور پھر ان کے بے بس ہوتے ہی انہیں فوری طور پر ہلاک کر دو"..... جو انگ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ میں نے بابلی جادو کے نمونے دیکھ لئے ہیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب میں افریقہ کا سب سے بڑا جادوگر بن گیا ہوں۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تمہارا اور بڑے شیطان کا شکریہ جو انگ۔ اب میں ان دشمنوں کا ایسا عبرتناک حشر کروں گا کہ پورا افریقہ ان سے عبرت حاصل کرے گا"..... شو شو بھاری نے پلٹتے چھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو شو بھاری۔ ابھی انہیں معلوم نہیں ہے کہ تم بابلی جادو کے ماہر بن چکے ہو اس لئے وہ یہی سمجھیں گے کہ روشنی کے کلام کا حصار کر کے وہ تمہارے کانگا جادو کا توڑ کر لیں گے اس لئے تم خاموش رہو۔ پھر جیسے ہی ڈکالا کے تمام سردار اور بھاری اکٹھے ہوں تم اچانک ان پر بابلی جادو کر کے انہیں بے بس کر دینا اور پھر فوراً ان کا خاتمہ کر دینا"..... جو انگ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جو انگ۔ انہوں نے تو دیوتا اور معبد کی تباہی کے لئے آستون کیا ہے۔ میرے ساتھ مقابلے کا تو آستون نہیں کیا"..... شو شو بھاری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن بابا ان آستون مکمل تو نہیں ہوئے۔ پہلے ڈکالا کے تمام سردار اور بھاری اکٹھے ہوں گے پھر یہ سب ملے ہو گا تم وہاں کہہ سکتے ہو کہ تم ذاتی طور پر ان کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو اور پھر ایسا کر

گزرتا سب کے سامنے۔ اس طرح تمہاری فتح زیادہ شاندار ہو جائے گی"..... جو انگ نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن وہ کھوپڑیاں لینے آج آرہے ہیں پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"..... شو شو بھاری نے کہا۔

"تم انہیں کوشش کرنے دو۔ اگر وہ ناکام ہو جائیں تو ٹھیک ہے اور اگر کامیاب ہو جائیں تو بھی ٹھیک ہے۔ تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"..... جو انگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گا کیونکہ اب تم میرے استاد ہو"..... شو شو بھاری نے جھک کر اس کے سامنے اپنا سر رکھتے ہوئے کہا۔

"معبد میں جا کر دیوتا کے سامنے جھک جاؤ اور اس سے شیطانی عقل مانگو۔ اگر جادو کے ساتھ ساتھ تمہیں شیطانی عقل بھی مل گئی تو پھر تم ان دشمنوں سے تو کیا پوری دنیا میں کسی سے شکست نہ کھا سکو گے۔ اب میں جا رہا ہوں"..... جو انگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا سر نیچے جھکا یا۔ اس کا پلٹنا ہوا جسم کھلا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہرے سیاہ رنگ کا ڈھواں جھونپڑی سے باہر جا چکا تھا۔ کچھ دور تک سرسراٹھوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر خاموشی چھا گئی تو شو شو بھاری اٹھا اور جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب جلد از جلد معبد میں داخل ہو کر دیوتا کے سامنے جھک جانا چاہتا تھا تاکہ دیوتا اسے شیطانی عقل دے سکے۔

کر اس معبد کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک جوزف ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کے رکتے ہی عمران اور باقی ساتھی بھی رک گئے۔

”کیا ہوا؟“..... عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

”باس۔ کوئی آدمی معبد کی طرف جا رہا ہے۔ وہ بستی سے نکلا ہے۔“..... جوزف نے جواب دیا۔

”اوہ۔ کہیں وہ شو شو بجاری نہ ہو کیونکہ اس وقت بجاری ہی معبد میں جاسکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”آپ یہیں رکیں باس میں آگے جا کر دیکھتا ہوں“..... جوزف نے کہا۔

”سنو۔ اسے پکڑنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ یہاں سے بستی قریب ہے اور اس کی آواز بستی تک پہنچ گئی تو پوری بستی ہمارے سروں پر پہنچ جائے گی“..... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ درختوں کی اوٹ لپٹتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا جبکہ عمران اپنے باقی ساتھیوں سمیت وہیں رکا رہا۔ کچھ دیر بعد جوزف واپس آگیا۔

”باس میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ وہ شو شو بجاری ہی تھا اور وہ معبد میں داخل ہو گیا ہے اور باس میں نے سارے معبد کے گرد چکر لگا کر دیکھ لیا ہے معبد کے قریب مشین گنوں سے مسلح دو افراد چھپے ہوئے ہیں“..... جوزف نے واپس آ کر باقاعدہ رپورٹ دیتے

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سکانا قبیلے سے نکل کر سلاک قبیلے کی سرحد میں داخل ہو کر اس معبد کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہاں جنگل ویسے ہی گھٹنا تھا اور رات کے وقت تو وہاں ہر طرف گہرا اندھیرا چھا جاتا تھا لیکن اس گہرے اندھیرے میں بھی انہیں بہر حال اس لئے دکھائی دے رہا تھا کہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں۔ جوزف ان کی رہنمائی کر رہا تھا اور جوزف انہیں ایسے راستوں سے لے جا رہا تھا جن پر قبیلے کے لوگ آتے جاتے رہتے تھے اور شاید اسی وجہ سے ان راستوں پر بڑے درندے داخل نہیں ہوتے تھے۔ گو جنگل میں درندوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں لیکن بہر حال انہیں اب تک کسی درندے سے واسطہ نہیں پڑا تھا اور وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ سلاک قبیلے کی بستی تک پہنچ گئے اور وہ بستی کی سائیڈ سے ہو

ہوئے کہا۔

"کیا معبد کا دروازہ کھلا ہوا ہے یا بند ہے؟"..... عمران نے پوچھا۔

"کھلا ہوا ہے باس سبجاری نے اندر جاتے ہوئے اسے بند نہیں کیا"..... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا مسلح افراد سامنے کے رخ پر ہیں؟"..... عمران نے پوچھا۔

"یہ دونوں آدمی دونوں طرف اونچی گھاڑیوں کی اوٹ میں ہیں۔" جوزف نے جواب دیا۔

"جوانا تم جوزف کے ساتھ جاؤ۔ تم دونوں نے ان دونوں آدمیوں کو اس انداز میں گردنیں توڑ کر ہلاک کرنا ہے کہ ان کی آوازیں ان کے ساتھیوں تک نہ پہنچ سکیں"..... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ جوزف کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

"جوانا کو جنگل کا تجربہ نہیں ہے عمران صاحب"..... صفدر نے کہا۔

"نسلی تجربہ تو بہر حال ہو گا اس کی جبلت میں"..... عمران نے جواب دیا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر اس شو شو پجاری کو اس معبد کے اندر ہی گھیر لیا جائے تو میرے خیال میں کام زیادہ آسانی سے ہو جائے گا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اب ایسا ممکن نہیں رہا۔ اب ہم چیلنج کر چکے ہیں"..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے اچانک جوانا واپس آتا دکھائی دیا۔ وہ اکیلا تھا۔

"جوزف کہاں ہے؟"..... عمران نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"جوزف معبد میں چلا گیا ہے اور ان دونوں پھریداروں کو شمع کر دیا گیا ہے"..... جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ! کہیں وہ اس شو شو پجاری پر ہاتھ نہ ڈال دے۔ آؤ۔" عمران نے پریشان ہو کر کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے جبکہ جوانا ان سے آگے چل رہا تھا۔ پھر وہ معبد میں داخل ہو گئے اور عمران کے کہنے پر صفدر نے معبد کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ ابھی وہ معبد کے وسیع و عریض صحن کو کراس کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ معبد کی عمارت میں سے جوزف نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم نے شو شو پجاری پر تو ہاتھ نہیں ڈال دیا"..... عمران نے اس سے پوچھا۔

"میں نے اسے ہبے ہوش کر دیا ہے باس۔ وہ لکڑی کے دیوتا کے سامنے سجدے میں پڑا ہوا تھا۔ میں نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا ہے"..... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جوزف کی رہنمائی میں اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں شو شو پجاری موجود تھا۔ کمرے

”باس یہ شیطان کا بیماری ہے اس لئے اس کی طرف سے محتاط رہنا“..... جوزف نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو یہ اگر شیطان کا بیماری ہے تو میں شیطان کا دشمن ہوں اس لئے مجھ میں اور اس میں بہر حال کوئی نہ کوئی بات تو مشترک ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب مسکرا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے اس کمرے سے باہر نکل گئے تو عمران آگے بڑھا۔ اس نے شو شو بیماری کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے سجدہ لمحوں بعد شو شو بیماری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد شو شو بیماری نے کر لہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”اطمینان سے بیٹھ جاؤ شو شو بیماری“..... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو شو شو بیماری بے اختیار اچھل پڑا۔

”تم۔ تم۔ دشمن تم اور جہاں۔ یہ۔ یہ۔“..... شو شو بیماری کے منہ سے سوچے سمجھے بغیر الفاظ نکل رہے تھے۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت تھی۔

”یہ معبد ہے۔ چونکہ معبد جہارے نزدیک مقدس ہوتا ہے اس لئے جہاری شیطانی طاقتیں اس کے اندر داخل نہیں ہو سکتیں اور جس طرح تم بے ہوش بڑے ہوئے تھے اگر میں چاہتا تو ایک لمحے میں جہاری گردن توڑ دیتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ پہلے تم سے چند

میں مشعل کی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سامنے لکڑی کی دیوار کے ساتھ لکڑی کا بنا ہوا وحشی سانڈ کا مجسمہ نصب تھا جو ان کا دیوتا تھا اور اس کے پیروں کے سامنے شو شو بیماری نیڑے میزے انداز میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

”یہ کہانی سے کیسے بے ہوش ہو گیا۔ اس کی شیطانی طاقتوں نے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی“..... عمران نے شو شو بیماری کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس معبد مقدس جگہ ہوتی ہے سبہاں کوئی طاقت خود داخل نہیں ہو سکتی“..... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اودہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے پہلے وہ جہہ خانہ تلاش کرو جس میں سواری کھوڑیاں موجود ہیں۔ صفدر اور کمپٹن شکیل تم دونوں جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر یہ کام کرو گے میں اس دوران اس شو شو بیماری کو ہوش میں لا کر اس سے مذاکرات کرتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”کیسے مذاکرات باس“..... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

”ان کھوڑیوں میں جہاری روحمیں بند ہیں اور یہ شیطانی عمل ہے۔ ظاہر ہے کہ انہیں عام سے انداز میں تو توڑا نہ جاسکے گا اور جہاری روحمیں کو آزاد کرایا جاسکے گا اور یہ کام شو شو بیماری خود کرے گا“..... عمران نے کہا تو سب نے اذہات میں سر ہلادئے۔

ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"بالی جادو۔ کیا مطلب سہاں افریقہ میں تو کانگا اور جو جو دوہی جادو استعمال ہوتے ہیں۔ بالی تو افریقہ کا جادو نہیں ہے۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے یہ بات پہلے معلوم نہیں تھی لیکن بڑے شیطان اور دیوتا نے مجھ پر مہربانی کی ہے اور اس نے لپٹے خاص درباری جوانگ کو میرے پاس بھیجا ہے۔ اس نے مجھے بالی جادو دے دیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ بالی جادو کا اثر تم روشنی کے نمائندوں پر ہو جاتا ہے جبکہ کانگا جادو کا اثر تم لوگوں پر نہیں ہوتا اس لئے میں جہارے خلاف بالی جادو استعمال کروں۔" شو شو پجاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تم اب آستون میں ہم پر بالی جادو استعمال کرو گے۔ کیوں؟" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کروں گا اور تم سب کو عبرت کا موت ماروں گا۔" شو شو پجاری نے کہا۔

"بشرطیکہ تم اس وقت تک زندہ رہو تو۔" عمران نے یکتا لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" شو شو پجاری نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"اگر میں جہاری گردن پکڑ کر جہار اسراں جھوٹے دیوتا کے جیسے

باتیں کر لوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم معبد میں داخل کیسے ہو گئے۔ تم یہاں کیسے لگے۔ کیا باہر موجود پہرے داروں نے تمہیں نہیں روکا؟" شو شو پجاری نے پہلے سے زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان باتوں کو چھوڑ شو شو۔ تمہارے یہ قبائلی بے چارے اس قابل نہیں ہیں کہ ہمیں روک سکیں۔ ہماری ساری زندگی اسی طرح کے کاموں میں گزری ہے۔" عمران نے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو۔ تم یہاں کیوں آئے ہو؟" شو شو پجاری نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے میرے دو آدمیوں کی روحوں پر قبضہ کر کے آستون میں دھوکہ کیا ہے شو شو اور میں اس کی سزا تمہیں دینے آیا ہوں۔" عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ ہو گیا۔

"وہ۔ وہ تو آستون سے پہلے کی بات ہے۔ آستون تم نے اب کیا ہے؟" شو شو پجاری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے آستون کرتے ہوئے اس بات کا اعلان نہیں کیا تھا اس لئے کہ تم دھوکہ دینا چاہتے تھے۔" عمران نے خراتے ہوئے لہجے میں کہا تو شو شو پجاری بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم مجھ پر غرار ہے ہو۔ مجھ پر۔ شو شو پجاری پر جو اب دنیا کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر ہے جو اب کانگا کے ساتھ ساتھ بالی جادو کا بھی ماہر ہے۔ اس پر غرار ہے ہو۔" شو شو پجاری نے یکتا غصے سے چختے

نہیں لگتا..... عمران نے کہا۔

"ماسٹر یہ میرا ہم شکل پتلا اس کھنڈی میں رکھا ہے۔ یہ سب کیا چکر ہے؟..... جو انانے اجتہادی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا ہمزاد ہے جسے اس شو شو بھاری نے اپنے کسی عمل سے قید کر رکھا ہے اور اب جب یہ چاہتا اس کو حکم دے کر تمہیں ہمارے خلاف استعمال کر سکتا تھا..... عمران نے کہا۔

"باس اس بھاری کی یہ جرات کہ یہ میری سوچ پر قبضہ کرے۔" اچانک جوزف نے غصے سے چپچپے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھنڈی سلے کھڑے شو شو بھاری کے سر پر مار دی۔ اس کے ساتھ ہی کرہ شو شو بھاری کے حلق سے ٹپکنے والی جھج کے ساتھ ساتھ دھماکے کی آواز سے گونج اٹھا۔ شو شو بھاری ضرب کھا کر نیچے گرا لیکن عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ شو شو بھاری کے سر سے نگراتے ہی کھنڈی اس طرح ریزہ ریزہ ہو گئی جیسے وہ ریت کی بنی ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی ان ٹکڑوں میں سے دھواں سا نکل کر تیزی سے جوزف کی ناک سے نکل آیا اور دوسرے لمحے جوزف بے اختیار اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور دھواں اس کی ناک میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جوزف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز جھمک تھی۔

"باس۔ باس وہ زرد انڈا ٹوٹ گیا۔ وہ زرد انڈا ٹوٹ گیا۔" نہیں لگتا..... عمران نے کہا۔

پراموں تو جہاری کھنڈی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ پھر بتاؤ کہ کہاں جائے گا وہ جہارا باجلی جادو..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تم آستون کر چکے ہو۔ اب تم مجھے ہلاک نہیں کر سکتے..... شو شو بھاری نے کہا۔

"یہ آستون وغیرہ جہارے اس علاقے کا سلسلہ ہے۔ ہمارا نہیں اور ویسے بھی تم نے خود آستون کی خلاف ورزی کی ہے۔ تم نے اپنے مسلح آدمی اس معبد کے گرد تعینات کر رکھے ہیں تاکہ وہ ہمیں گولی مار دیں حالانکہ جہارے اپنے قول کے مطابق آستون کے بعد تم ہمیں ہلاک نہیں کر سکتے..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم..... شو شو بھاری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت اس لئے بے بس ہو رہا تھا کہ وہ معبد میں تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملے میں نہ کسی شیطانی طاقت کو بلا سکتا تھا اور نہ عمران کے خلاف کچھ کر سکتا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جوزف کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کھنڈی موجود تھی جو تینے کی طرح شفاف تھی اور اس کے اندر جوزف کا ہیکل پتلا صاف نظر آ رہا تھا۔ اس کے پیچھے جو انانہ اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں بھی ایسی ہی کھنڈی تھی۔ اس کھنڈی میں جو انانہ کا پتلا موجود تھا۔

"ارے یہ ناپاک جانور کی کھنڈیاں ہیں۔ اب تم نے مجھے ہاتھ

جوزف نے بے اختیار جھٹھے ہوئے کہا۔
 "تم بھی اپنا زرد انڈا توڑ دو جو اتنا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زرد انڈا۔ کیا مطلب..... جو انانے حیران ہو کر کہا۔
 "جس طرح جوزف نے کارروائی کی ہے تم بھی کرو..... عمران نے کہا تو جو اتنا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے شو شو پجاری کے سر پر اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھوپڑی مار دی اور پھر یہ کھوپڑی بھی پہلی کھوپڑی کی طرح ٹوٹ کر سبزہ سبزہ ہو گئی اور اس میں سے بھی سیاہ رنگ کا دھواں سا نکلا اور سیدھا جو اتنا کی ناک سے نکل آیا اور پھر جو اتنا بھی اسی طرح پشت کے بل زمین پر گر گیا جس طرح جوزف گرا تھا اور دھواں اس کی ناک میں داخل ہو کر غائب ہو گیا تو دوسرے لمحے جو اتنا بھی ٹکھٹا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
 "مم۔ مم۔ ماسٹر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے پہلے میرے اندر غلا پیدا ہو گیا تھا جو اب اچانک بھر گیا ہے..... جو اتنا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ عمل ختم ہو گیا ہے اور اب تمہاری مثالی روہیں واپس تمہارے اندر پہنچ چکی ہیں۔ اب تم یہ جھاڑیاں سروں سے اتار سکتے ہو..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اس شو شو پجاری کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس وقت موقع ہے..... اچانک صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ پھر ہمارا مشن ناکام ہو جائے گا۔ ہم نے اسے ابھی ہوش دلانا ہے اور پھر سب کے سامنے اس کو بے بس کرنا ہے۔ ہمارا مہیاں آنے کا مقصد صرف جوزف اور جو اتنا پر اس شیطانی عمل کا خاتمہ کرنا تھا وہ ہو گیا۔ آؤ اب چلیں۔ لیکن جوزف اور جو اتنا تم دونوں نے ہم میں سے کسی کو ہاتھ نہیں لگانا۔ جب تک تم راستے میں کسی چٹھے پر نہا نہ لو کیونکہ تم نے ناپاک جانور کی کھوپڑیاں ہاتھوں میں پکڑ رکھی تھیں..... عمران نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تیزی سے مڑے اور اس کمرے سے نکل کر معبد کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

طرح مانوس تھے اس لئے شو شو پجاری نے صرف اس کا رخ مطلوبہ سمت میں کیا تھا۔ اس کے بعد سدھایا ہوا گھوڑا خود بخود اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگ گیا تھا۔ شو شو پجاری کا ایک استاد تو دگوبا تھا جسے اس نے خود پجاری بن کر بستی سے نکال دیا تھا اور وہ بڑے شہر سے دور ایک چھوٹے سے علاقے میں رہتا تھا اور جس سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت مل چکا تھا لیکن اس کا ایک اور استاد بھی تھا جو انتہائی سازشی ذہن کا آدمی تھا اور اس نے ہی شو شو پجاری کو اپنے استاد کو بستی سے نکال کر خود پجاری بننے کی ہمت دلائی تھی۔ اس کا نام لوساکا تھا۔ یہ کسی قبیلے کا پجاری نہیں تھا بلکہ شیطان کا خاص پجاری تھا اور علیحدہ جنگل میں رہتا تھا لیکن ڈکالا علاقے کے تمام پجاری اس کو اپنا استاد مانتے تھے اس لئے اسے مہا پجاری کہا جاتا تھا اور ہر میلے میں اس کی شرکت ضروری سمجھی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ لوساکا شیطان کا اوتار ہے۔ شو شو پجاری اس وقت لوساکا کے پاس ہی جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جس طرح معبد میں داخل ہوئے اور انہوں نے مخصوص کمرے سے راجوں والی کھڑیاں نکال کر انہیں شو شو پجاری کے سر پر مار کر توڑا اور اپنی اپنی راجوں کو آزاد کرالیا اور شو شو پجاری ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا تھا اس ساری کارروائی نے شو شو پجاری کو انتہائی خوفزدہ کر دیا تھا حالانکہ اس سے پہلے جب جو انگ اڑھسے نے اسے بائلی جادو سکھایا تھا اس وقت شو شو پجاری یہی سمجھ رہا تھا کہ اب پوری دنیا میں اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے گا لیکن معبد میں

شو شو پجاری سیاہ رنگ کے گھوڑے پر سوار انتہائی تیز رفتاری سے گھٹنے جنگل میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے معبد سے واپس جانے کے بعد وہ معبد سے نکلا اور سیدھا اپنی جمونڈی میں آنے کی بجائے وہ بستی کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں سرداروں کے لئے خصوصی گھوڑے موجود رہتے تھے۔ وہاں پہرے دار بھی موجود تھے لیکن ظاہر ہے وہ شو شو پجاری کو تو نہ روک سکتے تھے۔ شو شو پجاری نے اصطبل کا سب سے طاقتور اور تیز رفتار گھوڑا کھولا اور پھر اس پر سوار ہو کر اس نے پہرے داروں سے صرف اتنا کہا کہ سردار کو بتا دیا جائے کہ وہ اپنے استاد کے پاس جا رہا ہے اور کل کسی بھی وقت واپس آجائے گا اور اس کے بعد اس نے انتہائی تیز رفتاری سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے جنگل میں سفر کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ گھوڑے جنگل اور اس کے مخصوص راستوں سے پوری

عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس انداز میں کارروائی کی تھی اس سے اس کا یہ زعم ٹوٹ گیا تھا۔ سچا سچ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ مہا بھاری لوساکا کے پاس جا کر ان سے مشورہ کرے۔ اسے یقین تھا کہ مہا بھاری لوساکا اسے دشمنوں سے بھٹنے کا یقیناً ایسا طریقہ بتائے گا جس سے وہ آسانی سے انہیں ہلاک کر سکے گا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے تیز رفتار سفر کے بعد وہ اس علاقے میں پہنچ گیا جہاں مہا بھاری رہتا تھا۔ یہاں اس کی بڑی سی جمو نیزی تھی جس کے گرد اس کے محافظوں کی جمو نیزیاں تھیں اور مہا بھاری نے اپنے علاقے کے گرد ایک دائرہ کھینچ رکھا تھا جس میں اس کی اجازت کے بغیر اگر کوئی داخل ہوتا تو وہ مہا بھاری کی طاقت سے خود بخود جل کر راکھ ہو جاتا تھا۔ اس دائرہ میں ایک جگہ دو لکڑیاں گاڑ کر باقاعدہ دروازہ بنایا گیا تھا۔ آنے والا یہاں رک کر مہا بھاری سے آنے کی اجازت طلب کرتا تھا اور پھر اجازت ملنے پر وہ آدمی اندر جا سکتا تھا لیکن جب شو شو بھاری اس دروازے پر پہنچتا تو وہاں مہا بھاری کا خاص خادم کو شو پہلے سے موجود تھا۔

”آؤ شو شو۔ جلدی آؤ مہا بھاری تمہارا انتظار کر رہا ہے۔“ خاص خادم نے اس کے دروازے پر پہنچتے ہی آگے بڑھ کر کہا تو شو شو بھاری سر ہلاتا ہوا گھوڑے سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے سے اندر داخل ہو کر مہا بھاری کی جمو نیزی کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ جمو نیزی میں داخل ہوا تو وہاں تین مشعلیں جل رہی تھیں اور بوڑھا

مہا بھاری دونوں ہاتھوں میں کسی جانور کی ہڈیاں پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ مخصوص انداز میں دونوں ہڈیوں کو ایک دوسرے سے ٹکرا رہا تھا اور ان کے ٹکرانے سے عجیب سی آوازیں پیدا ہوتی تھیں۔ شو شو بھاری اس کے سامنے موڈ بانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں مہا بھاری لوساکا پر جمی ہوئی تھیں جو آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا اور مسلسل دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ہڈیاں ایک دوسرے سے ٹکرا رہا تھا کہ اچانک کلک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک ہڈی درمیان سے دو ٹکڑے ہو گئی۔ ایک ٹکڑا مہا بھاری کے ہاتھ میں رہ گیا جبکہ دوسرا نیچے گر گیا تو مہا بھاری نے آنکھیں کھولیں اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”مبارک ہو شو شو۔ تم نے اپنے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ ہڈی جو ٹوٹی ہے یہ تمہارے دشمن کے نام کی تھی اور دوسری ہڈی تمہارے نام کی اور تمہارے دشمن کے نام کی ہڈی ٹوٹنے کا مطلب ہے کہ تم نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔“ مہا بھاری نے آنکھیں کھولتے ہی کہا تو شو شو بھاری بے اختیار مہا بھاری کے قدموں میں گر پڑا۔

”استاد تم نے یہ بات کہہ کر میرا حوصلہ جنگل کے سب سے اونچے درخت سے بھی اونچا کر دیا ہے۔“ شو شو بھاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو مہا بھاری نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

اجھا ہوا ہے۔..... مہابجاری نے کہا۔

"مجھے ہلاک کر دیتے۔ وہ کیسے استاد۔ ان کی روصیں تو میرے قبضے میں تھیں پھر وہ مجھے کیسے ہلاک کر دیتے۔..... شو شو بجاری نے اجتنابی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح انہوں نے جہارے سر پر کھڑیاں توڑ کر اپنی روصیں آزاد کرالی ہیں اسی طرح وہ تمہیں بھی ہلاک کر دیتے۔ تمہیں ابھی تک اس بات کا علم نہیں ہے کہ جن کی روصیں جہارے قبضے میں ہوں ان کے خلاف جہار جادو اور جہاری طاقتیں کام نہیں کرتیں۔..... مہابجاری نے کہا تو شو شو بجاری بے اختیار اچھل پڑا۔

"اودہ استاد یہ تو میرے لئے نئی بات ہے۔ مجھے تو اس کا کبھی خیال ہی نہ آیا تھا۔..... شو شو بجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے پہلے کبھی کسی نے اس طرح جہار اسقابلہ ہی نہیں کیا تھا شو شو۔..... مہابجاری نے جواب دیا۔

"ہاں استاد۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو اب تم سے تو کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ میرے دشمنوں نے معبد اور دیوتا کو تباہ کرنے کا آستون کیا ہے۔ کیا ایسا ہو جائے گا۔ مجھے بتاؤ۔..... شو شو بجاری نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ابھار کر لیں گے۔ وہ معبد اور دیوتا کو سب کے سلسلے جلا کر راکھ کر دیں گے۔ انہوں نے اس کے لئے مہذب دنیا کا جادو استعمال کرنا ہے اور تم اور تمام بجاری دیکھتے رہ جائیں گے اور یہ

"تم میرے شاگرد ہو شو شو اور تم نے جس طرح ڈکالا میں شیطان کے اثرات پھیلانے ہیں اس پر شیطان تم پر بے حد خوش ہے اور میری خصوصی سفارش پر بڑے شیطان نے جہارے پاس جوائنگ کو بھیجا تھا تاکہ تمہیں وہ باغی جادو دے سکے جو ان روشنی والوں پر بھی اثر کر جاتا ہے۔..... مہابجاری نے کہا تو شو شو بجاری اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"لیکن استاد یہ لوگ تو معبد میں گھس آئے تھے اور انہوں نے وہاں مجھے بے بس کر دیا اور ان کھڑیوں کو بھی نکال کر توڑ دیا تھا جن میں ان کے ساتھیوں کی روصیں میں نے بند کی تھیں اور استاد مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ انہیں یہ بات کس نے بتائی ہوگی کہ یہ کھڑیاں صرف اس صورت میں ہی ٹوٹ سکتی ہیں جب انہیں میرے سر پر مارا جائے ورنہ پوری دنیا کی طاقت مل کر بھی انہیں نہ توڑ سکتی تھیں۔ اس سے میں پریشان ہو گیا تھا استاد اور اسی لئے میں جہاری خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔..... شو شو بجاری نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان کا ساتھی جوزف افریقہ کے بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں کا شاگرد رہا ہے شو شو۔ تم نے اس کی اور دوسرے ساتھی کی روصوں پر تو قبضہ کر لیا تھا لیکن تم ان سے کام نہ لے سکے تھے۔ اگر تم کام لیتے تو بہت برا ہوتا۔ یہ بجائے اپنے سردار کو ہلاک کرنے کے انہیں ہلاک کر دیتے اس لئے اگر ان کی روصیں آزاد ہو گئی ہیں تو یہ جہارے حق میں

بھی بتا دوں کہ جب معبد اور دیوتا سب جل کر راکھ ہو جائیں گے تو جہاری جادوئی طاقتیں بھی ختم ہو جائیں گی اور جہارے دشمن تمہیں کسی مکھی کی طرح مسل کر ہلاک کر دیں گے۔..... مہا بھاری نے جواب دیا تو شوش پجاری کا چہرہ یکھت زرد پڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے جو انگ نے بتایا تھا لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا تھا لیکن تم نے بھی یہی بات کی ہے اس لئے یقیناً یہ درست ہے۔ پھر کیا ہو گا مجھے کیا کرنا چاہئے؟..... شوش پجاری نے حواس باختہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان سے آستون نہیں کرنا بلکہ ان سے ذاتی مقابلہ کرنا ہے اور خاص طور پر اس سردار عمران سے اگر تم نے عمران کو بے بس کر دیا تو پھر جہاری جیت ہو گی۔..... مہا بھاری نے کہا۔

"کس طرح۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔..... شوش پجاری نے کہا۔

"جہارے دشمن سکنا قبیلے میں موجود ہیں اور انہوں نے سکنا قبیلے کے پجاری کوئی کی مدد سے تمہیں بابان آستون کے لئے کہا ہے۔ اصل میں کوئی پجاری تمہیں ختم کر اگر جہاری جگہ خود لینا چاہتا ہے اور طاقتوں میں بھی وہ کم نہیں ہے اس لئے پہلے اس کوئی پجاری کا کچھ بندوبست کرنا ہو گا۔..... مہا بھاری نے کہا۔

"کیا بندوبست۔ بتاؤ۔ کیا اسے ہلاک کر دیا جائے۔..... شوش پجاری نے کہا۔

"نہیں اس طرح سکنا قبیلے کے لوگ اپنے پجاری کی موت پر بگڑ

جائیں گے اور پھر حالات خراب ہو جائیں گے۔ ہم نے ایسا کام کرنا ہے کہ ہمارا کام بھی ہو جائے اور کوئی پجاری بھی تمہاری جگہ نہ لے سکے۔..... مہا بھاری نے کہا۔

"تم خود ہی بتاؤ استاد۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ شوش پجاری نے بے بس سے ملچے میں کہا۔

"سنو۔ کوئی پجاری کو بلاؤ اور اس سے وعدہ کرو کہ اگر وہ ان دشمنوں کے خلاف تم سے مل جائے تو تم اسے اپنی جگہ دے کر خود میرے پاس آ جاؤ گے۔ میں جہاری بات کی تصدیق کر دوں گا اس طرح کوئی پجاری فوراً ہی اس جال میں آ جائے گا۔ اس کے بعد کوئی پجاری کی مدد سے تم اپنے دشمنوں کے کھانے میں سو رکی چربی شامل کر دو اس طرح روشنی کی تمام طاقتیں ان سے دور ہو جائیں گی اور وہ عام انسان رہ جائیں گے۔ کوئی پجاری کی مدد سے اس سردار عمران کے بالوں کا گچھا حاصل کرو اور پھر ان بالوں کے بچے پر بائلی جادو کا خاص عمل چو جو انگ نے تمہیں بتایا ہے وہ پڑھ کر اس کو گاتھ دے دو اور اس بچے کو سوائے میں دفن کر دو اس طرح یہ سردار عمران جہارے قابو میں آ جائے گا اور تم اسے بائلی جادو کی مدد سے بے بس اور بے ہوش کر کے قید کر سکتے ہو اور جب اس قید کو دو چاند گزر جائیں تو پھر تم سب کے سامنے اسے ہلاک کر دو اس طرح یہ دشمن ختم ہو جائیں گے۔..... مہا بھاری نے کہا۔

"میں اسے بے ہوش کیوں کروں۔ اسے ہلاک کیوں نہ کروں۔"

شو شو بجاری نے کہا۔

" تمہیں جو انگ نے بتایا نہیں کہ بائلی جادو جس پر کیا جائے اسے جادو کے بعد دو چاندوں تک تم ہلاک نہیں کر سکتے ورنہ جادو الٹ جاتا ہے اور تم ہلاک ہو سکتے ہو اس لئے تم اسے بے ہوش کر سکتے ہو۔ جب دو چاند گزر جائیں تو پھر تم آسانی سے اسے ہلاک کر سکتے ہو۔..... مہا بجاری نے کہا۔

لیکن اس کے ساتھی۔ ان کا کیا ہو گا۔ خاص طور پر اس افریقی جوزف کا۔..... شو شو بجاری نے کہا۔

اس کو اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو تم آسانی سے سوائے میں قید کر سکتے ہو۔ وہ وہاں سے کسی صورت بھی نہ نکل سکیں گے۔..... مہا بجاری نے کہا۔

" تو پھر آستون کا کیا ہو گا۔..... شو شو بجاری نے کہا۔

" تم کہہ دینا کہ دو چاند گزرنے کے بعد آستون کا فیصلہ ہو گا۔۔

مہا بجاری نے کہا۔

" اگر ان سب کے بال کوئی بجاری کے ذریعے حاصل کر لئے جائیں اور ان سب کو بے ہوش کر کے سوائے میں قید کر دیا جائے تو زیادہ بہتر نہیں ہو گا استاد۔..... شو شو بجاری نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح کمزوری ہو جائے گی۔ صرف ان کے سردار عمران کے ساتھ یہ عمل کرو۔ وہی سب سے طاقتور ہے۔ باقیوں کو تم آسانی سے سوائے میں قید کر سکتے ہو۔..... مہا بجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے استاد۔ جیسے آپ حکم دیں میں بہر حال انہیں اتہائی

عبر تک سزا دینا چاہتا ہوں اور اس کوئی بجاری کو بھی جو میری جگہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔..... شو شو بجاری نے کہا۔

" بعد میں اس سے آسانی سے تم منٹ لو گے۔ وہ تو گھر کا پرندہ ہے جس وقت چاہو اس کی گردن مروڑ دینا۔ اصل کام دشمنوں سے منشا ہے۔..... مہا بجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی جا کر بجاری کوئی کو ہلاک کر اس سے بات کرتا ہوں اور پھر اسے تمہارے پاس بھجوا دوں گا باقی تم خود کر لینا۔..... شو شو بجاری نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ تمہارے دشمن تمہارے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں گے۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔..... مہا بجاری نے کہا تو شو شو بجاری کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔ وہ ایک بار پھر مہا بجاری کے قدموں میں گر گیا اور پھر اٹھ کر اس نے واپسی کی اجازت لی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر گھوڑے پر سوار اتہائی تیز رفتاری سے واپس اپنی بستی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

جادو اثر کر گیا تو تم ہار جاؤ گے اور اگر نہ ہوا تو پھر بابان آستون ہو گا۔..... کوئی بجاری نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ اس نے کیوں یہ شرط لگائی ہے۔ بہر حال اسے کہو کہ ہم تیار ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر کل یہ کام ہو جائے گا۔ کل صبح ڈکالا کے تمام بجاری اور سردار سلاگا قبیلے میں اکٹھے ہوں گے اور وہاں یہ مقابلہ ہو گا۔..... کوئی بجاری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ہم تیار رہیں گے وہاں جانے کئے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کوئی بجاری سر ہلاتا ہوا جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

”عمران صاحب آپ کو اور ہمیں تو جادو نہیں آتا اور نہ ہی ہم جادو وغیرہ کے قائل ہیں پھر یہ مقابلہ کیسے ہو گا۔..... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”معبد میں اس کے منہ سے ایک فقرہ نکل گیا تھا کہ کسی شیطان طاقت نے اسے بائبل جادو سکھا دیا ہے اور اب وہ کانگا جادو کے ساتھ ساتھ بائبل جادو کا بھی ماہر بن چکا ہے اور یہ بات مجھے معلوم ہے کہ بائبل جادو مسلمانوں پر اثر کرتا ہے جبکہ کانگا جادو جو افریقہ کا خاص جادو ہے وہ مسلمانوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ بائبل جادو ہم سب پر اثر انداز ہو جائے گا۔ پھر ہم اس کا مقابلہ کیسے کریں گے۔..... صفدر نے پریشان ہوتے

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ جھونپڑی میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور کوئی بجاری اندر داخل ہوا۔

”آؤ کوئی۔ سناؤ کیا خبر لائے ہو۔ ہم تو تمہارے اس بابان آستون کا انتظار کرتے کرتے بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شو شو بجاری نے بابان آستون کی حتی منظوری تو دے دی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ آستون سے پہلے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے سب کے سامنے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔..... کوئی بجاری نے عمران کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

”مقابلہ۔ کس چیز کا مقابلہ۔ کیا جادو کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ تم پر اپنا جادو کرے گا اگر تم پر اس کا

”عمران صاحب ایک بات بتائیں۔ اگر آدمی ناپاک ہو تو کیا پھر بھی یہ سورتیں پڑھنے سے وہ پناہ میں رہتا ہے یا نہیں؟“..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

”کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کیا جوزف اور جوانا کی وجہ سے؟“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ ویسے ہی ایک خیال آ گیا تھا“..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ کبھی بزرگوں سے اس بارے میں پوچھا ہے۔ بہر حال چونکہ یہ مسئلہ ہمارے ساتھ نہیں ہے اور جوزف اور جوانا بھی غسل کر لیں گے اس لئے خواہ مخواہ اندیشہ ہائے دور دراز میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے“..... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے روز صبح اٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا نے بھی خشے پر جا کر غسل کیا۔ چونکہ عمران کے پاس کاغذ اور قلم موجود تھا اس لئے اس نے غسل کرنے کے بعد باقاعدہ کاغذ پر دو بار چاروں قل لکھے اور پھر ایک ایک کاغذ اس نے خود جوزف اور جوانا کے پرس کی جیبوں میں رکھ دیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسے پڑھ کر اپنے گرد حصار کر لیا۔

”جب مقابلہ ہو تو تم نے باقاعدہ دل ہی دل میں ان آیات کی تلاوت کرتے رہنا ہے“..... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن

ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”قرآن مجید میں ہر قسم کے جادو اور سحر کا توڑ مسلمانوں کو بتلادیا گیا ہے اور یہ توڑ قیامت تک کے لئے ہے۔ اس کے سامنے بائبل جادو تو کیا کوئی جادو بھی نہیں ٹھہر سکتا اور معوذتین یعنی قرآن مجید کی آخری دو سورتیں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہر سحر کے لئے انتہائی اکسیر ہیں۔ ان سورتوں کو پڑھنے والا ہر قسم کے جادو، سحر اور شیطانی اثرات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور ظاہر ہے اس پر کسی قسم کا جادو اثر کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن بزرگوں نے معوذتین کے ساتھ ساتھ دو سورتیں اور بھی شامل کی ہیں جو عربی لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں جن میں ایک سورۃ اخلاص ہے اور ایک سورۃ الکافرون ہے۔ چونکہ یہ چاروں سورتیں لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں اس لئے عام طور پر انہیں چہار قل کہا جاتا ہے اور ان کو پڑھنے والا ہر قسم کے جادو، سحر اور شیطانی اثرات سے محفوظ رہتا ہے اور یہ بات بہر حال شو شو پجاری کو معلوم نہیں ہے اس لئے جب ہم یہ سب پڑھ کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لے آئیں گے تو پھر شو شو پجاری تو کیا دنیا کا کوئی جادو ہم پر اثر نہیں کرے گا“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن جوزف اور جوانا کا کیا ہوگا؟“..... صفدر نے کہا۔

”انہیں لکھ کر یہ سورتیں دے دی جائیں گی۔ ویسے بھی مقابلہ میرا اور شو شو پجاری کا ہوگا“..... عمران نے کہا۔

کرنے گئے ہوں گے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل خاموش ہو گیا لیکن اس کی آنکھوں میں ہلن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”یہ عجیب مقابلہ ہے عمران صاحب۔ میری چھٹی حس خطرے کا سائرن بجارہی ہے.....“ اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ظاہر ہے یہ سب کچھ ہمارے لئے نامانوس ہے اس لئے چھٹی کیا چھ ہزارویں حس بھی خطرے کا سائرن نہیں بجائے گی تو اور کیا کرے گی۔ ویسے مجھے تو یہ سب کچھ کسی جنگل پر بنی ہوئی فلم کا سین لگ رہا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ اگر یہ منظر دنیا کے سیکرٹ ایجنٹوں کے سامنے لایا جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو مایہ ناز ایجنٹ اور علی عمران جو اپنی سائنسی ڈگریاں بتاتے ہوئے ٹھٹھکتا نہیں ہے ان جاہل اور وحشی قبائلیوں کے ساتھ اس انداز میں مقابلہ کر رہے ہیں تو یقین کرو کہ جہاری چھٹی حس خطرے کا سائرن بجارہی ہے ان کی چھٹی کیا ساری حسوں کا مکمل فیوژن ہی اڑ جائے گا.....“ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے کوئی بھاری اور خوشو بھاری واپس آگئے۔

”سنو۔ میرا مقابلہ تم سے ہے سردار عمران اس لئے اپنے ساتھیوں کو اپنے سے علیحدہ کر دو.....“ خوشو بھاری نے اچانک اونچی آواز میں کہا۔

شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سورج نکلنے ہی کوئی بھاری اور سردار زاگو دونوں جھوپڑی میں آئے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ چونکہ وہ سب پہلے سے تیار تھے اس لئے وہ سب گھوڑوں پر سوار ہو کر سلاک قبیلے کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں بستی کے قریب ایک کھلے حصے میں ڈکالا کے آٹھ بڑے قبیلوں کے بھاری اور سردار جمع تھے۔ خوشو بھاری بھی وہاں موجود تھا اور پھر یہ سب وہاں پہنچے تو سلاک قبیلے کے لوگ بھی وہاں اکٹھے ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی ڈھول بجنے شروع ہو گئے۔

”یہ تو باقاعدہ کشتی کا مقابلہ لگتا ہے۔ جیسے میلے میں ہوتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ سرداروں اور بھاریوں کے لئے لکڑی کے ستول بنائے گئے تھے اور وہ سب ان ستولوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھی ستول رکھے گئے تھے لیکن عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تو ان ستولوں پر بیٹھ گئے لیکن جوزف اور جواتا نے ستولوں پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور وہ دونوں عمران کے پیچھے دربانوں کے سے انداز میں کھڑے ہو گئے۔

”عمران صاحب کوئی بھاری یہاں آتے ہی خوشو بھاری کے ساتھ چلا گیا ہے۔ مجھے تو یہ دونوں کوئی سازش کرتے نظر آ رہے ہیں۔“ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

”انہوں نے کیا سازش کرنی ہے۔ شاید مقابلے کی شرائط طے

”کس قسم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تم“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جادو کا۔ کیا کوئی پجاری نے تمہیں نہیں بتایا“..... شو شو پجاری نے حیران ہو کر کہا۔

”لیکن ہم تو نہ جادو جانتے ہیں اور نہ ہی جادو کرنا جانتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان یہ تو جانتے ہیں کہ جادو ہوتا بھی ہے اور کیا بھی جاتا ہے لیکن مسلمان جادو کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں اس لئے ہم تو جادو نہیں کر سکتے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”جادو میں کروں گا تم اس کا تحفظ کرو گے کیونکہ جہارا دعویٰ ہے کہ تم روشنی کے سامنے والے ہو اور روشنی کے سامنے والوں پر جادو اثر نہیں کرتا۔ اگر میرے جادو نے تم پر اثر کیا تو میں جیت جاؤں گا اور اگر نہ کیا تو تم جیت جاؤ گے“..... شو شو پجاری نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر میں جیت جاؤں گا تو پھر مجھے کیا کرنا ہو گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر تم باباں آستون کرو گے“..... شو شو پجاری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کرو اپنا جادو میرے ساتھی میرے ساتھ ہی رہیں گے۔ بے شک ان پر بھی جادو کر لو“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں پہلے تم اکیلے سے مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ تم اپنے

ساتھیوں کو ہٹا دو“..... شو شو پجاری نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

”تم لوگ ہٹ جاؤ۔ شاید بے چارے شو شو کا جادو نحیف و ناتواں قسم کا ہے کہ زیادہ آدمیوں پر اثر نہیں کر سکتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور ایک طرف جا کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کے کہنے پر جو فز اور جوانا بھی اس کے پیچھے سے ہٹ کر صفدر اور کیپٹن شکیل کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے۔

”چلو اب کرو کو شش“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شو شو پجاری نے بڑے فاتحانہ انداز میں سر ہلایا اور پھر ایک قدم آگے بڑھ کر اس نے اپنی بند مٹھی پر کچھ بڑھ بڑھ کر پھونکنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بڑے عجیب سے انداز میں ناچ بھی رہا تھا۔ عمران بڑی دلچسپی سے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا کہ اچانک شو شو پجاری آگے بڑھا اور پھر اس نے اپنی بند مٹھی عمران کے سامنے کر کے اس پر پھونک ماری اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا میدان سے باہر چلا گیا۔

”کیا مطلب۔ کیا یہ فرار ہو گیا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ شو شو پجاری فرار نہیں ہوا۔ وہ جادو مکمل کرنے گیا ہے۔ ابھی آ جائے گا“..... ایک بوڑھے پجاری نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ دھول مسلسل بج

رہے تھے لیکن سب قبیلے واٹے خاموش کھڑے تھے۔ بھاری اور سردار بھی خاموش بیٹھے تھے۔ عمران بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک خوشو بھاری بھاگتا ہوا واپس آیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ آنکھوں میں بھی مسرت کی چمک تھی اور پھر وہ عمران کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"اب تم بھی آجاؤ میرے دشمنوں۔ آجاؤ اور دیکھو اپنے سردار کا تماشہ"..... خوشو بھاری نے اہتائی مسرت بھرے لہجے میں صفدر، کیپٹن شکیل، جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے کیا تماشہ دکھانا ہے۔ اگر باس مجھے اجازت دے دے تو میں ابھی ان سب کو چہارا تماشہ دکھا دوں۔ تم کالی دلدل کے سیاہ پیٹڈک۔ تم سمجھ رہے ہو کہ اس طرح اچھل کود کر کے تم شیروں سے نکل لو گے"..... جوزف نے اہتائی چٹختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آجاؤ کالے بیٹھ" اور آجاؤ اور اپنے سردار کا حشر دیکھو۔ خوشو بھاری نے بھی خصلے لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی جوزف، جوانا، کیپٹن شکیل اور صفدر قریب آئے اس نے اپنے ایک ہاتھ کی بند مٹھی اچانک ان کی طرف جھٹکا دے کر کھولی اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ کی بند مٹھی عمران کی طرف اسی طرح جھٹکا دے کر کھول دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ دھماکہ اس کے ذہن کے اندر ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ہلرایا اور دوسرے لمحے وہ لکڑی کے

اس سٹول سے جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا نیچے زمین پر گرا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ محسوس کر کے اس کے ذہن کو شدید ترین دھچکا لگا کہ اس کا جسم سرے سے حرکت ہی نہ کر رہا تھا۔ فضا میں بجتے ہوئے دھولوں کی آواز ملکوت اہتائی تیز ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے سیاہ چادر سی پھیلنے چلی گئی۔ پھر جس طرح آہستہ آہستہ تاریکی چھنتی ہے اس طرح اس کے ذہن پر موجود تاریکی بھی دور ہونے لگی اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور بھی بے اختیار جاگ اٹھا۔

"باس۔ باس آپ ہوش میں آ رہے ہیں باس۔ ہوش میں آئیں باس"..... اچانک اس کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی تو اس کا شعور ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز ہی نہ نکل رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ وہ کسی گہرے گڑھے میں زمین پر چرت لیٹا ہوا ہے۔ دن کی روشنی ہر طرف موجود تھی۔

"باس۔ یہ منہ میں ڈال لیں"..... اچانک جوزف کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کوئی سیاہ رنگ کا گول سایچ اس کے منہ میں ڈالا گیا لیکن عمران نے محسوس کیا کہ اس کے جبوے کام ہی نہ کر رہے تھے لیکن یہ سیاہ رنگ کایچ خود بخود اس کے حلق سے نیچے اتر گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔

ہے اس سے آپ بولنے بھی لگے ہیں اور اٹھ کر بیٹھ گئے ہیں۔ جوزف نے کہا۔

”کیا اور بچ نہیں ہیں تمہارے پاس؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”ہیں باس۔“..... جوزف نے کہا۔

”تو جانا۔ صغیر اور کپٹن شکیل کو بھی کھلا دو۔“..... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ میں نے ایسا آپ کی وجہ سے نہیں کیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ پہلے آپ کو ہوش میں لے آؤں۔“..... جوزف نے کہا اور پھر وہ دوسرے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران کے ذہن میں یہ سوچ سوچ کر مسلسل دھماکے ہو رہے تھے کہ کلام مقدس پڑھنے کے باوجود اس پر شیطانی جادو کا اثر کیسے ہو گیا۔ وہ بار بار یہی سوچ رہا تھا کہ شوخ بھاری نے ان پر جادو نہیں کیا کچھ اور حرکت کی ہے۔ پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آ گئے اور پھر انہیں بھی جوزف نے اٹھ کر بیٹھنے میں مدد دی۔

”عمران صاحب یہ جادو کا اثر ہم پر کیسے ہو گیا۔“..... صغیر نے کہا۔

”جادو کا اثر تو ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمارے ساتھ کوئی اور کارروائی کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ شوخ بھاری جب میدان سے گیا تھا تو اس کے کسی بھائی یا سردار نے کوئی کپس وغیرہ تیار کی تھی جس

”ج۔ج۔ج۔ جوزف۔“..... عمران نے کہا اور پہلے تو اس کی آواز لڑکھائی لیکن پھر وہ لفظ صحیح انداز میں بولنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر جوزف نے اسے اٹھنے میں مدد دی اور عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک گروہ میں موجود ہے۔ اس کے ساتھی بھی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔

”یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ ہمیں کیا ہوا ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اس بھاری کا جادو آپ پر اثر کر گیا ہے اور آپ کے ساتھ ساتھ ہم سب پر بھی اور انہوں نے ہمیں اٹھا کر اس گروہ میں پھینک دیا ہے۔ یہ وہی گروہ ہے جسے یہ سوائے کہہ رہا تھا۔“ جوزف نے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے جوزف۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ کلام مقدس پر کوئی جادو اثر کر سکے۔ نہیں یہ ہمارے ساتھ کچھ اور ہوا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جو کچھ بھی ہوا ہے باس بہر حال ہو گیا ہے۔ مجھے دراصل پہلے ہی یہ خدشہ تھا اس لئے میں نے گونامی بوٹی کے بیج تو ذکر لپٹے پاس رکھ لئے تھے اور جب میں وہاں گیا تھا تو میں نے یہ بیج کھائے تھے اس لئے مجھ پر اس کے جادو کا اثر تو ہوا لیکن زیادہ دیر تک نہ رہا تھا اور میں ہوش میں آ گیا اور میں نے گونامی بوٹی کا ایک بیج آپ کو بھی کھلایا

قبیلے کے لوگ آکر تمہیں جہاں سے باہر نکالیں گے اور پھر میں تم سب کو دیوتا کے سامنے بھیجتا ہوں۔ اس طرح پورے افریقہ کو معلوم ہو جائے گا کہ شو شو بھاری کشتا طاقتور ہے۔ شو شو بھاری نے جھٹکے ہوئے انداز میں کہا۔

”لیکن شو شو بھاری تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ دو چاند سے چبے مجھے اپنی جگہ دے دو گے جبکہ اب تم کہہ رہے ہو کہ تم خود انہیں دیوتا کی بھیجتا ہوں۔“ اچانک شو شو بھاری کے ساتھ کھڑے ہوئے کوئی بھاری نے شو شو بھاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہا۔ہا۔ہا۔ تم احمق ہو کوئی۔ جہاں کیا خیال ہے کہ کوئی بھاری کسی دوسرے کو اپنی جگہ دے سکتا ہے۔“ شو شو بھاری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”لیکن مہا بھاری نے بھی مجھے یقین دلایا تھا اور مہا بھاری غلط نہیں کہہ سکتا۔“ کوئی بھاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی نے تو مجھے یہ ترکیب بتائی تھی اور تم نے اس پر عمل کرنے میں مدد دی اور تم نے دیکھا کہ ہم کامیاب رہے ہیں۔“ شو شو بھاری نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم نے اور مہا بھاری نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔“ کوئی بھاری نے لکھت غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں اور چونکہ تم نے اپنے مہمانوں سے دھوکہ کیا ہے اس لئے جہاں موت یقینی ہو گئی ہے۔“ شو شو بھاری نے کہا اور اس کے

سے ہم جھٹکے بے بس اور پھر بے ہوش ہوئے ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”نہیں عمران صاحب۔ گیس کی بوجھ رہا حال ہمیں آجاتی اور پھر گیس بند مٹھی میں کیسے رہ سکتی ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”عمران صاحب کا خیال درست ہے صفدر۔ کلام مقدس کے سامنے جادو تو ظہیر ہی نہیں سکتا اس لئے گیس نہ ہی بہر حال کچھ اور حرکت ضرور کی گئی ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے اور چند لمحوں بعد گڑھے کے کنارے پر دو آدمی نظر آنے لگے اور عمران اور اس کے ساتھی ان دونوں کو دیکھتے ہی پہچان گئے۔ یہ شو شو بھاری اور کوئی بھاری تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر استہزائیہ اور طنزیہ مسکراہٹ دور سے صاف نظر آرہی تھی۔

”تمہیں ہوش آگیا۔ ٹھیک ہے اب تم سے باتیں تو ہو سکیں گی۔“ شو شو بھاری نے انتہائی فاحشانہ لہجے میں کہا۔

”شو شو کیا تم نے واقعی ہم پر جادو کیا تھا یا کچھ اور حرکت کی تھی۔“ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

”میں نے بالی جادو کیا تھا اور دیکھا تم ہار گئے ہو۔ تم پر جادو نے اثر کیا ہے اور سب کے سامنے کیا ہے اور اب تم سوائے میں قید ہو۔ اب تم جہاں سے باہر نہیں جاسکتے اور دو چاند گزرنے کے بعد میرے

کی وجہ سے جہارے کام نہ آسکا اور تم سب پر بائلی جادو نے اثر کر دیا اور تم بے حس اور بے ہوش ہو گئے۔ اگر تم روشنی کے مذہب کے ماننے والے نہ ہوتے تو تم اس جادو سے فوراً ہلاک ہو جاتے لیکن چونکہ تم روشنی کے مذہب کے ماننے والے ہو اور تم نے روشنی کا کلام پڑھا ہوا تھا اس لئے تم پر صرف احاطہ ہوا کہ تم پہلے بے بس ہوئے اور پھر بے ہوش ہو گئے اور پھر شاید یہ بھی روشنی کے کلام کے اثرات ہیں کہ تم خود بخود ہوش میں بھی آ گئے۔ مجھے معلوم ہے کہ جہارے اس افریقی ساتھی جوزف کی جیب میں گونامی بوٹی کے بیج موجود تھے۔ مجھے میری طاقت نے بتا دیا تھا۔ میں نے مہا بھاری سے بات کی تھی۔ مہا بھاری نے مجھے بتایا تھا کہ گونامی بوٹی کے بیج کانگا جادو کے خلاف تو کام کرتے ہیں لیکن بائلی جادو کے خلاف کام نہیں کرتے اس لئے میں نے ان کی پرواہ نہ کی تھی اور یہ بھی سن لو کہ کل رات جہیں جب کھانا دیا گیا تھا اس میں سور کی چربی کے ساتھ ساتھ ایک بوٹی کارس بھی شامل کر دیا گیا تھا جس سے تم گہری نیند سوئے رہے اور بھاری کوئی نے جہاری تجویزی میں داخل ہو کر جہارے سر کے بالوں کی ایک لٹ کاٹ لی اور وہ اس نے مجھے لاکر دی۔ میں نے اس لٹ پر بائلی جادو پڑھا اور پھر میں نے اس لٹ کو دفن کر دیا ہے تاکہ تم ٹھیک نہ ہو سکو اور چونکہ تم ان سب کے سردار ہو اس لئے جہارے بالوں پر ہونے والے جادو نے ان پر اثرات مرتب کر دیئے تھے۔ جب میں میدان سے گیا تھا تو میں اس لٹ کو دفن کرنے

ساتھ ہی نکلتا اس کے ہاتھ میں بھلی سی چمکی اور دوسرے لمحے کوئی بھاری کے حلق سے ایک کریناک جین نکلی اور وہ گورھے میں گر کر لڑھکتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گہرائی میں آگرا۔ اس کے سینے میں ایک تیز دھار خنجر پھنس چکا تھا۔ وہ مر چکا تھا۔

”ہا۔ ہا۔ دیکھا اس بھاری کا انجام۔ یہی انجام اب جہارا ہو گا۔ شوشو بھاری کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“..... شوشو بھاری نے انتہائی فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

”اس نے ہمارے ساتھ کیا دھوکہ کیا ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے مہا بھاری نے بتا دیا تھا کہ جہارے پاس روشنی کا ایسا مقدس کلام ہے جس پر نہ بائلی جادو اثر کر سکتا ہے اور نہ کانگا جادو لیکن اس نے اس کا توڑ بھی بتا دیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ اگر جہارے کھانے میں سور کی چربی شامل کر دی جائے تو تم ناپاک ہو جاؤ گے اور پھر تم پر جادو کے اثرات مرتب ہو جائیں گے اور یہ کام کوئی بھاری کر سکتا ہے کیونکہ تم اس کے مہمان تھے۔ سچا ہے میں نے کوئی بھاری کو بلایا اور اسے لالچ دیا کہ وہ ایسا کرے اور جب میں جہیں شکست دے دوں گا تو اسے اپنی جگہ دے دوں گا اور اس کی ضمانت مہا بھاری نے دی جس پر کوئی بھاری تیار ہو گیا اور پھر اس نے جہارے کھانے میں خاموشی سے سور کی چربی شامل کرادی۔ اس طرح تم ناپاک ہو گئے اور جہارا روشنی کا مقدس کلام جہاری ناپاکی

گیا تھا۔ اب تم دو چاندوں تک نہیں بھوکے پیاسے پڑے رہو گے۔ پھر جہیں دیوتا کی بھیشت چڑھا دیا جائے گا..... شو شو بھاری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا غائب ہو گیا۔

”ہو نہہ۔ تو یہ مسئلہ ہے کہ ہمیں سور کی چربی کھلائی گئی ہے۔“ عمران نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب ہمیں کھانا کھاتے ہوئے کسی بدلو کے ڈالنے کا تو احساس تک نہیں ہوا تھا“..... صفدر نے کہا۔

”جہاں کون سے بادبستی موجود تھے کہ ہم ڈالتوں کا خیال کرتے۔ بھنا ہوا ہرن کا گوشت تھا اس پر چڑھا دی ہو گی چربی۔ بہر حال اب ہم نے یہاں سے باہر نکلنا ہے اور کسی چشمے پر جا کر غسل کرنا ہے۔“ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”باس آپ یہاں رہیں۔ میں جا کر دیکھتا ہوں“..... جوزف نے کہا۔

”عمران صاحب اس شو شو بھاری نے آخر کچھ سوچ کر ہی اس گڑھے میں ہیں قید کر رکھا ہو گا۔ اگر ہم اتنی آسانی سے باہر نکل سکتے تو پھر وہیں یہاں کیوں رکھتا“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ظاہر ہے اس نے تو اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد حاصل کر رکھی ہو گی لیکن ہمارا راستہ شیطانی طاقتیں نہیں روک سکتیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ناپاک جانور کی چربی کھانے کی وجہ سے ہمارے جسم ناپاک ہو

چکے ہیں لیکن زبان تو بہر حال پاک رہتی ہے اور ہمارے ذہنوں میں مقدس کلام موجود ہے۔ آؤ ہم سب یہاں سے باہر نکلیں گے۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے گڑھے کے اوپر والے کنارے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آگے جوزف تھا لیکن ابھی جوزف نے گڑھے کے کنارے کے باہر والے حصے پر قدم رکھا ہی تھا کہ اچانک اس کے منہ سے زوردار چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا بھاری بھر کم جسم کسی کھلونے کی طرح ہوا میں اڑتا ہوا نیچے گہرائی میں ایک دھماکے سے جا گرا۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رک گئے تھے۔ وہ مڑ کر جوزف کو دیکھ رہے تھے لیکن جوزف نیچے گر کر جب دوبارہ نہ اٹھا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترتا ہوا جوزف کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی واپس اترنے لگے۔ جوزف اوندھے منہ زمین پر بڑا ہوا تھا۔ عمران نے تیزی سے اسے پٹا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ جوزف کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے رس رہے تھے اور اس کا چہرہ انتہائی بھیانک ہو گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی انتہائی خوفناک چیز کو دیکھ کر بے حد خوفزدہ ہو گیا ہو۔ عمران نے جلدی سے آیت الکرسی پڑھی اور پھر اس نے جوزف پر بھونک مار دی اور آیت الکرسی پڑھنے اور بھونک مارنے سے جوزف کا بڑا ہوا چہرہ لچکٹ ناریل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران مسلسل آیت الکرسی پڑھتا رہا اور جوزف پر بھونکتا رہا اور پھر جوزف نے آنکھیں کھول

الکری پڑھنا شروع کر دی اور پھر اس نے اپنا پیر گڑھے کے آخری کنارے پر رکھا ہی تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سامنے کوئی سایہ سا آگیا ہو اور دوسرے لمحے اس کا جسم غبارے سے بھی زیادہ ہلکا ہو گیا اور اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم ہوا میں اٹھتا جا رہا ہو لیکن دوسرے لمحے معنوب ہاتھوں نے اس کے جسم کو ہوا میں ہی روک لیا اور پھر عمران کے پیر زمین سے لگ گئے۔ یہ جونا کا کام تھا۔ وہ عمران کے بالکل نیچے بیٹھا تھا اور پھر جیسے ہی عمران نے اپنا پیر باہر رکھا عمران کا جسم ایک زور دار جھٹکے سے ہوا میں اچھلا اور پھر جوزف کی طرح نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ اس کے نیچے موجود دیو ہیکل جونا نے ایکھٹ ہاتھوں کے درمیان اس کے جسم کو ڈھانپ لیا اور دوسرے لمحے اس نے عمران کو واپس زمین پر کھڑا کر دیا۔

"اوہ۔ یہ معاملہ واقعی خراب ہے۔ آؤ واپس..... عمران نے اجتہادی پریشان سے لہجے میں کہا اور واپس نیچے اترنے لگا۔ اس کے سامنے بھی خاموشی سے نیچے اترنے لگے تھے۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ مقدس کلام کا اثر ہمارے جسموں میں موجود ناپاک جانور کی چربی کی وجہ سے پوری طرح نہیں ہو رہا اور میں نے سمجھ میں سنا تھا کہ جو اس ناپاک جانور کا زبان سے نام بھی لے لیتا ہے تو اس کا چالیس روز تک ایمان ہی نہیں رہتا۔ میں تو اس بات پر ہنس دیتا تھا لیکن آج اس کا تجربہ ہو رہا ہے..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس

دیں۔ اس کے ناک اور منہ سے خون رستا بند ہو گیا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا تھا تمہیں..... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساقی بھی اب اس کے گرد کھڑے تھے۔

"باس میں کا سمائی کنوئیں میں گر گیا تھا۔ میں نیچے ہی نیچے گرتا جا رہا تھا کہ پھر آپ نے روشنی کی سیڑھی پھینکی اور میں اس سیڑھی کی مدد سے کا سمائی کنوئیں سے باہر آ گیا۔ وچ ڈاکٹر باشو کا نے بتایا تھا کہ کا سمائی کنوئیں میں گرنے والا کبھی اوپر نہیں آ سکتا لیکن باس میں واپس آ گیا ہوں آپ کی روشنی کی سیڑھی کی وجہ سے باس..... جوزف نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو اٹھو۔ ہم نے اس گڑھے سے باہر جانا ہے اور اب تم نیچے رہو گے۔ ہم پہلے اوپر جائیں گے..... عمران نے کہا اور دوبارہ اوپر کی طرف چڑھنا شروع کر دیا۔

"باس۔ آپ مجھے پہلے اوپر جانے دیں باس..... جوزف نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا۔ سمجھے..... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور جوزف نے بے اختیار سر جھکا لیا۔ جونا عمران کے بالکل نیچے چل رہا تھا۔ اس کے نیچے صفدر اور کیپٹن شکیل تھے اور سب سے آخر میں جوزف تھا۔ عمران نے منہ ہی منہ میں آیت

”ایمان چلے جانے والی بات تو بس ویسے ہی ڈرانے کے لئے بزرگ کر دیتے تھے اللہ یہ بات بہر حال سامنے آگئی ہے کہ جسم کی ناپاکی کی وجہ سے کلام مقدس کے وہ اثرات بہر حال نہیں ہوتے جیسے پاک جسم کے ساتھ ہوتے ہیں اور یہاں پانی بھی موجود نہیں ہے کہ ہم غسل اور وضو کر کے اپنے آپ کو پاک کر لیں۔“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب اسلام تو دین فطرت ہے۔ وہ اپنے سامنے والوں کے لئے مشکلات نہیں بلکہ آسانیاں بخشتا ہے۔ اگر پانی نہیں ہے تو تیمم سے بھی تو غسل کیا جاسکتا ہے۔“..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ ہاں۔ چھاری بات درست ہے۔ لیکن تیمم وضو کا قانتقام ہوتا ہے۔ غسل کا کیسے ہو سکتا ہے اور مجھے تو اس کا طریقہ بھی نہیں آتا۔ نہ کبھی اس کی ضرورت پڑی ہے اس لئے کبھی کسی سے پوچھا ہی نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب وضو اور غسل دونوں تیمم سے ہو جاتے ہیں۔ بات صرف نیت کی ہے۔ اگر وضو کی نیت کر کے تیمم کیا جائے تو وضو ہو جائے گا اور اگر غسل کی نیت کر کے تیمم کیا جائے تو غسل ہو جائے گا اور طریقہ مجھے آتا ہے۔ بے حد آسان اور سادہ طریقہ ہے۔“..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ ویری گڈ۔ جلدی بتاؤ کیا طریقہ ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے قدرے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

”بڑا سادہ اور آسان طریقہ ہے کہ گرد آلود پتھر پر یا زمین پر دونوں ہاتھ آستہ سے مارے جائیں اور پھر یہ دونوں ہاتھ ملا کر چہرے پر مل لئے جائیں۔ دو بار ایسا کیا جائے، پھر دو بار ہی ہاتھ باری باری دونوں کلائیوں سے لے کر کہنیوں تک مل لئے جائیں اور بس تیمم ہو گیا۔“..... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بس اتنی سی بات ہوتی ہے۔ کمال ہے۔ واقعی اسلام دین فطرت ہے۔ مجھے تیمم کے لغوی معنی تو معلوم ہیں کسی کی جگہ لینا۔ میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ اس کا طریقہ اتنا آسان ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”کیپٹن شکیل تم اس بارے میں جانتے ہو تو یہ بتاؤ کہ تیمم کب ہو سکتا ہے۔ مطلب ہے کہ اس کی شرائط کیا ہیں۔“..... صفدر نے کہا۔

”فقہاء کہتے ہیں کہ چار کوس تک پانی نہ ملے یا صرف پینے کا اتنا پانی ہو کہ وضو اور غسل میں استعمال ہونے کے بعد مزید دن بھیاں رہ جانے کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو یا کوئی ایسا مرض ہو یا مسئلہ ہو کہ پانی استعمال کیا جائے تو اس سے مرض بڑھنے کا خطرہ ہو یا جان اور صحت کو یقینی خطرات لاحق ہو سکتے ہوں تو پھر وہاں وضو یا غسل کی بجائے تیمم کیا جاسکتا ہے۔ اللہ جب اور جہاں پانی وافر مقدار میں

دعوت دوں۔ پھر آپ دیکھیں کہ میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں۔“
جوزف نے کہا۔

”چکاری کی دعوت۔ کیا مطلب؟.....“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”باس۔ افریقہ میں چکاری کی دعوت قبیلے کی سرداری کے لئے دی جاتی ہے۔ اس میں دعوت دینے والا اکیلا ہوتا ہے جبکہ مقابل اگر چاہے تو اکیلا سامنے آئے چاہے تو پورے قبیلے کو ساتھ لے کر آجائے یہ اس کی مرضی ہوتی ہے اور اس کا فیصلہ کسی ایک کی موت پر سامنے آتا ہے“..... جوزف نے کہا۔

”لیکن ہم یہاں کسی قبیلے کی سرداری کے لئے تو نہیں آئے۔“
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”باس۔ بچاری بھی سردار ہی سمجھا جاتا ہے“..... جوزف نے جواب دیا۔

”لیکن اس کے پاس شیطانی طاقتیں ہیں۔ جادوئی حربے ہیں تم اس کا مقابلہ کس انداز میں کرو گے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”باس۔ قدیم اصول کے مطابق چکاری کی دعوت میں جسمانی طاقت کے علاوہ اور کوئی طاقت استعمال نہیں کی جاسکتی۔“ جوزف نے کہا۔

”نہیں۔ ہم نے اسے جسمانی طاقت میں شکست نہیں دینی بلکہ

میرا جائے تو پھر تیم کرنا جائز نہیں رہتا“..... کمپٹن شکیل نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر غسل کی نیت کر کے تیم کر لیا جائے“..... عمران نے کہا اور اس کے بعد انہوں نے باقاعدہ تیم کیا اور ایک بار پھر وہ گڑھے کے کنارے کی طرف بڑھنے لگے۔ اس بار بھی عمران سب سے آگے تھا۔ کنارے پر پہنچ کر عمران نے بڑے اعتماد بھرے انداز میں پیر باہر رکھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے تیم کے ذریعے جسمانی پاکیزگی حاصل کر لی ہے اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ اس بار عمران کا راستہ کسی شیطانی طاقت نے نہ روکا اور وہ بڑے اطمینان سے گڑھے سے باہر آگئے۔ جوزف اور جوانانوں کو عمران نے ان کے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال لیا تھا اور پھر وہ تیزی سے جنگل میں گھستے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ایک پٹھے تک پہنچ گئے تو پھر عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت وہاں ایک ایک کر کے غسل کیا اور اس کے بعد لباس پہن کر وہ سب ایک جگہ پر جمع ہو گئے۔

”عمران صاحب ہمیں اب اپنی حکمت عملی تبدیل کرنا ہوگی۔“
صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ اب میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ ہم شوٹو بچاری کی کھلی شکست کے چکر میں آنے کی بجائے اس کے خاتمے کے لئے کام کریں“..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”باس آپ اگر اجازت دیں تو میں اسے اپنے ساتھ چکاری کی

اس کی شیطانی طاقتوں سمیت اسے شکست دینی ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کے لئے کوئی اور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ یہ آستون والا سلسلہ بھی کامیاب ہوتا نظر نہیں آ رہا۔..... عمران نے کہا۔

”اور کیا راستہ اختیار کریں گے آپ عمران صاحب۔“ صفر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں اسادان جاکر ناسطور سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے یا اگر سید چراغ شاہ صاحب سے فون پر رابطہ ہو جائے تو پھر صحیح راستہ سامنے آجائے گا ورنہ جس انداز میں اس شوشو بچاری نے ہم پر قابو پایا تھا مجھے خطرہ ہے کہ یہ ایسا ہی کوئی اور حربہ استعمال کر سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن یہاں سے اسادان کا راستہ کیسے تلاش کیا جائے گا۔“ صفر نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ راستہ میں نے دیکھ لیا ہے۔“ اچانک جوڑف نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جلد واپس اسادان چلتے ہیں۔“ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

سکانا قبیلے کا سردار زاگو درختوں سے خالی چھوٹے سے حصے کے ایک کنارے پر ہاتھ میں ایک بڑا سانپ نہ اٹھائے کھڑا تھا۔ اس وقت وہ اپنے پورے قبائلی لباس میں تھا۔ قبیلے کے تمام افراد اس خالی حصے کے گرد موجود تھے۔ خالی حصے کے درمیان میں کوئی بچاری کی لاش پڑی ہوئی تھی جس کے سینے میں ابھی تک خنجر موجود تھا۔ اچانک دور سے ڈھول بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ساکت کھڑے ہوئے لوگوں میں ہلکی سی ہلچل سی نمودار ہونے لگی۔ کچھ دیر بعد ڈھول بجنے کی آوازیں قریب آ گئیں اور پھر چار مسلح افراد کے نرے میں بوڑھا مہا بچاری وہاں نمودار ہوا اور اس کے اندر داخل ہوتے ہی تمام قبائلی مہا بچاری اور دیوتاؤں کا نعرہ مارتے ہوئے زمین پر گر گئے جبکہ سردار زاگو بھی جھک گیا تھا۔

”دیوتاؤں نے تمہارا سلام قبول کر لیا ہے۔“..... بوڑھے مہا

پجاری نے اونچی آواز میں کہا تو دیوتاؤں کے نام کے نعرے مار کر سب قبائلی ایک بار پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ مہا پجاری آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہاں موجود قبیلے کے مردوں کے سامنے سے گزرنے لگا۔ وہ غور سے ہر آدمی کو دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ عورتوں اور بچوں کی قطاریں مردوں کے پیچھے تھیں اس لئے سامنے صرف مرد ہی تھے۔ چاروں طرف کا جگر لگانے کے بعد مہا پجاری سردار کے قریب آکر رک گیا۔

"جہارے قبیلے میں اس وقت کوئی ایسا آدمی نہیں ہے سردار زاگو جو پجاری بننے کے لائق ہو"..... مہا پجاری نے کہا۔

"لیکن بغیر پجاری کے تو قبیلہ نہیں رہ سکتا مہا پجاری"..... سردار زاگو نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن اس کا ایک حل ہے کہ تم شو شو پجاری کو اپنا پجاری مان لو"..... مہا پجاری نے کہا۔

"سردار کی طرح ہر قبیلے کا پجاری اس قبیلے کا مددگار ہوتا ہے مہا پجاری ورنہ سکانا قبیلہ سلاگ قبیلے کا غلام بن جائے گا۔ ہمیں اپنا علیحدہ پجاری چاہیے"..... سردار زاگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"پھر اس کا ایک اور حل ہے کہ میں تم میں سے کسی ایک کو پجاری بنا دیتا ہوں۔ وہ شو شو پجاری کا شاگرد بن جائے اور اس سے سب کچھ سیکھ لے"..... مہا پجاری نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر تم نے کسی عام آدمی کو پجاری بنانا

ہے تو پھر میرے بھائی کا شو کو پجاری بنا دو"..... سردار زاگو نے کہا۔
 "ٹھیک ہے جیسے تم کہو"..... مہا پجاری نے کہا اور پھر اس نے اونچی آواز میں کا شو کو طلب کیا۔ یہ سردار زاگو کا چھوٹا بھائی تھا اور خاصا صحت مند نوجوان تھا۔ پھر اس کے پجاری بننے کی رسومات ادا کی گئیں۔ اس کے بعد کوئی پجاری کی لاش کو تمام رسومات ادا کر کے جلایا گیا۔ اس کے بعد مہا پجاری واپس چلا گیا تو سب قبیلے والے بھی واپس اپنی جھونپڑوں کی طرف چلے گئے۔

"کا شو میرے ساتھ آؤ"..... سردار زاگو نے کا شو سے کہا اور اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے مہا پجاری سے کہہ کر تمہیں اس لئے پجاری بنوایا ہے کا شو کہ تم نہ صرف میرے چھوٹے بھائی ہو بلکہ تم میری بات مانتے بھی ہو"..... سردار زاگو نے جھونپڑی کے فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہوگی۔ مہا پجاری نے مجھے کہا ہے کہ میں جا کر شو شو پجاری کا شاگرد بن جاؤں۔ مجھے کتنا عرصہ وہاں رہنا ہوگا"..... کا شو نے کہا۔

"اس شو شو پجاری کی وجہ سے تو میں نے تمہیں پجاری بنوایا ہے۔ تم نے اس کا شاگرد نہیں بننا۔ وہ سکانا قبیلے کے خلاف ہے اور مہا پجاری بھی اس سے ملا ہوا ہے۔ تم نے شو شو کی بجائے راہولا پجاری کا شاگرد بننا ہے۔ وہ راہولا قبیلے کا پجاری ہے اور راہولا قبیلہ ہمارا حلیف قبیلہ ہے"..... سردار زاگو نے کہا تو کا شو بے اختیار

لئے میں نے ان روشنی کے ماننے والوں کو اپنے قبیلے میں پناہ دی اور پھر شو شو بچاری کے ساتھ آستون بھی کوئی بچاری نے طے کر لیا لیکن اس کے بعد حالات لکھتے بدل گئے۔ شو شو بچاری نے مہا بچاری سے مل کر ایک سازش کی۔ اس نے کوئی بچاری کو یہ لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا کہ اگر کوئی بچاری روشنی کے ماننے والوں کی خوراک میں سور کی چربی شامل کر دے تو روشنی کے مانند سے شو شو بچاری سے شکست کھا جائیں گے اور ایسی صورت میں شو شو بچاری خود ہی اپنی جگہ کوئی بچاری کو دے دے گا اور خود وہ مہا بچاری کے پاس چلا جائے گا۔ مہا بچاری نے بھی اس کی تائید کی تھی۔ کوئی بچاری اس پر آمادہ ہو گیا۔ میں نے اس کی مخالفت کی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ شو شو بچاری اور مہا بچاری دونوں انتہائی فربحی اور مکار ہیں لیکن کوئی بچاری کو ان پر مکمل اعتماد تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ پھر نتیجہ ہمارے سامنے آ گیا۔ سور کی چربی کا کھانا کھانے کے بعد جب ان روشنی والوں کا مقابلہ شو شو بچاری سے ہوا تو روشنی والے شکست کھا گئے اور شو شو بچاری نے انہیں سوائے میں قید کر دیا کیونکہ وہ انہیں سزا دو چاند گزرنے کے بعد دے سکتا تھا، قبیلے نہیں۔ پھر تپہ چلا کہ کوئی بچاری کی لاش سوائے میں پڑی ہوئی ہے جبکہ روشنی والے سب بوگ غائب تھے۔ شو شو بچاری نے اپنی طاقتوں کی مدد سے ان کی تلاش کرائی تو تپہ چلا کہ وہ اسدان پہنچ چکے ہیں جس پر شو شو بچاری نے اعلان کر دیا کہ روشنی والے شکست کھا کر اور اپنی جانیں بچا کر

اجھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم مہا بچاری کے حکم کے خلاف کام کریں....." کاٹھو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جہیں معلوم ہے کہ کوئی بچاری کو کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں..... سردار زاگو نے کہا۔

"ہاں۔ یہی بتایا گیا ہے کہ اس نے دیوتا کے خلاف بات کی اور دیوتا کا غضب اس پر ٹوٹ پڑا اور نامعلوم سمت سے دیوتا نے خنجر مارا جو اس کے سینے میں لگا اور وہ ہلاک ہو گیا....." کاٹھو نے جواب دیا۔
"یہ بات قبیلے والوں کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے پھیلائی گئی ہے۔ کوئی بچاری کا قاتل شو شو بچاری ہے۔ اس کے سینے میں جو خنجر پیوست تھا وہ شو شو بچاری کا خاص خنجر ہے....." سردار زاگو نے کہا تو کاٹھو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایسا کیوں ہوا ہے....." کاٹھو نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"سنو۔ میں جہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ کوئی بچاری اور میں ہم دونوں چاہتے تھے کہ روشنی کے ماننے والے جو مذہب دنیا سے یہاں آئے ہیں وہ شو شو بچاری کو شکست دے دیں تاکہ کوئی بچاری شو شو بچاری کی جگہ سنبھال لے۔ اس طرح ہمارا قبیلہ ڈکالا کا سب سے بڑا قبیلہ بن جائے گا اور پھر زیادہ بچے دینے والی عورتیں ہمارے قبیلے کو مل جائیں گی اور ہمارا قبیلہ روز بروز بڑا اور طاقتور ہوتا چلا جائے گا اس

واپس چلے گئے ہیں اور کوئی بیماری کی لاش ہمیں واپس بھجوا دی۔ مہا بیماری چاہتا تھا کہ سکا قبیلے والے بھی شو شو بیماری کو اپنا بیماری مان لیں لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ اس طرح ہمارا قبیلہ سلاگا قبیلے کا غلام بن جاتا جس پر اس نے مجبوراً ہمیں بیماری بنا دیا ہے۔ اگر تم جا کر شو شو بیماری کے شاگرد بن گئے تو پھر یقیناً سلاگا قبیلے والے ہمارے قبیلے کی تمام زیادہ بچے دینے والی عورتیں اس شاگردی کے عوض طلب کر لیں گے اور ہمارے پاس اس سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں رہے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شو شو بیماری جان بوجھ کر ہمیں خاص جادو اور طاقتیں نہ دے تاکہ ہمارا قبیلہ ہمیشہ اس کے زیر اثر رہے۔..... سردار زاگو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ سردار زاگو۔ کوئی بیماری کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ لوگ ہمارے قبیلے کے مہمان تھے اور مہمانوں سے دھوکہ کرنے کا مطلب ہمارے قبیلے پر دیوتاؤں کا عذاب نازل کرنا ہے۔..... کا شو نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن چونکہ میں نے اس کی مخالفت کی تھی اس لئے قبیلے پر دیوتاؤں کا عذاب نازل نہیں ہوا البتہ بیماری کوئی پر عذاب نازل ہو گیا ہے لیکن یہ دھوکہ شو شو بیماری اور مہا بیماری کی وجہ سے ہوا ہے۔ چونکہ مجبوراً یہ تھی کہ کوئی بیماری نے کسی کو اپنا شاگرد نہیں بنایا تھا اس لئے مہا بیماری کو بلانا ضروری تھا تاکہ وہ کسی کو بیماری بنا سکے ورنہ تو میں اس کے بلانے پر بھی راضی نہیں تھا۔..... سردار

زاگو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ میں اب راہولا بیماری کا شاگرد بنوں گا۔ وہ ویسے بھی ہمارے باپ کا انتہائی گہرا دوست ہے اور وہ ہم سے اپنے بچوں جیسی محبت کرتا ہے۔..... کا شو نے کہا تو سردار زاگو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”میں نے راہولا بیماری کو یہاں بلایا ہے۔ وہ ابھی پہنچنے والا ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام قبیلے کے سلسلے ہمیں اس کا شاگرد بنا دوں تاکہ شو شو بیماری اور مہا بیماری کو اعتراض کا موقع نہ مل سکے کیونکہ سارے قبیلے کا فیصلہ سردار کو بھی ماننا ہوتا ہے۔..... سردار زاگو نے کہا اور کا شو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم جا کر بیماریوں والا مخصوص لباس پہن لو اور پھر معبد میں پہنچ جانا۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔ راہولا بیماری بھی وہیں پہنچے گا۔ وہاں ہم جیسے آپس میں ساری بات چیت طے کر لیں گے پھر قبیلے والوں کو اطلاع دی جائے گی۔..... سردار زاگو نے کہا۔

”ٹھیک ہے سردار زاگو۔..... کا شو نے کہا اور اٹھ کر جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قبائلی اندر داخل ہوا اور سردار زاگو کے سلسلے جھک گیا۔

”کیا بات ہے۔..... سردار زاگو نے چونک کر پوچھا۔

”شو شو بیماری کا قاصد آیا ہے سردار۔..... آنے والے نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ بلاؤ اسے۔..... سردار زاگو نے چونک کر کہا تو قبائلی

اس لئے اب شو شو بھاری جس وقت چاہے تمہارے قبیلے پر قبضہ کر سکتا ہے اور پھر تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا۔ تمہارے قبیلے کے تمام مرد غلام بنائے جائیں گے اور تمام عورتیں سلاگ قبیلے کی لونڈیاں بن جائیں گی اور سکنا قبیلے کا نام و نشان تک ختم ہو جائے گا اور سکنا قبیلے کے جنگل پر بھی سلاگ قبیلے کا قبضہ ہو جائے گا اور شو شو بھاری اس قدر طاقتور ہے کہ وہ اگر چاہے تو آسانی سے ایسا کر سکتا ہے۔" موشا نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟" سردار زاگو نے غصے کی شدت سے چیخے ہوئے کہا۔

"ایسا ممکن ہے سردار زاگو۔ شو شو بھاری کے پاس طاقتیں ہیں۔ کانگا جادو اور اب بائلی جادو بھی ہے اور اس کی پشت پر بڑا شیطان اور اس کا بھاری مہا بھاری ہے اور دیوتا اس سے خوش ہیں۔ اس نے روشنی والوں کو بھی شکست دے دی ہے اور وہ فرار ہو گئے ہیں۔" موشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ فرار ہو گئے ہیں تو پھر شو شو بھاری کو پیغام دینے کی کیا ضرورت تھی؟" سردار زاگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اے معلوم ہے کہ وہ لوگ جب تک ہلاک نہیں ہوں گے کوشش کرتے رہیں گے اور جب تک انہیں کسی قبیلے کی پناہ نہ ملے گی وہ دکلا میں داخل نہ ہو سکیں گے اور شو شو بھاری نے تمام قبیلوں میں قاصد بھیجے ہیں اور سب قبیلوں کے سرداروں اور قاصدوں نے

واپس مڑ گیا۔ سجدہ لہوں بعد سلاگ قبیلے کا آدمی ہاتھ میں نیزہ پکڑے اندر داخل ہوا۔ نیزے کے ساتھ سفید رنگ کا کپڑا بندھا ہوا تھا جو اس کے قاصد ہونے کی نشانی تھی۔ قاصد نے سردار زاگو کو مخصوص انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو۔ کیا نام ہے تمہارا؟" سردار زاگو نے کہا۔

"موشا۔ میرا نام موشا ہے سردار اور مجھے شو شو بھاری نے قاصد بنا کر آپ کے پاس بھیجا ہے۔" آنے والے نے کہا اور سردار زاگو کے سامنے مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"ہاں بولو۔ کیا پیغام لائے ہو؟" سردار زاگو نے کہا۔

"شو شو بھاری نے کہا ہے کہ آپ آئندہ روشنی والوں کو جو شو شو بھاری کے دشمن ہیں اپنے قبیلے میں پناہ نہیں دیں گے ورنہ شو شو بھاری آپ کے قبیلے کو تباہ و برباد کر دے گا۔" موشا نے کہا تو سردار زاگو کا چہرہ غصے کی شدت سے عنابی سا ہو گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تم کس کے سامنے یہ بات کر رہے ہو۔ کیا سکنا قبیلہ سلاگ قبیلے کا غلام ہے جو شو شو بھاری نے ایسا پیغام دیا ہے؟" سردار زاگو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"سردار زاگو۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ میرا کام تو صرف پیغام پہنچانا ہے لیکن شو شو بھاری نے کہا ہے کہ اب سکنا قبیلے کا بھاری کوئی بھی ہلاک ہو چکا ہے اور جسے اب بھاری بنایا گیا ہے اسے کچھ نہیں آتا اس لئے اب ایک لحاظ سے تمہارا قبیلہ بھاری کے بغیر ہے

شو شو پجاری کو یقین دلایا ہے کہ اس کے دشمن کو وہ پناہ نہیں دیں گے اور مجھے اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔..... موشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے شو شو پجاری کا پیغام مل گیا ہے۔ اب ہم اس بارے میں معبد میں جا کر دیوتا سے بات کریں گے اور پھر جیسے دیوتا فیصلہ کریں گے ویسے ہی کریں گے۔..... سردار زاگو نے کہا۔

"تو کیا مجھے جواب کا انتظار کرنا ہو گا؟..... قاصد موشا نے کہا۔

"ہاں۔ تم قاصدوں والی جھونپڑی میں رہو۔ جب دیوتا جواب دیں گے تو ہم تمہیں جواب دے دیں گے۔..... سردار زاگو نے کہا تو موشا اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر جھونپڑی سے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد سردار زاگو کو راہولا پجاری کے معبد میں پہنچنے کی اطلاع مل گئی تو وہ جھونپڑی سے نکلا اور معبد میں پہنچ گیا۔ وہاں بوڑھا راہولا پجاری اور سردار زاگو کا چھوٹا بھائی کا شو موجود تھے۔ سردار زاگو نے راہولا پجاری کو سلام کیا اور پھر وہ اس کے سامنے اپنے بھائی کا شو کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"مجھے کا شو نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم فکر مت کرو۔ میں کا شو کو استا بڑا پجاری بنا دوں گا کہ شو شو پجاری بھی اس کی طاقت پر حیران رہ جائے گا۔..... راہولا پجاری نے کا شو کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے راہولا پجاری کہ آپ صرف بوڑھے ہو جانے کے وجہ سے شو شو پجاری کا مقابلہ نہیں کرتے ورنہ آپ طاقتوں کے لحاظ

سے کسی طرح بھی اس سے کم نہیں ہیں اور شو شو پجاری دکلا میں اگر کسی سے ڈرتا ہے تو وہ صرف آپ ہیں۔ لیکن ایک مسئلہ ایسا سامنے آیا ہے جس نے مجھے بے حد پریشان کر دیا ہے اور میں اس سلسلے میں آپ سے فوری مشورہ لینا چاہتا ہوں۔..... سردار زاگو نے کہا۔

"کون سا مسئلہ؟..... راہولا پجاری نے چونک کر پوچھا۔ کا شو بھی چونک کر اپنے بھائی سردار زاگو کو دیکھنے لگا۔

"شو شو پجاری کا قاصد موشا آیا ہے۔..... سردار زاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس سے ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"ہو نہ۔ یہ تو واقعی کھلی دھمکی ہے۔..... راہولا پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف آنکھیں بند کر لیں بلکہ دونوں ہاتھ بھی اپنی آنکھوں پر رکھ لئے اور سردار زاگو اور کا شو دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ راہولا پجاری بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد اس نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

"ہر چیز سیاہ دھند میں چھپی ہوئی ہے لیکن اس سیاہ دھند میں روشنی بھی چمک رہی ہے اس لئے میرا اندازہ ہے کہ روشنی کی جیت ہو گی۔ اگر وہ تمہیں پناہ کے لئے کہیں تو تم انہیں پناہ دے دینا۔ راہولا پجاری نے کہا۔

"لیکن شو شو پجاری کا کیا ہو گا۔ کا شو تو ابھی کچھ نہیں جانتا۔"

سردار زاگو نے کہا۔

”میں تمہیں ایک جھنڈا دے جاؤں گا۔ تم اسے معبد پر لہرا دینا۔ کاشو کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ جلد از جلد کاشو کو طاقتور پجاری بنا کر واپس بھیج دوں اور جب تک یہ جھنڈا معبد پر لہراتا رہے کاشو شہ پجاری تمہارا یا تمہارے قبیلے کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔“..... راہولا پجاری نے کہا تو سردار زاگو اور کاشو دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسادان میں ناسطور کی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ وہ سب جوزف کی رہنمائی میں سلاگ قبیلے کی سرحد سے پیدل چلتے ہوئے اسادان پہنچے تھے۔ گو انہیں راستے میں کافی تکالیف بھی اٹھانی پڑیں کیونکہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں تھا اور جنگل درندوں سے بھرا ہوا تھا لیکن جوزف اور عمران نے اپنی حاضر دماغی اور کارکردگی کی بنا پر ان تکالیف پر بروقت قابو پایا تھا اور وہ کئی گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد بہر حال صحیح سلامت اسادان پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اس بار عمران پہلے کی طرح کسی ہوٹل میں ٹھہرنے کی بجائے براہ راست ناسطور کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا تھا۔ ناسطور اپنی رہائش گاہ پر موجود نہیں تھا لیکن اس کے آدمی نے انہیں ایک کمرے میں پہنچا دیا اور خود وہ ناسطور کو تلاش کرنے اور ان کی آمد کی اطلاع دینے کے لئے چلا گیا تھا۔

پہنچ جاتا"..... ناسطور نے فرش پر بیٹھی ہوئی دری پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو آپ کا رابطہ ہوا ہے شاہ صاحب سے یا نہیں"..... عمران نے چونک کر قدرے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہوا ہے رابطہ اور انہوں نے آپ کے لئے پیغہ دیا ہے کہ آپ کو وہاں پہنچانے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ کسی شیطانی طاقت سے باقاعدہ جادو کے مقابلے کرتے پھرے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو ان کا پیغام دے دیا جائے کہ آئندہ اگر آپ نے یا آپ کے ساتھیوں نے ایسا کیا تو ضروری نہیں ہے کہ آپ کو سوائیکے میں ہوش میں لایا جائے"..... ناسطور نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ میں سمجھا نہیں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ شاہ صاحب کا مطلب آپ بخوبی سمجھ گئے ہیں۔ اصل میں جو لائحہ عمل آپ نے اختیار کیا ہے شاہ صاحب ایسا نہیں چاہتے اس لئے انہوں نے یہ بات کی ہے"..... ناسطور نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ میں نے تو یہ لائحہ عمل آپ کے مشورے سے اختیار کیا تھا اور اب بھی میں اسی وجہ سے وہاں سے واپس آیا ہوں۔ آپ ایسا کریں کہ میری براہ راست شاہ صاحب سے

"عمران صاحب اگر سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ ہو جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ وہ ہماری درست سمت میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔" صغدر نے کہا۔

"ہاں دیکھو۔ کوشش تو کریں گے"..... عمران نے جواب دیا۔ "آپ کو ان کا فون نمبر تو معلوم ہے۔ کسی پبلک کال آفس سے جا کر وہاں فون کر لیتے ہیں"..... صغدر نے کہا۔

"ایسے نہیں۔ پہلے ناسطور سے بات ہو جائے"..... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور صغدر ہونٹ بھیج کر خاموش ہو گیا۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ناسطور تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"..... ناسطور نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ناسطور کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر سلام کا جواب دینے اور مصافحہ کرنے کے بعد وہ سب بیٹھ گئے۔

"آپ کو میرا انتظار کرنا پڑا میں معذرت خواہ ہوں۔ ویسے تو مجھے آپ کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کی دوبارہ میرے پاس آنے کی وجہ کیا ہے۔ میں آپ کو کسی قسم کا مشورہ دینے سے پہلے شاہ صاحب سے رابطہ کرنا چاہتا تھا۔ شاہ صاحب کسی خصوصی عبادت میں مصروف تھے اس لئے مجھے بھی ان سے رابطہ کے لئے انتظار کرنا پڑا ورنہ میں آپ کی آمد سے پہلے یہاں واپس

بات کرا دیں۔..... عمران نے کہا۔

”میں نے شاہ صاحب سے عرض کی تھی کہ وہ آپ کو براہ راست ہدایات دے دیں لیکن انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ عقلمند انسان ہیں اس لئے آپ خود ہی سمجھ جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ کو ان کا یہ پیغام دے دیا جائے کہ مقابلہ دو برابر طاقتوں میں ہوتا ہے۔ خیر اور شر میں آویزش ضرور ہوتی ہے مقابلہ نہیں ہوتا اس لئے آپ مقابلے کی بات ذہن سے نکال دیں ورنہ آپ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا بہت نقصان کر لیں گے۔..... ناسطور نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ان کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن اصل بات جو میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ بات اب بھی سمجھ نہیں آئی کہ مجھے کیا کرنا ہو گا۔ کیا میں اسے گولیوں سے اڑا دوں۔..... عمران نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو ناسطور بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ واقعی بے حد دلہ گئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ شیطانی طاقتوں کے حامل لوگ روشنی کے سامنے دالوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔..... ناسطور نے کہا۔

”ہاں۔ وہ پاکیزگی کا حصار ختم کرتے ہیں جیسے ان لوگوں نے دھوکے سے ہمارے ساتھ کیا۔..... عمران نے کہا۔

”اگر آپ ان کی شیطانی اور کالی طاقتوں کو ان سے علیحدہ کرنا چاہیں تو آپ کیا کریں گے۔..... ناسطور نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر اہتائی حیرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

”مم۔ میں۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں انہیں کیسے پاکیزہ کر سکتا ہوں۔ وہ تو ہیں ہی گندے۔..... عمران نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو ناسطور ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ انسان تو احسن تقویم پر پیدا کیا گیا ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ پھر یہ تو خود انسان ہی ہے جو اپنے نظریات اور اعمال سے اہتائی پستی تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا اہتائی پستی میں گرے ہوئے انسان کو دوبارہ احسن تقویم پر نہیں لایا جاسکتا۔..... ناسطور نے اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ میں اس کے سامنے اسلام کی حقانیت پیش کروں اور اسے گندگی سے نکال کر انسانیت کی سطح پر لے آؤں لیکن یہ کام جبری طور پر تو نہیں ہو سکتا اور پھر وہ بھاری ہے اور شیطان کا بھاری ہے۔ وہ کیسے اس سطح پر آ سکتا ہے۔..... عمران نے پہلے سے زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب جب بھی کوئی دعویٰ کرے اور وہ دعویٰ پورا نہ ہو تو پھر کیا ہوتا ہے۔..... ناسطور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”آپ پلیز کھل کر بات کریں۔ مجھ سے یہ بہیلیاں نہیں بوجھی جاتیں۔ میں ذہنی طور پر دلہ گیا ہوں۔ میری سمجھ میں کوئی بات واضح طور پر نہیں آ رہی اس لئے آپ پلیز صاف صاف بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہو گا اور کیا نہیں کرنا ہو گا۔..... عمران نے اس بار قدرے

فصلیہ لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب آپ کی ناراضگی بجا ہے لیکن میرا یہ منصب نہیں ہے کہ میں آپ کی رہنمائی کر سکوں۔ پہلے بھی جو لائحہ عمل آپ نے میرے مشورے سے طے کیا تھا وہ کام نہیں دے سکا بلکہ آپ اور آپ کے ساتھی اس بیماری کے ہاتھ لگ گئے اور اگر شاہ صاحب نے مہربانی نہ کی ہوتی تو آپ کو اس خطرناک گروہ میں بڑی مشکل ہوتی اور نہ آپ کے ذہنوں میں جھم والی بات آتی اور نہ آپ وہاں سے نکل سکتے اس لئے میں مشورہ تو نہیں دے سکتا البتہ جو کچھ شاہ صاحب نے بتایا ہے اس کے مطابق میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اس شوشو بیماری کی شیطانی طاقتوں کو اس سے علیحدہ کر دیں اور پھر اسے سب کے سامنے بے بس کر کے شکست دے دیں“..... ناسطور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے کہنے پر اس کی شیطانی طاقتیں اس سے علیحدہ ہو جائیں۔ وہ میری بات کیوں مانیں گی“..... عمران نے کہا۔

”ناسطور صاحب کی بات کا مطلب یہ ہے عمران صاحب کہ شوشو بیماری کو اس پنج پر لے آیا جائے کہ اس کی شیطانی طاقتیں بھی اس کی مدد نہ کر سکیں..... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن اسے اس پنج پر کیسے لایا جائے۔ یہی بات تو کچھ میں نہیں آ

رہی“..... عمران نے کہا۔

”آپ نے اب تک جو ذف کی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا عمران صاحب جبکہ میرا خیال ہے کہ جو ذف اور جوانا دونوں مل کر اس شوشو بیماری کو کتنی کا ناچ ناپٹنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔“ ناسطور نے کہا۔

”نہیں۔ میں اپنے ساتھیوں کو اس طرح اندھے کنوئیں میں نہیں دھکیل سکتا۔ پہلے میں خود مطمئن ہونا چاہوں گا پھر آگے بات ہوگی اور اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے خود شاہ صاحب سے بات کرنا ہوگی۔ ٹھیک ہے میں کسی پبلک کال آفس سے جا کر شاہ صاحب کو فون کر لیتا ہوں اور اگر شاہ صاحب نے بھی اسی طرح مبہم باتیں کیں تو پھر میں واپس چلا جاؤں گا“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ناسطور بھی اٹھ کھڑا ہوا اور عمران کے ساتھی بھی۔

”آپ تشریف رکھیں میں فون لے آتا ہوں۔ آپ یہیں سے بات کر لیجئے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس کی تمام تر ذمہ داری آپ کی اپنی ہوگی“..... ناسطور نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر واپس بیٹھ گیا۔ اس کے پہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”عمران صاحب میرے خیال میں اس بار آپ کا انتخاب درست

کارڈلیس فون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاہ صاحب لائن پر ہیں بات کر لیجئے۔"..... ناسطور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے فون کا بٹن آن کر دیا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں شاہ صاحب۔"..... عمران نے بٹن آن کرتے ہی انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے۔ مجھے ناسطور نے جہاری پھنسون کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں واضح طور پر سب کچھ بتا دوں تاکہ تم اس کے مطابق عمل کر سکو تو بیٹے پھر جہارے اور ایک عام آدمی کے درمیان کیا فرق رہ جائے گا۔ مجھے جہاری ذہانت اور کارکردگی پر مکمل اعتماد ہے۔ شوٹو بجاری شیطان کا مناسدہ ہے اور شیطان کو یہ معلوم ہے کہ وہ روشنی کے مقابلے پر نہیں ٹھہر سکتا اس لئے روز اول سے اب تک شیطان کبھی کھل کر روشنی کے مقابل نہیں آیا۔ اس نے ہمیشہ دھوکے، مکاری اور فریب سے کام لیا ہے۔ وہ انسان کے دلوں اور ذہنوں میں دوسرے اور شک ڈال دیتا ہے اور اسے روشنی کے رستے سے بھٹکاتا چلا آیا ہے اور اب بھی وہ یہی کرے گا۔ یہ جہاراکام ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو کہ وہ تمہیں شیطان کے مقابلے میں استقامت بخشنے اور تم بھٹکنے

طور پر نہیں کیا گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے اس سے پہلے اس قسم کے خصوصی مشن سرانجام دیئے ہیں لیکن یہ مشن ان سب سے علیحدہ نوعیت کا ہے اس لئے آپ بری طرح لکھ گئے ہیں۔"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جہاری بات درست ہے۔ مجھے دراصل پہلے سے ہی خدشہ تھا اور اسی خدشے کے پیش نظر میں نے انکار کر دیا تھا لیکن پھر سرداور کے ساتھ جو حالات پیش آئے ان کی وجہ سے مجھے مجبوراً آمادہ ہونا پڑا کیونکہ سرداور کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ پاکیشیا کے مفادات کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آئندہ یہ عمل سرداور یا کسی اور پر دوبہرایا جائے اس لئے میں خود یہاں آگیا تاکہ اس شوٹو بجاری کا خاتمہ کر سکوں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ میرے سامنے کوئی واضح ٹارگٹ نہیں ہے۔ کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہے اور اب تک میں نے آپ سب کے ساتھ مل کر جو کچھ کیا ہے یہ تو اندھیرے میں ٹامک ٹونیاں مارنے والی بات ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اب تک ہم نے کوئی واضح اور نمایاں کامیابی حاصل نہیں کی بلکہ اللہ ہمارے خلاف ہی حالات گئے ہیں۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ناسطور اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ترین کارڈلیس فون تھا۔

"یہ آپ کے پاس ہے۔ یہ تو۔"..... عمران نے اس جدید ترین

کرنے والے بزرگ ہیں۔ شاہ صاحب بھی ان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے بی تجھے شاہ صاحب کے پاس بھیجا تھا۔ اگر آپ کہیں تو میں ان سے آپ کی ملاقات کرا دوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی ذہنی ٹھن کو دور کر دیں گے۔..... ناسطور نے کہا۔

”اوہ ضرور۔ اگر ایسا ہے تو زیادہ بہتر ہے۔ کچھ مزید وضاحت ہو جائے گی۔.....“ عمران نے کہا تو ناسطور اٹھ کھڑا ہوا۔

”ایک منٹ ٹھہریں میں ابھی انتظام کر کے آتا ہوں۔“ ناسطور نے کہا اور اٹھ کر واپس اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ قہوڑی در بعد وہ واپس آیا۔

”کیسے.....“ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ قہوڑی در بعد وہ ناسطور کی رہنمائی میں پیدل چلتے ہوئے اسادان شہر کے مغربی کونے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”شاہ صاحب نے مجھے بابا نمنسان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہوگی.....“ عمران نے اچانک ناسطور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ویسے اگر کوئی رکاوٹ ہوگی تو بابا نمنسان خود ہی بات کرنے سے انکار کر دیں گے۔.....“ ناسطور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ قہوڑی در بعد وہ ایک پرانے سے محلے کی ایک تنگ گلی میں سے گزر کر ایک بہت خستہ حال سے مکان

سے نچ جاؤ.....“ شاہ صاحب کی نرم اور آہستہ آواز عمران کے کانوں میں پڑتی رہی۔

”آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ لیکن مجھے اس کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے۔ بس یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔.....“ عمران نے اہتائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”شو شہجاری کو اس بات کا احساس ہو چکا ہے کہ تمام شیطانی طاقتیں بھی مل کر اسے اس قدر طاقتور نہیں بنا سکتیں کہ وہ روشنی کے مقابل ایک لمحے کے لئے بھی ٹھہر سکے۔ بس اس خیال رکھنا کہ کوئی پکی ہوئی چیز نہ کھانا اور آبشار اور قدرتی چشموں کا پانی جو اور اپنے ساتھی جوزف کی صلاحیتوں کا فائدہ اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار ہو گا۔ اللہ حافظ.....“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے واپس ناسطور کی طرف بڑھا دیا۔

”آپ کا شکریہ کہ آپ نے شاہ صاحب سے میرا براہ راست رابطہ کرا دیا۔ اب ہمیں اجازت دیں.....“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”بٹھیں عمران صاحب میں سمجھتا ہوں کہ آپ شاہ صاحب سے بات کر لینے کے باوجود اپنے مشن پر واضح نہیں ہو سکے۔ شاہ صاحب بہت بڑے روحانی بزرگ ہیں۔ وہ صرف اشارہ کر دیتے ہیں اور میری تو ویسے بھی کوئی حیثیت نہیں ہے البتہ یہاں اسادان میں ایک صاحب رہتے ہیں جن کا نام بابا نمنسان ہے۔ وہ بڑے شفیق اور محبت

مند نظر آ رہا تھا، زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ٹانگوں پر سیاہ رنگ کا کبل پڑا ہوا تھا۔

"مجھے افسوس ہے جناب کہ میں دونوں ٹانگوں سے معذور ہوں اس لئے آپ جیسے بڑے لوگوں کے استقبال کے لئے اٹھ نہیں سکتا۔ امید ہے آپ معاف کر دیں گے"..... سلام دعا کے بعد اس بوڑھے آدمی نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہم نے آپ کو تکلیف دی"..... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ آپ کی یہاں آمد میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہے کیونکہ جس کی تعریف شاہ صاحب کریں اس سے ملاقات تو سعادت کی بات ہے"..... بوڑھے بابا نمنسان نے کہا۔

"یہ تو شاہ صاحب کی مہربانی ہے جناب ورنہ میں تو انتہائی مسیر اور عاجز سادیا دار آدمی ہوں"..... عمران نے سلسلے میں بیٹھے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے فرش پر بیٹھ گئے جبکہ ناسطور سائیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

"علی عمران صاحب مجھے معلوم ہے کہ آپ میرے پاس کس مقصد کے لئے آئے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہاں اس علاقے میں آپ کی آمد کا اصل مقصد کیا ہے۔ شاہ صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں۔ ان سے تو زیادہ تفصیل سے بات نہیں ہو سکتی البتہ میں ایک عاجز اور گنہگار آدمی ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ بزرگوں کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نظر کرم کی ہے اور میں اس کا

کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ دروازے کے پٹ غائب تھے البتہ اس پر ایک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا۔

"آجاؤ اندر"..... ان کے رکٹے ہی ایک بھرائی ہوئی سی آواز اندر سے سنائی دی اور ناسطور نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا خستہ حال مکان تھا جس کے چھوٹے سے صحن کے بعد برآمدہ تھا اور برآمدے کے پیچھے ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ ناسطور اس دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ آواز تو یوں سنائی دی تھی جیسے کوئی دروازے کے پیچھے کھڑا اندر آنے کا کہہ رہا ہو جبکہ کمرہ تو دروازے سے کافی دور ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آجاؤ ناسطور اور مہمانوں کو بھی لے آؤ"..... جیسے ہی وہ برآمدے میں داخل ہوئے انہیں پھر وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"آئیے جناب"..... ناسطور نے کہا اور پھر وہ کمرے میں داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اس کے فرش پر پرانی سی دری پٹی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک بوڑھا آدمی جس کی سفید داڑھی تھی اور سر کے بال بھی برف کی طرح سفید تھے لیکن جسمانی طور پر وہ خاصا مضبوط اور صحت

کے جگر میں پھنس گئے۔ بہر حال آپ نے اپنے ساتھیوں کی مثالی روہیں تو آزاد کرائیں لیکن پھر شو شو بھاری نے مکر و فریب سے کام لے کر آپ کو ناپاک جانور کی چربی کھلا دی اس طرح اس کی شیطانی طاقتوں نے آپ پر غلبہ حاصل کر لیا اور یہ غلبہ واقعی مکمل ہو جاتا اگر شاہ صاحب اس میں مداخلت نہ کرتے اور اب یہ صورت حال ہے کہ آپ مزید مشورے کے لئے اسداوان آئے ہیں جبکہ شو شو بھاری نے اس دوران ڈکالا کے تمام قبیلوں کو اس بات کا پابند کرنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی قبیلہ آپ کو پناہ نہ دے لیکن پہلے آپ نے جس قبیلے کی پناہ حاصل کی تھی، میرا مطلب ہے سکانا قبیلہ اور جس کے بھاری کوئی نے آپ سے دھوکہ کیا تھا اس قبیلے کے سردار نے آپ کو دوبارہ پناہ دینے کا اعلان کر دیا ہے کیونکہ اس دھوکے میں سردار کا ہاتھ نہیں تھا۔ اس نے اس کام میں کوئی بھاری کی مخالفت کی تھی۔ اب اس کوئی بھاری کی جگہ اس سردار کا بھائی کا شو بھاری بن گیا ہے لیکن اسے مکمل بھاری بننے میں ابھی کافی عرصہ لگ جائے گا اس لئے فی الحال یہ قبیلہ بھاری کے بغیر ہے اس لئے آپ آسانی سے اپنے ساتھی جوڑف کو اس قبیلے کا عارضی بھاری بنا سکتے ہیں۔ آپ کا دوسرا ساتھی جوانا جوڑف کا محافظ بن سکتا ہے۔ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔ میں اس کام میں آپ کی مدد کروں گا اور سردار ڈاگو آپ کے بات کرتے ہی فوراً اس بات پر رضامند ہو جائے گا۔ جب جوڑف سکانا قبیلہ کا عارضی بھاری اور اس کا محافظ جوانا بن جائے گا تو پھر

شکر گزار ہوں ورنہ میری تو اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن میں آپ کے ساتھ تفصیل سے بات کر سکتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کس بھٹن میں ہسلا ہیں..... بابا نمنسان نے یگھت اجتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ میری ذہنی بھٹن دور کر سکیں تو میں آپ کا بے حد مشکور رہوں گا..... عمران نے کہا۔

”علی عمران صاحب۔ شاہ صاحب نے آپ کو پہلے اس شو شو بھاری کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا لیکن آپ نے اس بنا پر انکار کر دیا کہ یہ کام آپ کو اپنے منصب کے شایان شان نہ لگا تھا لیکن پھر جب شو شو بھاری نے آپ کے سانس دان پر کافرستان کے آدمیوں سے کثیر دولت لے کر وار کیا تو آپ کو اس کام کی اہمیت کا علم ہوا اور آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر اس فیصلے کی حکومت کے بڑوں نے بھی تائید کر دی۔ سنا ہے آپ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گئے۔ یہاں پہنچنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات کا علم آپ کو بھی ہے اور مجھے بھی اس لئے انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا یہ نظریہ میرے خیال کے مطابق درست ہے کہ آپ سلاگا قبیلے کا معبد اور اس کے دیوتا کو سب کے سامنے جلا کر راکھ کر دیں۔ اس طرح شو شو بھاری کا طلسم ٹوٹ جائے گا لیکن اس نے آپ سے پہلے آپ کے ساتھیوں پر وار کر دیا اور آپ کے ساتھیوں کی مثالی روہیں اپنے قبضے میں کر لیں اس طرح آپ اس

سے سوال کرے گا۔ اگر شو شو اس سوال کو پورا نہ کر سکے گا تو وہ جوزف کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گا اور جیسے ہی وہ اطاعت قبول کرے گا اس کی ساری طاقتیں جوزف کی اطاعت قبول کر میں گی اور پھر جوزف صرف حکم دے گا اور اس کی طاقتیں اسے چھوڑ کر چلی جائیں گی۔ اس طرح شو شو پجاری بے بس ہو کر رہ جائے گا۔ اس کے بعد آپ سلاک کے معبد اور اس کے دیوتا کو تباہ و برباد کر دیں اور یہ بھی سن لیں کہ آپ نے اس کے لئے جو سائنسی طریقہ سوچا ہے وہ کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ یہ طریقہ کھلی جگہ پر کام کرتا ہے بند جگہ پر نہیں البتہ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرنے والی مخصوص طاقتوں کا خاتمہ کر دیا جائے اور ان کا خاتمہ آپ اپنی ذہانت اور جوزف کی معلومات کی بنا پر آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس طرح شو شو پجاری جو اس وقت اپنی شیطانی طاقتوں کی وجہ سے روشنی کے مقابل آ رہا ہے اپنی موت آپ مر جائے گا۔ بابا نمسان نے کہا۔

”کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں اس شو شو پجاری کا عام انداز میں خاتمہ کر دوں۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ آپ ماورائی طاقتوں کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ کا اسلحہ اس پر اثر انداز ہی نہیں ہوگا۔“ بابا نمسان نے جواب دیا۔

”لیکن جوزف اس شو شو پجاری سے ایسا کون سا سوال کرے گا

شو شو پجاری ان دونوں کے خلاف کوئی اقدام نہ کر سکے گا کیونکہ یہ پجاری کی روایت اور اصولوں کے خلاف ہے۔“ بابا نمسان نے کہا۔

”لیکن اس نے کوئی پجاری کو تو ہمارے سامنے ہلاک کر دیا تھا۔“ عمران نے کہا۔

”وہ اس لئے کہ کوئی پجاری نے خود روایات اور اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی کہ مہمانوں کے ساتھ دھوکہ و فریب کیا تھا اس لئے وہ کمزور ہو گیا تھا اور شو شو پجاری کو اس پر غلبہ حاصل کرنے کا موقع مل گیا تھا۔“ بابا نمسان نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ چلیں ایسا ہو گیا پھر۔“ عمران نے کہا۔

”جوزف ڈکالا میں اپنے بڑے پجاری ہونے کا اعلان کر دے گا اور شو شو پجاری کو مجبوراً اس کا جواب دینا ہوگا اور یہاں ڈکالا میں اگر دو پجاری ایک دوسرے کو لٹکار دیں تو پھر اس کا فیصلہ ایک خاص انداز میں کیا جاتا ہے اور وہ خاص انداز یہ ہے کہ جب چاند پورا ہوتا ہے تو دونوں پجاری ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں اور لٹکارنے والا پجاری یعنی جوزف شو شو پجاری سے کوئی ایسا سوال کرے گا جسے پورا کرنا شو شو پجاری کے لئے لازمی ہوگا اور اگر وہ پورا کر دے تو پھر وہ بڑا پجاری بن جائے گا اور وہ لٹکارنے والے پجاری کو ہلاک کر سکتا ہے لیکن اگر وہ سوال پورا نہ کر سکے گا تو پھر اسے لٹکارنے والے کی اطاعت قبول کرنا ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں جوزف شو شو پجاری

جسے وہ پورا نہ کر سکے۔ یہ بات اب تک سوچنے کے باوجود میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔..... عمران نے کہا تو بابا نمنسان بے اختیار مسکرا دیئے۔

”یہ سوچنا آپ کا کام ہے البتہ ایک مثال دے سکتا ہوں کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ چاند کی چودھویں رات کو کب مکمل گرہن لگے گا جو دو گھنٹے تک قائم رہے گا۔..... بابا نمنسان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ وری گڈ۔ آپ نے واقعی خصوصی مہربانی کی ہے۔..... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب دراصل آپ نے اپنی عقل کو استعمال نہیں کیا ورنہ ایسے تو بے شمار کام یہاں ہو سکتے ہیں۔..... بابا نمنسان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے اب ہمیں اجازت دیں۔ اب ہم اس شو شو بیماری سے خود نمٹ لیں گے۔..... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بابا نمنسان سے اجازت لے کر اور مصافحہ کر کے وہ اس مکان سے باہر آ گئے۔ اب عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید اب وہ ذہنی طور پر خاصا مطمئن ہو چکا تھا۔

شو شو بیماری اپنی جھونپڑی میں جت لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور بظاہر وہ گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک جھونپڑی سے باہر اسے سرسراہٹ کی آواز سنائی دی تو اس نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ اس طرح اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ اس کی نظریں جھونپڑی کے کھلے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ایک سیاہ رنگ کا انتہائی مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔

”اوہ جوانگ۔ آج تم اس روپ میں۔ کیا مطلب۔ میں تو تمہیں اس روپ میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔..... شو شو بیماری نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے۔ پہلے تو تم نے مہاراجہ جی کی بجاری کے کہنے پر کوئی بجاری کو اپنے ساتھ ملا کر انہیں سو رکھی مگر اب یہاں پہنچا تو انہیں دیکھا کہ وہ عارضی طور پر جہاز سے اتر چکے تھے۔ اب وہ پوری طرح ہوشیار ہوں گے اس لئے اب یہ کام نہیں چل سکتا۔ اب تمہیں اپنا طریقہ کار بدلنا ہو گا اور بڑے شیطان نے اس لئے تجھے جہاز کا محافظ بنا کر بھیجا ہے تاکہ میں جہاز کی درست طور پر رہنمائی کر سکوں کیونکہ بڑا شیطان دیکھ رہا ہے کہ اس بار روشنی کے سامنے والے جہاز کے خلاف بہت سخت حربے استعمال کریں گے۔“

جو انگ نے کہا۔

”کس قسم کے حربے“..... شو شو پجاری نے چونک کر پوچھا۔
 ”کسی بھی قسم کے۔ وہ انتہائی خطرناک ذہانت کے مالک ہیں اور ان کی ذہانت کا توڑ میں ہی کر سکتا ہوں“..... جو انگ نے کہا۔
 ”دیکھو جو انگ اگر جہار خیال ہے کہ میں ناکارہ آدمی ہوں یا میرے پاس کوئی طاقت نہیں ہے اور تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو تو یہ بات ذہن میں رکھو کہ تم محض ایک طاقت ہو جسے کسی بھی وقت فنا کیا جا سکتا ہے جبکہ میں انسان ہوں“..... شو شو پجاری نے غصیلے لہجے میں کہا تو جو انگ بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم فکر نہ کرو شو شو۔ میں تو جہار نائب بن کر کام کروں گا اور میں تو جہاری مدد کرنے آیا ہوں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ تم ڈکالا کے سب سے طاقتور پجاری ہو اور دیوتا اور شیطان سب تم پر مہربان ہیں“..... جو انگ نے کہا تو شو شو پجاری کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جھونپڑی میں ایک مقامی آدمی داخل ہوا اور ان دونوں کے سامنے ٹھک گیا۔

”کیا بات ہے“..... شو شو پجاری نے چونک کر پوچھا۔
 ”سکانا قبیلے کے سردار زاگو کو بھیجا جانے والا قاصد واپس آگیا ہے شو شو پجاری اور وہ تمہیں کوئی خاص بات بتانا چاہتا ہے“..... قبائلی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بلاؤ اسے“..... شو شو پجاری نے کہا تو قبائلی واپس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک اور قبائلی اندر داخل ہوا۔

”موشا کیا بات ہے“..... شو شو پجاری نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سردار زاگو نے پیغام دیا ہے کہ وہ جہارے دشمنوں کو پناہ دینے کا فیصلہ کر چکا ہے“..... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اور کچھ“..... شو شو پجاری نے پوچھا۔

”وہاں راہولا پجاری آیا تھا وہ کاشو پجاری کو اپنے ساتھ اپنے قبیلے راہولا میں لے گیا ہے اور وہاں معبد پر راہولا پجاری کا جھنڈا لہرا دیا گیا ہے“..... آنے والے نے کہا۔

”تم قبیلے کے دوسرے بڑوں سے ملے تھے۔ ان کے کیا خیالات ہیں“..... شو شو پجاری نے پوچھا۔

”وہ سب سردار زاگو کے ساتھ ہیں۔ وہ سب سلاک قبیلے کی اطاعت قبول کرنے سے انکاری ہیں“..... موشانے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”ہونہر۔ ٹھیک ہے تم اب جا سکتے ہو“..... شو شو پجاری نے

کہا اور آنے والا سلام کر کے واپس چلا گیا۔

”ہونہر۔ اب جب تک سکانا قبیلے کا خاتمہ نہیں ہو گا مجھے چین نہیں آئے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کے وہاں پہنچنے سے پہلے ان کو ایسا سبق سکھا دوں کہ آئندہ شو شو پجاری کا نام سنتے ہی وہ

خود بخود سجدوں میں گر جائیں"..... شوشو پجاری نے پھنکارے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اجازت دے دو میں سردار زاگو کو تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن قبیلے کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہوں"..... جو انگ نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح شوشو کا رعب کیسے پڑے گا۔ یہ کام مجھے خود کرنا ہو گا"..... شوشو پجاری نے کہا۔

"اگر تم ایسا کرنا چاہتے ہو تو تم سردار کی بیوی زاشی کو اپنے ساتھ ملاؤ"..... جو انگ نے کہا تو شوشو پجاری نے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا زاشی اپنے شوہر کے خلاف میرا ساتھ دے گی"..... شوشو پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اگر میں اسے کہہ دوں تو وہ ضرور تمہارا ساتھ دے گی کیونکہ اسے بھی طاقتیں حاصل کرنے کا بے حد شوق ہے اور وہ کوئی پجاری سے اپنے شوق کا اظہار کرتی رہتی تھی لیکن کوئی پجاری نے اسے یہ کہہ کر صاف جواب دے دیا تھا کہ عورتیں طاقتیں حاصل نہیں کر سکتیں اس لئے وہ مایوس ہو گئی تھی اور پھر سردار زاگو نے بھی اسے انتہائی سختی سے ڈانٹ دیا تھا لیکن میرے پاس جو طاقتیں ہیں وہ عورتیں حاصل کر سکتی ہیں اس لئے اگر میں اس سے بات کروں تو وہ لامحالہ میری بات مانے گی"..... جو انگ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی کام ہو سکتا ہے۔ اب تم مجھے مشورہ دو کہ میں کیا اقدام اٹھاؤں جس سے فوری طور پر سکنا قبیلے کو یہ معلوم ہو

جائے کہ اس کے سردار نے میری بات نہ مان کر اپنے قبیلے کے ساتھ زیادتی کی ہے..... شوشو پجاری نے کہا۔

"بڑا آسان طریقہ ہے شوشو۔ تم سکنا قبیلے کے تمام بچوں کو کارساگہ کی دھمکی دے دو اور پھر دس بچوں پر کارساگہ کا عمل کرو دو اور باقی کے بارے میں کل تک کی مہلت دے دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"..... جو انگ نے کہا۔

"لیکن کارساگہ کے لئے تو کسی عورت کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی انہی کے قبیلے کی ہو"..... شوشو پجاری نے کہا۔

"زاشی کو میں اس کے لئے تیار کر لوں گا"..... جو انگ نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر سکنا قبیلہ تو کیا شوشو کی طرف کوئی نیڑی نگاہ سے نہ دیکھ سکے گا"..... شوشو پجاری نے کہا۔

"تو پھر جا کر زاشی سے بات کروں"..... جو انگ نے کہا۔

"ہاں جاؤ۔ لیکن جلدی واپس آنا۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد یہ کام مکمل ہو جائے"..... شوشو پجاری نے کہا۔

"میں جلدی واپس آ جاؤں گا"..... جو انگ نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے جھونپڑی سے باہر چلا گیا اور شوشو پجاری اٹھ کر جھونپڑی میں ٹپلنے لگا۔ کافی درگزر گئی تو اچانک جھونپڑی سے باہر سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور شوشو پجاری بے اختیار اچھل پڑا۔ چند لمحوں بعد جو انگ اپنے نئے حلیے میں جھونپڑی میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”ہاں۔ لیکن پہلے تمہیں ایک آزمائش سے گزرنا ہو گا۔“ شو شو بھاری نے کہا۔

”میں ہر آزمائش کے لئے تیار ہوں۔“ زاشی نے جواب دیا۔
 ”تو سنو۔ میں تمہارے قبیلے کے دس بچوں پر ایک خاص عمل کرنا چاہتا ہوں اور یہ عمل تم نے مکمل کرنا ہے۔ میں تمہیں ایک بوٹی کا رس دوں گا اس پر میں نے ایک خاص عمل کیا ہوا ہے۔ تم دس بچوں کے جسموں پر یہ رس لگا دیتا۔ پھر یہ بچے پوری بستی میں دوڑتے پھریں گے۔ ان کے جسموں پر آبلے پڑیں گے اور پھوٹتے رہیں گے اور ان میں سے گندہ پانی نکلتا رہے گا۔ پھر ان بچوں کے جسم پھٹ جائیں گے اور یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر ان میں سے ایک بچے کی لاش پر میری طاقت قبضہ کر لے گی اور پھر یہ لاش سارے قبیلے والوں کو بتائے گی کہ اگر سردار زاگو نے میرے دشمنوں کو اپنے قبیلے میں پناہ دی تو قبیلے کے سارے بچے دوسرے روز اسی طرح ہلاک ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہو گا۔ بولو کیا تم اس کے لئے تیار ہو۔“ شو شو بھاری نے کہا۔

”لیکن اگر سردار زاگو نے تمہاری بات نہ مانی تو پھر کیا سارے قبیلے کے بچوں کے جسموں پر مجھے رس لگانا ہو گا۔“ زاشی نے بے اختیار جھجھکی لیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ صرف پہلی بار ایسا ہونا ضروری ہے۔ پھر یہ کام میری طاقتیں خود بخود کر لیں گے۔ تم نے بس پہلے دس بچوں پر رس لگانا

ہمیشہ مبارک ہو شو شو بھاری۔ زاشی تمہارے ساتھ مکمل تعاون کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ میں اسے ساتھ لے آیا ہوں۔“ جو انگ نے کہا تو شو شو بھاری جلدی سے فرش پر آلتی مار کر بیٹھ گیا۔

”بلاؤ اسے۔“ شو شو بھاری نے کہا تو جو انگ باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ایک مضبوط جسم اور چوڑے چہرے والی نوجوان عورت اندر داخل ہوئی۔ یہ زاشی تھی سردار زاگو کی بیوی۔

”جھک جاؤ عظیم جباری کے سامنے۔“ جو انگ نے کہا تو زاشی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر شو شو بھاری کے سامنے بیٹھ کر اس نے پناسر شو شو بھاری کے قدموں میں رکھ دیا۔

”انہو زاشی۔ میں نے تمہارا سلام قبول کر لیا۔“ شو شو بھاری نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا تو زاشی اٹھی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

”مجھے جو انگ نے بتایا ہے کہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہو۔“ شو شو بھاری نے کہا۔

”ہاں آقا۔ میں پورا پورا تعاون کروں گی۔ جو انگ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ مجھے اتنی بڑی طاقتیں بخش دے گا کہ میں سوائے تمہارے باقی سب بیماریوں سے بھی زیادہ طاقتور ہو جاؤں گی۔“ زاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہے کیونکہ یہ اس جادو کا اصول ہے کہ اس کی ابتدا اس قبیلے کی عورت کر سکتی ہے اس لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے اور اگر تم اس آزمائش میں پوری اتری تو تمہیں بہت بڑی بری طاقتیں مل جائیں گی۔" شو شو پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔" زاشی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو جوانگ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی جبکہ شو شو پجاری بے اختیار کھل اٹھا۔ اس نے اٹھ کر جھونپڑی کے ایک کونے میں پڑے ہوئے تھیلے میں سے ایک بوتل نکال لی جس میں کالے رنگ کا رس تھا۔

"یہ لو۔ اس میں دس نبیوں کو لگانے کا رس ہے۔ یہ کام تم نے ابھی جا کر کرنا ہے تاکہ رات ہونے سے پہلے پہلے سارا کام مکمل ہو جائے۔" شو شو پجاری نے کہا اور زاشی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جاؤ جوانگ اسے چھوڑ آؤ۔" شو شو پجاری نے جوانگ سے کہا اور جوانگ سر ہلاتا ہوا جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور شو شو پجاری کے چہرے پر مسرت کے تاثرات مزید پھیلتے چلے گئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اگر سردار زاگو نے اس کے دشمنوں کو پتہ دی تو اس کے قبیلے والے خود ہی اس کی بوئیاں نوچ ڈالیں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسادان سے واپس سکانا قبیلے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس بار بھی وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور ان گھوڑوں کا انتظام ناسطور نے کیا تھا۔ اس کے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے جنہوں نے سرحد پر گھوڑے واپس لے جانے تھے۔ جوزف سب سے آگے تھا تاکہ وہ مخصوص راستوں پر سے انہیں سرحد تک لے جائے۔ انہیں اسادان سے ٹکے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے تھے اور اب وہ سکانا قبیلے کی سرحد کے قریب پہنچنے والے تھے۔

"عمران صاحب کیا کوئی بیماری کی موت کے بعد سکانا قبیلے کا سردار ہمیں دوبارہ اپنے قبیلے میں داخل ہونے دے گا بھی ہی یا نہیں۔" صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ یہ تو سرحد پر پہنچ کر ہی معلوم ہوگا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ وہ اجازت دے دے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ کوئی بیماری سے

"میں سردار زاگو ہوں"..... سردار زاگو نے ان کے سامنے آکر
نیزہ زمین پر مارتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ ہم تمہیں پہچانتے ہیں سردار زاگو"..... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ شو شو بچاری نے ہمارے قبیلے پر عذاب توڑا ہے اس لئے
اب ہم تمہیں اپنے قبیلے میں پناہ نہیں دے سکتے حالانکہ میں نے اسے
پیغام دے دیا تھا کہ ہم تمہیں پناہ دیں گے لیکن اب میں مجبور ہو گیا
ہوں۔ اگر میں نے تمہیں پناہ دی تو پورا قبیلہ میری بویاں نوچ
ڈالے گا اس لئے تم اب ہماری سرحد میں داخل نہیں ہو سکتے۔"
سردار زاگو نے کہا۔

"کیا عذاب توڑا ہے شو شو بچاری نے"..... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی ہمارے قبیلے کے دس بچے مر رہے ہیں اس کے بعد سارے
بچوں کا یہی حال ہو گا اور ہمارا قبیلہ ختم ہو جائے گا۔ یہ دیکھو میں
ایک بچے کو لے آیا ہوں تاکہ تمہیں یقین دلا سکوں کہ میں مجبور
ہوں"..... سردار زاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا
تو ایک قبائلی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چار پانچ
سال کا بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ بچی یا تو مردہ تھا یا بے ہوش تھا
کیونکہ وہ بے حس و حرکت تھا۔ اس قبائلی نے بچے کو عمران اور اس
کے ساتھیوں کے سامنے زمین پر رکھ دیا اور کپڑا ہٹایا تو عمران سمیت

خوش نہیں تھا..... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں
سر ہلا دیا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ دور سے ڈھول
بجنے کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور سب سے آگے جاتا ہوا جوزف
بے اختیار ہنسنے لگا۔ اس کے رکے ہی عمران سمیت سب
ساتھی بھی رک گئے۔

"ہاں۔ ہمیں جہاں روکا جا رہا ہے۔ سردار ہم سے خود بات کرنے
آ رہا ہے"..... اچانک ڈھولوں کی آوازیں سنائی دینا بند ہوئیں تو
جوزف نے تیزی سے واپس گھوڑا موڑتے ہوئے عمران سے کہا۔
"ہاں۔ میں نے بھی پیغام سن لیا ہے۔ ٹھیک ہے ہم رک جاتے
ہیں"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوڑے سے نیچے اتر
آیا۔ اس کے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ اس بار وہ اپنے
ساتھ مخصوص قسم کا اسلحہ بھی لے آئے تھے جو ایک بڑے سے سیاہ
رنگ کے تھیلے میں بند تھا اور یہ تھیلہ جوانا کی کمر باندھ دیا تھا۔

"تم گھوڑے لے کر واپس چلے جاؤ"..... عمران نے ان دونوں
آدمیوں سے کہا جو ان کے ساتھ آئے تھے اور پھر وہ دونوں انہیں
سلام کر کے اور گھوڑے لے کر اور انہیں ایک دوسرے سے باندھ
کر واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد دور سے انہیں دوڑتے ہوئے
قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد چار قبائلی دوڑتے
ہوئے سامنے آئے۔ ان میں سب سے آگے سردار زاگو تھا۔ اس کے
ہاتھ میں بڑا سانپ تھا۔

کے ہاتھوں ان کے منہ میں چپکا دیا جائے تو عورت والے رس کا اثر ختم ہو جاتا ہے لیکن یہ رس اسی قبیلے کا آدمی ڈالے جس قبیلے کے آدمی یا بچے پر اس کا اثر ہو..... جوزف نے جواب دیا۔

”یہاں تمہیں کہیں یہ بوٹی نظر آئی ہے۔ میں اس بچے کی جان بچانا چاہتا ہوں۔ اس کی حالت واقعی انتہائی قابل رحم ہے..... عمران نے کہا۔

”میں ابھی لے آتا ہوں.....“ جوزف نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا درختوں کے درمیان غائب ہو گیا۔

”یہ کہاں جا رہا ہے.....“ سردار زاگو نے چونک کر پوچھا۔
 ”تم فکر نہ کرو ابھی یہ اس بچے کو ٹھیک کر دے گا۔ افریقہ کے ایک سو وچ ڈاکٹروں کی روحوں نے جوزف کے سر پر ہاتھ رکھ دیئے ہیں اور اب جوزف وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر بن چکا ہے۔ تم دیکھنا ابھی نہ صرف یہ بچہ ٹھیک ہو جائے گا بلکہ تمہارے قبیلے کے سارے بچے بھی ٹھیک ہو جائیں گے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”وچ ڈاکٹر جوزف۔ کیا وہ شو شو بیماری سے بھی بڑا بیماری ہے کہ رس کے اثر کو توڑ دے گا.....“ سردار زاگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شو شو بیماری تو ایک عام سا بیماری ہے جبکہ جوزف وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر ہے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف دوڑتا ہوا واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں زرد رنگ کے نوکیلے

سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ بچے کے جسم پر مسلسل آبلے پڑ رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ پھوٹ رہے تھے اور ان پھوٹنے والے آبلوں میں سے زرد رنگ کا پانی نکل رہا تھا۔

”یہ دیکھو۔ قبیلے کے دس بچوں کا بھی حشر ہے۔ سارے لوگ ان بچوں کا حال دیکھ کر رو رہے ہیں اور شو شو بیماری نے دھمکی دی ہے کہ یہ صرف نمونہ ہے اگر ہم نے تمہیں پناہ دی تو کل قبیلے کے سارے بچوں کا بھی حشر ہو گا.....“ سردار زاگو نے کہا۔

”باس۔ ان بچوں پر زاسو گا بوئی کا رس لگایا گیا ہے اور یہ رس کسی عورت کے ہاتھوں لگایا گیا ہے.....“ اچانک جوزف نے کہا۔

”زاسو گا بوئی کا رس اور عورت کے ہاتھوں سے۔ کیا مطلب؟“ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا چونکہ وہ پاکیشیانی زبان میں بات کر رہے تھے اس لئے سردار زاگو اور اس کے ساتھیوں کو ان کے درمیان ہونے والی بات چیت کا علم نہیں ہو رہا تھا اور وہ خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

”باس۔ زاسو گا بوئی کا رس اگر کسی عورت کے ذریعے کسی بچے پر لگایا جائے، ایسی عورت کے ہاتھوں جو انہی بچوں کے قبیلے کی ہو تو پھر یہ حالت ہوتی ہے۔ وچ ڈاکٹر سانگائی اسی طرح دوسرے قبیلوں کو ڈرایا کرتا تھا.....“ جوزف نے جواب دیا۔

”اس کا کوئی علاج بھی ہے.....“ عمران نے پوچھا۔
 ”ہاں، باس۔ انتہائی آسان علاج ہے۔ زاسو گا بوئی کا رس کسی مرد

پتوں والی جہی بوٹی کی بڑی سی جھاڑی موجود تھی۔

"یہ ہے زاسو کا بوٹی۔" باس..... جوزف نے کہا۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے؟" عمران نے کہا۔

"ان میں سے کسی سے کہیں کہ اس کے پتے توڑ کر اس کا رس اس بچے کے حلق میں پکا دے۔ دس قطرے کافی رہیں گے۔" جوزف نے کہا۔

"سردار زاگو اپنے ایک آدمی سے کہو کہ وہ ڈاکٹروں کا وہج ڈاکٹر جوزف دی گریٹ جو جھاڑی لے آیا ہے اس کے پتے توڑ کر اس کا رس اس بچے کے حلق میں پکائے۔ ابھی یہ بچہ ٹھیک ہو جائے گا۔" عمران نے کہا تو سردار زاگو نے مڑ کر اسی آدمی کو حکم دے دیا جو یہ بچہ اٹھا لایا تھا۔ وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جوزف کے ہاتھ سے جھاڑی لے لی اور پھر اس کے پتے توڑ کر ان میں سے نکلنے والے زرد رنگ کے رس کے قطرے اس نے زمین پر بڑے ہوئے بچے کے حلق میں پکانے شروع کر دیئے۔

"بس کافی ہیں....." عمران نے دس قطرے پورے ہوتے ہی کہا تو وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔ ان سب کی نظریں بچے پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ بچے کے جسم میں پھوٹنے والے آبلے ختم ہونے شروع ہو گئے اور تقریباً دس منٹ بعد اس کا جسم بالکل اس طرح صاف ہو گیا جیسے اس کو کبھی آبلے پڑے ہی نہ ہوں۔ اس کے ساتھ ہی بچے نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ٹھیک ہو گیا۔ شوخو بھاری کا جادو ٹوٹ گیا۔ یہ

واقعی وہج ڈاکٹروں کا وہج ڈاکٹر جوزف دی گریٹ ہے۔"..... سردار زاگو نے لیٹھت جوزف کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھیوں نے بھی سر جھکا دیئے۔

"اب بتاؤ سردار زاگو کیا تم وہج ڈاکٹروں کے وہج ڈاکٹر جوزف دی گریٹ، اس کے محافظ گرانڈ جونا اور اس کے باس عمران اور اس کے ساتھیوں صفدر اور کیپٹن شہیل کو اپنے قبیلے میں پناہ دینے پر تیار ہو یا نہیں؟"..... عمران نے کہا تو سردار زاگو تیزی سے آگے بڑھ کر جوزف کے قدموں میں ٹھک گیا۔

"میں اپنے قبیلے میں وہج ڈاکٹروں کے وہج ڈاکٹر جوزف دی گریٹ اور اس کے محافظ گرانڈ جونا، اس کے باس اور اس کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دیوتا ہم سے خوش رہیں گے اور ہمارا قبیلہ سب سے طاقتور اور بڑا ہو جائے گا۔"..... سردار زاگو نے باقاعدہ قبائلی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جہارے قبیلے کی حدود میں شکار کی کثرت اور جہاری پانچھ عورتوں سے اولاد اور جہارے مردوں کے بازوؤں میں طاقت کی دعا فادر جو شوا سے میں کراؤں گا اور بارشوں کے دیوتا ہوشالو اور بھلی کی دیوی شوبانی کے لاڈلے بیٹے سائازو جو درختوں پر پھل اور چشموں میں مٹھا پانی مہرتا ہے، کو جہارے قبیلے پر اپنا سایہ پھیلانے کے لئے مدد میں کروں گا۔"..... جوزف نے مخصوص افریقی انداز میں اپنا ہاتھ ہوا

میں اٹھاتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے بجاری اپنے مخصوص منتر اور اشلوک پڑھتے ہیں تو سردار زاگو اور اس کے ساتھی سب بے اختیار مسرت سے اچھل پڑے۔ ان کی آنکھوں میں تیز چمک ابھرائی تھی اور چہرے کھل اٹھے تھے اور اس کے ساتھ ہی سردار زاگو مڑا اور اس کے حلق سے ایک زور دار نعرہ نکلا اور اس کے ساتھ ہی جنگل کا سارا علاقہ دھول کی انتہائی پر شور آوازوں سے گونج اٹھا۔

”آؤ ساتھیو۔ اب جوزف کو وچ ڈاکڑوں کا وچ ڈاکٹر تسلیم کر لیا گیا ہے۔“..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب اس عجیب و غریب ماحول پر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ سب آگے بڑھنے لگے۔

”ماسٹر مجھے کیا کرنا ہوگا؟..... اچانک جوانا نے کہا۔

”گرائڈ جوانا۔ وچ ڈاکڑوں کے وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ کا محافظ خاص ہے اور جوزف دی گریٹ گرائڈ جوانا کی حفاظت میں شوشو بجاری یا اس کی شیطانی طاقتوں کے دھوکے اور فریب کا شکار نہیں ہو سکتا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو مجھے جوزف کی حفاظت کرنی ہے لیکن کس طرح؟۔“

جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

”رات کو جھوپڑی میں رہتے ہوئے سیاہ سانپوں سے اور ہوا کی سرسراہٹوں میں شامل بدروحوں کی سسکیوں سے۔“..... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

”بس۔ بس ماسٹر۔ تمہاری یہ زبان میری سمجھ میں نہیں آ سکتی اس لئے سیدھی زبان میں مجھے میرا کام سمجھا دو۔“..... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جوانا۔ تم اتنی آسان سی بات کیوں نہیں سمجھ رہے۔ شوشو بجاری نے جس طرح کوئی بجاری کی مدد سے ہم سب کو دھوکہ دیا تھا اس طرح جوزف کے خلاف بھی سازش کا جال بنا جا سکتا ہے۔ تم نے اب سامنے کتنی طرح جوزف کے ساتھ رہنا ہے اور ہر آدمی کو چاہے وہ سردار زاگو ہی کیوں نہ ہو اس پر بھی کڑی نظر رکھنی ہے۔“ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ ٹھیک ہے ماسٹر۔ تمہارا شکریہ۔ اب میں اپنا کام اطمینان سے کر لوں گا۔“..... جوانا نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

”بس اس بچے پر جو رس لگایا گیا ہے وہ اس سکانا قبیلے کی کسی عورت نے لگایا ہے کیونکہ اس کے بغیر پورا عمل نہیں ہوتا اور صرف اس بچے کو نہیں بلکہ نو اور بچوں پر بھی یہ عمل کیا گیا ہے اس لئے اس عورت کو تلاش کرنا ضروری ہے۔“..... اچانک جوزف نے ہز کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ وہ عورت یقیناً شوشو بجاری کی لمبنت ہو گی۔ کیا تم اسے تلاش کر سکتے ہو؟..... عمران نے کہا۔

”بڑی آسانی سے بس۔“..... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”تلاش کر لو گے۔ کیسے..... عمران نے حیرت سے لہجے میں کہا۔

”باس جو عورت معصوم بچوں پر عمل کرتی ہے اس کے چہرے پر ایک خاص قسم کی غصت ابھرتی ہے۔ اس کے چہرے کی ہڈیاں ابھرتی ہیں اور آنکھوں میں خوف کے سائے ہر آنے لگ جاتے ہیں۔ وہ ڈاکٹر نوسکا ایسی عورتوں کو بڑی آسانی سے تلاش کر لیا کرتا تھا اور پھر وہ انہیں کالوگی کی سزا دیا کرتا تھا..... جوزف نے جواب دیا۔

”کالوگی کی سزا۔ یہ کیا ہوتی ہے..... عمران نے پوچھا۔

”باس۔ یہ افریقہ کی انتہائی عبرت انگیز سزا ہے۔ یہ ان عورتوں کو دی جاتی ہے جو چڑیل بن جاتی ہیں۔ لکڑی کا کھوٹا ان کے دل میں اتار دیا جاتا ہے..... جوزف نے جواب دیا۔

”ہو نہہ۔ تم اسے تلاش ضرور کرو لیکن کسی سزا کے چکر میں مت پڑنا۔ یہ کام قبیلے کے سردار کا ہے تمہارا نہیں..... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”میں باس..... جوزف نے انتہائی مؤذبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اس انداز میں سر ہلادیا جیسے وہ مطمئن ہو گیا ہو اور پھر جب وہ قبیلے کی بڑی بستی میں پہنچے تو وہاں چونکہ یہ اطلاع ڈھولوں کے ذریعے دے دی گئی تھی کہ وہ ڈاکٹروں کے وہ ڈاکٹر جوزف نے اس بچے کو ٹھیک کر دیا ہے اور سردار زاگو اس کے سامنے جھک گیا ہے اس لئے سارا قبیلہ ان کے استقبال کے لئے وہاں اکٹھا ہو گیا تھا

اور پھر جیسے ہی وہ وہاں پہنچے سارا قبیلہ ان کے سامنے استقبال کے انداز میں جھک گیا۔ سردار زاگو نے باقی بچوں کے بارے میں معلوم کیا تو سچہ چلا کہ باقی سب بچے انتہائی عبرت انگیز موت کا شکار ہو چکے ہیں اور ان میں سے ایک بچے نے مرنے سے پہلے یہ دھمکی دی تھی کہ اگر شو شو بھاری کے دشمنوں کو پناہ دی گئی تو شو شو بھاری کا غضب پورے قبیلے پر ٹوٹ پڑے گا۔

”کہاں ہے وہ مردہ بچہ جس نے یہ اعلان کیا تھا..... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہم نے سب بچوں کو اس بچے سمیت زمین میں دفن کر دیا ہے وہ ڈاکٹروں کے وہ ڈاکٹر..... سردار زاگو کے نائب نے جس نے یہ ساری صورت حال بتائی تھی، اس بار سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”سردار زاگو تمہارے قبیلے میں ایک عورت ایسی ہے جس نے یہ عمل بچوں پر کیا ہے۔ اپنے قبیلے کی تمام عورتوں سے کہو کہ وہ بڑے میدان میں جمع ہو جائیں۔ میں اس عورت کی گردن پکڑ کر باہر کھینچ لوں گا..... جوزف نے کہا اور سردار زاگو نے حکم دے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں اطلاع ملی کہ سردار زاگو کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے اور قبیلے کی تمام عورتیں میدان میں جمع ہیں تو جوزف، عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ سردار زاگو اور اس کے نائب بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس کے علاوہ قبیلے کے تمام مرد بھی میدان کے گرد جمع تھے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ وہ کون عورت ہے

ان کے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ جوزف خاموشی سے ہر عورت کی آنکھیں اور ہچرے کو بڑے غور سے دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ماحول پر گہرا سکوت طاری تھا۔ جو انا خاموشی سے جوزف کے پیچھے چل رہا تھا۔

”نہیں۔ ان میں وہ عورت موجود نہیں ہے سردار زاگو۔ کیا تمہارے قبیلے میں صرف یہی عورتیں ہیں؟“..... جوزف نے واپس مڑ کر سردار زاگو سے کہا۔

”ہاں۔ اللہ میری اور دوسرے سرداروں کی بیویاں ان میں شامل نہیں ہیں کیونکہ وہ قبیلے کی عورتیں شمار نہیں کی جاتیں۔“ سردار زاگو نے جواب دیا۔

”انہیں بلاؤ۔“..... جوزف نے کہا۔

”انہیں کیوں۔ وہ تو میری اور دوسرے سرداروں کی بیویاں ہیں۔“..... سردار زاگو نے اہتائی حیرت بھرے انداز میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو سردار زاگو ورنہ تمہیں اور تمہارے قبیلے کو پکھٹانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ جس عورت نے آج بچوں کو عبرتاک موت مروایا ہے کل وہ پورے قبیلے کو بھی زمین میں زندہ دفن کر سکتی ہے۔“..... جوزف نے اہتائی غصیلے لہجے میں کہا تو سردار زاگو نمایاں طور پر کانپ اٹھا اور پھر اس نے اپنے سرداروں کو احکامات دینے شروع کر دیے۔

”ان صوب کو بھجوا دو۔“..... جوزف نے وہاں موجود عورتوں کی

جس نے ان کے قبیلے کے بچوں کو ایسی عبرتاک موت مارنے میں شوشو بجاری کی مدد کی ہے۔ وہ سب بچرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”باس آپ ہمیں رکیں۔“..... جوزف نے عمران سے کہا اور پھر عمران کے رکنے پر اس کے ساتھی اور سردار زاگو بھی اس کے ساتھ ہی رک گئے۔

”تم میرے ساتھ آؤ میرے محافظ۔“..... جوزف نے جو انا سے کہا۔

”کیا اب ان عورتوں سے بھی تمہاری حفاظت کرنا پڑے گی۔“ جو انا نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیے۔

”میں تمہیں اپنی حفاظت کے لئے ساتھ نہیں لے جا رہا محافظ۔ میں جوزف دی گریٹ ہوں۔ میں نے اگر اس عورت کو اپنے ہاتھوں سے پکڑا تو پھر اسے کوئی سزا دے سکے گا اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں کہ اس کا بازو تم پکڑو گے۔“..... جوزف نے اہتائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔“ آئی ایم سوری۔“..... جو انا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اس پر اسرار اور عجیب و غریب ماحول سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جوزف تیزی سے آگے بڑھا۔ میدان میں چھ سات سو کے قریب عورتیں موجود تھیں۔ وہ سب خاموش کھڑی تھیں اللہ

”یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم۔ میں سردار کی بیوی ہوں۔ تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔ چھوڑو مجھے۔“..... زاشی نے جھٹکنے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آپ کو چھلانے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کا بازو جوانا کی گرفت میں تھا۔

”اب اگر تم نے کوشش کی تو بازو ایک جھٹکے میں توڑ دوں گا۔“..... جوانا نے غزاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ظاہر ہے وہ افریقی زبان نہ بول سکتا تھا اس لئے اس نے پاکیشانی زبان میں بات کی تھی جو سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اور کوئی نہ سمجھ سکا تھا۔

”یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے۔ تم نے میری بیوی زاشی کو کیوں پکڑا ہے۔ یہ سردار کی بیوی ہے۔ کیا میں نے تم سب کو اس لئے پناہ دی ہے کہ تم میری بیوی کو پکڑ لو۔“..... لکھت سردار داگو نے استہانی غضبناک لہجے میں کہا۔

”یہ عورت اس شیطان خوشو بجاری سے ملی ہوئی ہے۔ یہ ابھی خود اپنے منہ سے بولے گی۔“..... جوزف نے دھاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سردار یہ پورے قبیلے کی توہین ہے۔ ہم اس توہین کو برداشت نہیں کر سکتے۔“..... لکھت دوسرے سرداروں نے پچھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سنو سنو۔ میری بات سنو۔ یہ ٹھیک ہے کہ زاشی سردار داگو کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سردار داگو کے اشارے پر وہ سب تیزی سے منتشر ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد سرداروں کی جھونپڑوں میں سے عورتیں نکل کر اس میدان میں داخل ہونے لگیں۔ ان کی تعداد بیس کے قریب تھی اور وہ سب ایک قطار میں کھڑی ہو گئیں تو جوزف ان کی طرف بڑھا۔

”تمہارا کیا نام ہے۔“..... جوزف نے ایک عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میرا نام زاشی ہے اور میں سردار داگو کی بیوی ہوں۔“..... اس عورت نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

”جوانا اسے پکڑ کر باہر نکالو اور جب تک میں نہ کہوں اس کو مت چھوڑنا۔“..... جوزف نے پاکیشانی زبان میں جوانا سے کہا تو جوانا، بجلی کی سی تیزی سے چھینٹا اور دوسرے لمحے چھٹی چلائی ہوئی زاشی اچھل کر قطار سے باہر آگئی۔ جوانا نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا تھا اور زاشی حیرت سے بت سی بن گئی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی ناممکن کام ممکن ہو گیا ہو۔ سردار داگو اور اس کے ساتھی سردار بھی حیرت سے بت سے بن گئے تھے۔

”زاشی۔ تم نے اس قبیلے کے بچوں کو خوشو بجاری کے ساتھ مل کر عبرتاک موت مارا ہے۔ بولو کیوں تم نے ایسا کیا ہے۔“ اچانک جوزف کی دھاتی ہوئی آواز سنائی دی تو جیسے لکھت سکوت ٹوٹ سا گیا اور اس کے ساتھ ہی زاشی کی چیخ سنائی دی۔

اس کا عبرتاک انتقام لینے کا پابند ہو گا کیونکہ کسی سردار کی بیوی پر ایسا الزام لگانا دنیا کا سب سے بڑا جرم ہے۔ اس بوڑھے نے اونچی آواز میں کہا۔

”میں نے کچھ نہیں کیا بابا۔ یہ سب مجھ پر جمنا الزام ہے۔“ زاشی نے ہلکتے روتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

”زاشی جھوٹ بول رہی ہے۔ میں نے زاشی کو ایک بچے کو رس لگاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اچانک مجمع میں موجود ایک مرد نے آگے بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس درخت سے تیز پھٹکار کی آواز سنائی دی جس کے نیچے سے وہ آدمی پلت کرتے ہوئے گزر رہا تھا لیکن دوسرے لمحے جوزف نے ہلکتے چملاٹنگ نکلتی

اور وہ اس آدمی کو دھکا دے کر ایک طرف اچھال دینے اور پھر اپنے اوپر گرنے والے سیاہ رنگ کے خوفناک اڈھے کو اس کے چمن سے پکڑنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گیا۔ جو امانے بجلی کی سی تیزی سے اپنی کمر موجود تھیلے کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر

اسے روک دیا۔ سب کے سامنے جوزف اور اس خوفناک اڈھے میں خوفناک جدوجہد ہو رہی تھی۔ اس خوفناک اڈھے نے جوزف کے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور اس کی کوشش تھی کہ وہ جوزف

کے جسم کے کسی بھی حصے پر اپنے خوفناک دانت کھادے۔ واقعی انتہائی خوفناک اڈھا تھا اور جوزف کی ہر ممکن کوشش تھی کہ اس کی گردن پکڑ لے لیکن اڈھے کے جسم میں اس قدر تیزی تھی جیسے

بیوی ہے لیکن جوزف دھج ڈاکڑوں کا دھج ڈاکڑ ہے۔ اس کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ ثابت کر دے کہ اس کی بات ٹھیک ہے تو پھر عمران نے ہلکتے ہاتھ اٹھاتے ہوئے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

”ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سردار زاگو نے چٹختے ہوئے کہا۔
”ایسا ممکن نہیں ہے لیکن ایسا ممکن ہو چکا ہے۔ زاشی ابھی خود اپنی زبان سے اقرار کرے گی اور یہ سن لو کہ اگر تم نے دھج ڈاکڑوں کے دھج ڈاکڑ کے خلاف کوئی غلط بات کی تو پھر تم سردار رہو گے اور نہ تمہارا قبیلہ رہے گا۔ خوفناک آندھیاں اور طوفان تمہیں گھیر لیں گے۔ عمران نے چٹختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ستو ستو۔ میں بات کرتا ہوں۔ میں بات کرتا ہوں۔“ اچانک ایک بوڑھے سردار نے چٹختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ آیا۔

”سردار واٹو۔ زاشی تمہاری بیٹی ہے اس لئے تم فیصلہ کرو۔“
سردار زاگو نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس بوڑھے کی طرف دیکھا۔

”ستو۔ اگر زاشی نے یہ کام کیا ہے تو وہ مجھے بتا دے گی اور میں اس کی طرف سے سردار زاگو سے صحافی مانگ لوں گا اور ان بچوں کی موت کا تلوں ان کے ماں باپ کو ادا کروں گا اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا اور تم نے میری بیٹی پر الزام لگایا ہے تو پھر سارا قبیلہ تم سے

”ماسٹر-ماسٹر-یہ مر رہا ہے۔ جوزف مر رہا ہے۔“..... جو انا نے
 یکتھ چمچے ہوئے کہا۔

”پانی۔ پانی لاؤ۔ جلدی کرو پانی لاؤ۔“..... عمران نے چیخ کر کہا اور
 اس کے ساتھ ہی صفدر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور قریب موجود
 جمونہزی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ یہ ساری بات چیت پاکیشانی
 زبان میں ہو رہی تھی اس لئے وہاں موجود سردار زاگو، قبائلی مردوں
 اور عورتوں کو سمجھ ہی نہ آ رہی تھی۔ وہ حیرت سے اس غیر معمولی
 تماشے کو دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد صفدر اس جمونہزی سے باہر آیا
 تو اس کے ہاتھ میں لکڑی کا بنا ہوا ایک گلاس تھا جس میں پانی موجود
 تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر وہ گلاس عمران کے ہاتھ میں
 دے دیا جو جوزف پر جمکا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل بھی اس دوران وہاں
 پہنچ گیا تھا اور صفدر، جوزف کا انتہائی بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر بے اختیار
 جھرمجھری لے کر رہ گیا۔ جوزف کا چہرہ انتہائی حد تک سرخ ہو چکا تھا۔
 عمران نے پانی پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے
 جوزف کے جبڑے پھینچے اور پھر گلاس میں موجود پانی کے قطرے اس
 نے جوزف کے حلق میں ڈالنے شروع کر دیئے اور پھر صفدر، کیپٹن
 شکیل اور جو انا تینوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جیسے جیسے پانی کے
 قطرے جوزف کے حلق سے نیچے اتر رہے تھے ویسے جوزف کا بگڑا
 ہوا چہرہ درست ہوتا چلا جا رہا تھا اور اب اس نے خود ہی منہ کھول دیا
 تھا۔ عمران نے ایک گھونٹ پانی اس کے حلق میں ڈالا اور پھر اٹھ کر

گوشت پوست کی بجائے پارے کا بنا ہوا ہو۔ دونوں کے درمیان
 انتہائی خوفناک جدوجہد ہو رہی تھی کہ یکتھ جو انا نے زاشی کا بازو
 چھوڑا اور تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ قریب پہنچتا
 اچانک جوزف کے ہاتھ میں اس خوفناک اڑدھے کا پھن آ گیا اور
 دوسرا لمحہ ان سب کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب اس
 اڑدھے نے جوزف کے جسم کے گرد لپٹا ہوا اپنا جسم انتہائی تیز رفتاری
 سے کھولا اور دوسرے لمحے اس کا جسم کسی چابک کی طرح مڑ کر
 جوزف کے جسم سے ٹکرانے لگا تھا کہ یکتھ جو انا نے جھپٹ کر
 اس کی دم پکڑ لی اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے درخت
 کے چوڑے تنے کے گرد گھوم گیا۔ اس زوردار اور اچانک کارروائی کی
 وجہ سے اڑدھے کی توجہ جیسے ہی جوزف کی طرف سے ہوئی جوزف کے
 منہ سے ایک زوردار نعرہ نکلا اور دوسرے لمحے اس نے اس اڑدھے کا
 پھن پوری قوت سے درخت کے کھردے تنے کے ساتھ رگڑ دیا اور
 اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکا ہوا اور اڑدھے کا جسم یکتھ
 دھوئیں میں تبدیل ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف یکتھ
 اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اڑدھے نے اسے جس انداز میں جکڑا تھا اس
 کی وجہ سے وہ اٹھ کر کھڑا ہونے کی بجائے بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے
 گرا اور اس طرح ساکت ہو گیا جیسے ہلاک ہو گیا ہو۔ اس کے اس
 انداز سے نیچے گرتے ہی عمران تیزی سے اس کی طرف بھاگا۔ ادھر
 جو انا بھی تیزی سے مڑ کر جوزف کی طرف آیا۔

لپٹے بوٹ کے تھے کھولنے شروع کر دیئے۔ لانگ بوٹ کے تھے کھول کر اس نے اس سیاہ فام کو پلٹا اور پھر اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس نے ایک تیسے کی مدد سے دونوں بازو باندھ دیئے اور پھر اسے پلٹ کر اس نے دوسرا تیسہ اس کے منہ پر باندھ کر گردن کے عقب میں مخصوص انداز میں گانٹھ دے دی۔

”یہ جو انگ ہے باس۔ چار آنکھوں والے شیطان کی بانجھیں آنکھ یہ اڑدھے کے روپ میں بھی رہتا ہے اور اس روپ میں بھی۔ یہ اس راشی کی حفاظت پر مقرر تھا۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جیسے ہٹ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے خنجر ایک جھٹکے سے اس سیاہ فام کے سینے میں اتار دیا۔ جیسے ہی خنجر سیاہ فام کے سینے میں اترا اس سیاہ فام کا جسم دھوئیں میں تبدیل ہونا شروع ہو گیا اور پھر جلد لکھن بھد ہاں خنجر بڑا ہوا تھا۔ وہ سیاہ فام غائب ہو چکا تھا۔ جوزف نے خنجر اٹھا کر اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

”راشی جب تک لپٹے منہ سے خود اقرار نہیں کرے گی اس وقت تک یہاں کسی کو بھی تمہاری بات پر یقین نہیں آنے گا۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جوزف نے اذیت میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک طرف خاموشی کھڑی راشی کی طرف بڑھ گیا۔

”تم نے اپنے محافظ کا حشر دیکھ لیا ہے۔ تمہیں خوشو بھاری نے

کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے جوزف نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تو عمران نے پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

”اسے پی لو جوزف۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف نے پانی کا گلاس اپنے حلق میں اڑا دیا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

”شکر ہے باس۔ تم عظیم ہو۔ تم عظیم ہو لیکن میں اب اس جو انگ کو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا درختوں میں غائب ہو گیا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔ اچانک سردار زاگو نے کہا اور سردار زاگو کے بولتے ہی جیسے ماحول پر چھایا ہوا خاموشی کا طلسم ایک دھماکے سے ٹوٹ گیا ہو اور ہر طرف باتوں اور سرگوشیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دینے لگی۔

”سب کچھ ابھی جہارے سامنے آجائے گا سردار زاگو۔ تمہارے قبیلے پر خوشو بھاری نے جو وار کیا ہے اس کا توڑ کیا جا رہا ہے۔“ عمران نے مڑ کر سردار زاگو کی طرف آتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سردار زاگو کوئی جواب دیتا ایک بار پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جوزف درختوں کے درمیان سے دوڑتا ہوا نمودار ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک سیاہ فام آدمی موجود تھا۔ اس نے اس سیاہ فام آدمی کو سردار زاگو کی خاموش کھڑی ہوئی راشی کے سامنے زمین پر بٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جھک کر

دیا۔ سردار زاگو اور سارے قبیلے والے اس کی باتیں دم بخود ہو کر سن رہے تھے۔ ان سب کی نظروں میں حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے بے یقینی کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"تم نے سن لیا سردار زاگو..... زاشی کے خاموش ہوتے ہی عمران نے سردار زاگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف میں نے سن لیا ہے بلکہ زاشی کے باپ نے بھی سن لیا ہے اور سارے قبیلے نے بھی سن لیا ہے۔ زاشی نے قبیلے کے خلاف سازش کی ہے اس لئے اسے اس کی سزا ملے گی..... سردار زاگو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں جوزف دی گریٹ زاشی کو معاف کرتا ہوں۔ اب زاشی اس شو شو پجاری کے خلاف کام کرے گی..... اچانک جوزف نے ہاتھ اٹھا کر انتہائی باوقار لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ زاشی پر اس شو شو پجاری نے عمل کیا ہے اور افریقہ کے وچ ڈاکٹر ایسے لوگوں پر خاص توجہ دیا کرتے تھے۔ اس آدمی کے ذریعے دشمن پجاری کے عمل کو واپس لوٹا دیا جاتا ہے..... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح۔ کیا تم اب زاشی کے ذریعے شو شو پجاری کے قبیلے سلاک کے بچوں کو ہلاک کرو گے..... عمران نے کہا۔

کہا ہو گا کہ چہاری حفاظت یہ شیطان کرے گا لیکن تم نے دیکھا کہ شو شو پجاری کی بات غلط ثابت ہوئی ہے۔ وہ چہاری حفاظت کرنے کی بجائے خود فنا ہو گیا ہے۔ اب تم بتاؤ کیا تم زندہ رہنا چاہتی ہو یا تمہیں بھی فنا کر دیا جائے..... جوزف نے اس کے قریب پہنچ کر انتہائی پر حلال لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے زاشی ہلکتے اس کے قدموں میں گر گئی۔ اس نے جوزف کے پیر پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن جوزف بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"مجھے پچالو۔ مجھے پچالو۔ مجھے ہلاک کر دیا جائے گا..... زاشی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"سب کچھ بتا دو۔ جوزف دی گریٹ تمہیں بجالے گا۔ جوزف نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا تو زاشی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ہاں۔ ان دس بچوں کو رس میں نے لگایا تھا۔ مجھے یہ رس شو شو پجاری نے دیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ مجھے طاقتیں دے دے گا اور میں بہت طاقتور بن جاؤں گی۔ اس نے اس سیاہ قام آدمی جو اڑدے کے روپ میں تھا میرا محافظ مقرر کیا تھا اور اس نے جس کا نام جوائنگ ہی تھا، مجھے بتایا تھا کہ وہ دیوتا کا خاص درباری ہے اور بڑے دیوتا کے حکم پر شو شو پجاری کے پاس اس کے دشمنوں کے خلاف کام کرنے آیا ہے۔ شو شو پجاری نے مجھے کہا تھا کہ اگر میں نے دس بچوں کو یہ رس لگا دیا تو پھر میں آزمائش میں پوری اتروں گی..... زاشی نے روتے ہوئے لہجے میں آہستہ آہستہ سب کچھ بتا

۱۰۔ اچھا ٹھیک ہے ورنہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ قبیلے کی روایات

• عمران صاحب اصل مسند تو بھر دیں موجود ہے اور ہم اس قبیلے کے جگر میں دلہ کر رہ گئے ہیں..... مجبوزی میں پہنچ کر فرس پر بیٹھتے ہی صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

صاحب کہ جوزف ایسا کون سا سوال کرے کہ شو شو بھاری اسے پورا نہ کر سکے یہ کس قسم کا سوال ہوگا..... صفدر نے کہا۔

"بابا نمنسان بے حد سمجھ دار آدمی ہیں۔ انہوں نے ایک مثال دے کر اپنی بات مکمل کر دی تھی۔ ہم اس وقت افریقہ کے اس علاقے میں ہیں جہاں ابھی تک سائنسی انکشافات پوری طرح نہیں پہنچے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ یہاں مشین گنیں نظر آتی ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ مشین گنیں کس اصول کے تحت کام کرتی ہیں اور ان میں استعمال ہونے والی گولیاں کس طرح بنائی جاتی ہیں اور کس طرح کام کرتی ہیں۔ اسی طرح یقیناً انہیں یہ بھی معلوم نہ ہو گا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن زمین اور سورج کی مخصوص گردش کی وجہ سے لگتے ہیں اور پہلے سے ان کے بارے میں پیشین گوئی کی جا سکتی ہے اس لئے جب جوزف یہ چیلنج کرے گا کہ وہ چاند کو تاریک کر سکتا ہے اور شو شو بھاری اس تاریکی کو دور کر دکھائے تو لامحالہ شو شو بھاری اپنی تمام شیطانی طاقتوں اور جادو کے باوجود اس بات پر قادر نہ ہو گا کہ وہ چاند گرہن کو دور کر سکے اس طرح اس کی طاقتوں کا بھانڈا سب پر پھوٹ جائے گا اور جوزف اس مقابلے کو جیت لے گا..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ سوائے اس کے کہ جوزف کو شو شو بھاری سے زیادہ طاقتور وچ ڈاکٹر مان لیا جائے گا..... صفدر نے کہا۔

"جب تک ہم کسی قبیلے میں پناہ نہ لے لیتے ہم اس شو شو بھاری تک نہیں پہنچ سکتے تھے اس لئے یہ خاصا اہم کام ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ شیطان کی ایک بڑی قوت کا خاتمہ ہو گیا ہے اور میرے نزدیک یہ دونوں اہم کامیابیاں ہیں..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ مجھے اور صفدر کو اجازت دیں تو ہم اس شو شو بھاری کو اس کے قبیلے سے اغوا کر لیتے ہیں پھر یہاں سارے قبیلے کے سامنے اس کا خاتمہ کر دیا جائے تو کیا اس سے بھرا مقصد پورا نہیں ہو جائے گا..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ افریقہ ہے کیپٹن شکیل۔ کوئی مہذب ملک نہیں ہے یہاں شو شو بھاری کے اغوا اور اس کے یہاں پہنچنے کا مطلب ہو گا کہ دونوں قبیلوں میں انتہائی ہولناک جنگ کا آغاز ہو جائے۔ کسی قبیلے کے بھاری کو اغوا کر کے لے آنا شاید اس علاقے کا سب سے سنگین ترین جرم ہو گا..... عمران نے کہا۔

"تو پھر وہاں ان کے قبیلے میں چلے جاتے ہیں اور وہیں اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے بابا نمنسان کی بات نہیں سنی تھی۔ شو شو بھاری کی شیطانی طاقتیں اس کی حفاظت کر رہی ہیں اس لئے اس پر ہمارے کسی اسلحے کا بھی اثر نہیں ہو گا..... عمران نے کہا۔

"لیکن بابا نمنسان کی بات میری سمجھ میں تو نہیں آئی عمران

کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی جمونپڑی کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے جمونپڑی میں لکھت گہرے سیاہ رنگ کے دھوئیں کا بادل سا بھر گیا ہو اور یہ احساس بھی عمران کو صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن میں اندھیرے پھیلنے چلے گئے۔

”ہاں۔ بظاہر تو یہی ہو گا لیکن اس طرح شو شو پجاری کی طاقت کا ظلم بہر حال ٹوٹ جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔
”تو کیا اس کے بعد شو شو پجاری کا خاتمہ ہو جائے گا۔“..... صفدر نے کہا۔

”باس۔ اگر آپ شو شو پجاری کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں پہلے اس کی طاقتوں کا خاتمہ کرنا ہو گا جس طرح جو انگ کا خاتمہ ہوا ہے ورنہ یہ شیطان کا پجاری ہمارے جانے کے بعد اپنی طاقتوں کی وجہ سے یہاں دوبارہ چھا جائے گا۔ بعض اوقات یہ پجاری شکست کھا کر کئی کئی سال تک جنگلات میں چھپ جاتے ہیں اور پھر زیادہ طاقتوں کے ساتھ دوبارہ نمودار ہو جاتے ہیں۔“..... اچانک جوزف نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم اس کی طاقتوں کو پہچان سکتے ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔
”یس باس۔ میں نے جو انگ کو بھی پہچان لیا تھا۔ ان سے مخصوص بو نکلتی ہے باس۔“..... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”لیکن بو تو اس وقت آتی ہوگی جب وہ طاقت سلنے آتی ہوگی۔ اگر وہ سلنے نہ آئے تو پھر اس کی بو تم کیسے محسوس کرو گے۔“ عمران نے کہا۔

”یس باس۔ سلنے آنے کے بعد ہی بو آ سکتی ہے۔ ویسے کیسے آ سکتی ہے۔“..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے

”اؤ۔ اؤ یہاں اؤ۔“ اچانک شو شو بچاری نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مہا بچاری بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں عورتیں ان کے سامنے پہنچ کر نہ صرف رک گئیں بلکہ ان دونوں نے سر بھی جھکا دیئے تھے۔

”تم ابھی جاؤ راجو شئی۔“ شو شو بچاری نے سیاہ ببادے والی عورت سے کہا تو وہ عورت تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اس درخت کی طرف بڑھ گئی جس پر دو سیٹنگوں کے درمیان انسانی آنکھ والا نشان بنا ہوا تھا۔ اس درخت کے سامنے پہنچ کر سیاہ ببادے والی عورت ہلکتے سیاہ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر یہ دھواں لکیر کی طرح اس انسانی آنکھ میں گھس کر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ نشان بھی اس طرح مٹ گیا جیسے اس کا سرے سے وجود ہی نہ تھا جبکہ دوسری عورت ویسے ہی سر جھکا کر کھڑی تھی۔

”جہاری وجہ سے شیطان کی ایک بہت بڑی طاقت جو انگ فٹا ہو گئی ہے زاشی۔“ اچانک شو شو بچاری نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

”میں بے بس تھی۔ میں کیا کر سکتی تھی۔“ اس عورت نے جو سردار زاگو کی بیوی زاشی تھی، جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا سر ویسے ہی جھکا ہوا تھا۔

”اب کچھ عرصہ کے لئے تمہیں اپنی بھینٹ دینا ہو گی تاکہ میں اپنے دشمنوں کو تمہارے ذریعے ہلاک کر اسوں اور پھر تمہیں اس کا

شو شو اور مہا بچاری دونوں اونچی اونچی جھاڑیوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے لیکن ان دونوں کی نظریں سامنے ایک درخت کے تنے پر جمی ہوئی تھیں جس پر سرخ رنگ کا ایک عجیب سا نشان موجود تھا۔ ایسا نشان جیسے دو سیٹنگوں کے درمیان انسانی آنکھ ہو اور ان دونوں کی نظریں اس آنکھ پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک دور سے کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ دونوں بے اختیار تن کر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد اسی درخت کے پیچھے سے دو عورتیں نمودار ہوئیں جن میں سے ایک عورت نے سیاہ رنگ کا ببادہ پہنا ہوا تھا جبکہ دوسری عورت نے قبائلی لباس پہن رکھا تھا۔ سیاہ ببادے والی عورت آگے تھی اور قبائلی لباس والی عورت اس کے پیچھے تھی۔ وہ دونوں بھاگتی ہوئیں انہی جھاڑیوں کی طرف آ رہی تھیں جن کے پیچھے شو شو اور مہا بچاری چھپے ہوئے تھے۔

کی صورت میں گھومتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

”زاشی کی بھینٹ لے لو..... شو شو پجاری نے کہا تو دھواں اس بار لکیر کی صورت میں زاشی کی ناک کے تختوں میں داخل ہونے لگا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی ناک میں غائب ہو گیا۔ زاشی کا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا جیسے اسے جائے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔ کافی در تک اس کا جسم کانپتا رہا پھر آہستہ آہستہ پر سکون ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی زاشی نے آنکھیں کھول دیں اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

”جہیں معلوم ہے راجوٹی کہ تم نے کیا کرنا ہے..... شو شو پجاری نے کہا۔

”میں زاشی ہوں آقا۔ زاشی۔ سردار زاگو کی بیوی..... زاشی نے کہا تو مہا پجاری بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں جہار اسٹلی نام لے رہا ہوں۔ ہاں تو زاشی جہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے..... شو شو پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جھٹکے میں نے اپنے خاص آدمیوں کو حیار کرنا ہے اور پھر انہیں اس جمونپڑی میں لے جانا ہے جس میں جہارے دشمن موجود ہیں۔ جھٹکے میں مہا پجاری کی دی ہوئی مٹی وہاں بھٹک چکی ہوں اور وہ اس دوران آقا کے دشمنوں کے لباسوں پر لگ چکی ہوگی۔ پھر میں نے ان کی جمونپڑی میں جانا ہے اور وہاں ایک راجوٹی بن جاتا ہے۔ پھر میرے آدمی انہیں اٹھا کر اس جمونپڑی سے نکالیں گے اور انہیں

باقاعدہ انعام دیا جائے گا..... اس بار مہا پجاری نے کہا۔

”میں یہ بھینٹ دینے کے لئے حیار ہوں..... زاشی نے اسی طرح سر جھٹکائے ہوئے جواب دیا۔

”تم نے ان کے سامنے اقرار کیوں کر لیا تھا..... اچانک شو شو پجاری نے کہا۔

”میں مجبور تھی۔ نبھانے کون سی طاقت تھی جو خود بخود مجھ سے سب کچھ کھلوائے چلی جا رہی تھی..... زاشی نے جواب دیا۔

”مہا پجاری نے جہیں جو مٹی دی تھی تم نے اس کا کیا کیا..... شو شو پجاری نے کہا۔

”وہ میں نے مہا پجاری کی ہدایت کے مطابق وہاں بکھیر دی تھی..... زاشی نے جواب دیا تو شو شو اور مہا پجاری دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”اوہ۔ پھر تو تم نے کام کیا ہے۔ کیا تم بھینٹ دینے کے لئے حیار ہو..... شو شو پجاری نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں..... زاشی نے جواب دیا۔

”تو پھر یہاں گھاس پر لیٹ جاؤ اور آنکھیں بند کر لو..... شو شو

پجاری نے کہا تو زاشی وہاں سیدھی پشت کے بل لیٹ گئی اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

”راجوٹی آؤ..... شو شو پجاری نے اونچی آواز میں کہا تو اس درخت کے تنے کے نیچے سے سیاہ دھواں نمودار ہوا اور کسی مرغی

اشبات میں سر ہلا دیا۔ دھواں چند لمحوں تک کنوئیں میں بہاتا رہا پھر اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ جہارے دشمن اب یہاں پہنچنے والے ہیں۔" مہابجاری نے کہا تو شو شو بجاری نے اشبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اس تنگ دہانے سے دوسری طرف سرنگ میں پہنچ گئے مہابجاری نے اس دہانے پر ہاتھ پھیرا تو دہانہ غائب ہو گیا۔ اب وہاں ٹھوس دیوار تھی جو بڑی بڑی پتھانوں سے بنی ہوئی تھی۔ وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس اس رستے سے باہر جانے لگے اور جب وہ اس غار کے بیرونی دہانے سے باہر نکلے تو زاشی سانسے کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے آقا۔" زاشی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے دیکھ لیا ہے۔ کیا ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔" شو شو بجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس ان کی جھونپڑی میں دھواں بن کر داخل ہوئی۔ چونکہ ان کے جسموں پر مہابجاری کی دی ہوئی مٹی لگ چکی تھی اس لئے میرے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ میں مجسم ہو کر باہر گئی۔ میرے آدمی تیار تھے اور چاروں طرف دھوئیں کا پردہ میں نے تان دیا۔ میرے آدمیوں نے جو مجھے زاشی سمجھ رہے تھے میرے کہنے پر انہیں اٹھایا اور جھونپڑی سے باہر آئے۔ دھوئیں کے پردے کی وجہ

مہاتوگی کنوئیں میں قید کر دیا جائے گا۔" زاشی نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔" شو شو بجاری نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو زاشی مڑی اور بھاگتی ہوئی درختوں کی اوٹ میں غائب ہو گئی۔

"آؤ مہابجاری۔ اب ہم مہاتوگی کنوئیں پر پہنچیں۔ اگر تو جہاری یہ ذریت کا سیلاب رہی تو ہم ان کا ایسا حشر کریں گے کہ ان کی نسلیں بھی عبرت پکڑیں گی۔" شو شو بجاری نے کہا۔

"تم دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ مہابجاری کا وار کبھی خطا نہیں جاتا۔"

مہابجاری نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں مرکز تیزی سے چلنے لگے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک جنگل میں مسلسل چلنے کے بعد وہ ایک پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے لیکن یہ پہاڑی علاقہ بھی انتہائی گھنے جنگل سے ڈھکا ہوا تھا۔ مہابجاری آگے تھا اور شو شو بجاری اس کے پیچھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک غار کے دہانے میں داخل ہوئے اور پھر غار کے اندر بہنے ہوئے ایک سرنگ منارستے سے گزر کر وہ پہلے بلندی پر چڑھتے رہے اور پھر کافی اوپر جا کر انہوں نے نیچے کی طرف سفر کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور تنگ سے دہانے میں داخل ہوئے تو وہ اس وقت ایک بہت کھلے لیکن انتہائی گہرے کنوئیں کی خشک تہہ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے کنوئیں کے دہانے سے سیاہ رنگ کا بادل نیچے اترنے لگا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"راجوشی آرہی ہے۔" شو شو بجاری نے کہا اور مہابجاری نے

سے کسی کو وہ نظر نہ آئے اور ہم مہاتوگی کونئیں پر پہنچ گئے۔ میں نے اندر کا جائزہ لیا۔ اس وقت تم دونوں وہاں موجود تھے جس سے میں سمجھ گئی کہ کونواں اپنے کام کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ سناچہ میرے حکم پر میرے آدمیوں نے جہارے دشمنوں کو اس کونئیں میں ڈال دیا اور پھر میں نے ان آدمیوں کی بھیجٹ لے لی۔..... راشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کونئیں کو اوپر سے بند کر دو راشی اور خود تم اب سردار زاگو کی بیوی بن کر وہاں قبیلے میں پہنچ جاؤ اور سردار زاگو کو مجبور کرو کہ وہ خوشو کو اپنے قبیلے کا بڑا بچاری تسلیم کر لے۔ کیا تم ایسا کر لو گی۔..... خوشو بچاری نے کہا۔

”ہاں آقا۔ میں سردار زاگو کو اس کے لئے جبراً مجبور نہیں کر سکتی۔ وہ سردار ہے۔ لیکن میں راشی کے اندر راجوٹی ہوں اور میرے سامنے سردار زاگو اس طرح مجبورین جائے گا کہ وہ اپنا سر بھی میرے قدموں میں رکھنے پر تیار ہو جائے گا۔..... راشی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب جا کر کونئیں کو اس طرح بند کر دو کہ یہ لوگ اسے کسی صورت بھی نہ کھول سکیں اور پھر سنا کا قبیلے میں جا کر کام کرو۔..... خوشو بچاری نے کہا تو راشی ایک بار پھر سیاہ و صوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر غائب وہ گئی۔

”مہا بچاری میں چاہتا ہوں کہ سارے سنا کا قبیلے کو اکٹھا کر کے

انہیں اپنے دشمنوں کا تماشہ دکھاؤں کیونکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جب سے میرے یہ دشمن سامنے آئے ہیں میری دہشت میرے قبیلے والوں پر کم ہوتی جا رہی ہے۔..... خوشو بچاری نے کہا۔

”اس کے لئے تو انہیں کونئیں سے باہر نکالنا پڑے گا خوشو۔ اس لئے جذباتی نہ بنو ورنہ یہ تمہیں نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ انہیں وہیں لپیڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے دو۔..... مہا بچاری نے کہا۔

”ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ پھر تو مجھے جہارے ساتھ جا کر ان کا حال دیکھنا ہو گا۔..... خوشو بچاری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں آؤ اور اپنے دشمنوں کی عبرت کا موت کا تماشہ دیکھو۔“ مہا بچاری نے مسکراتے ہوئے کہا اور خوشو بچاری نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا جواب دیا۔

"ہاں۔ اب کچھ کچھ دکھائی دینے لگ گیا ہے۔ لیکن تمہیں مجھ سے پہلے کیسے ہوش آگیا؟"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرے پاؤں میں کسی کیڑے نے کاٹا تھا جس کی درد کی شدت کی وجہ سے مجھے ہوش آگیا"..... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں کوئی سانپ تو نہیں تھا؟"..... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی تڑپ تھی کہ جوزف کا چہرہ اس اندھیرے میں بھی مسرت کی شدت سے جگمگا اٹھا تھا۔

"نہیں باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ کوئی کیڑا تھا۔" جوزف نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔ اب اسے واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کے سارے ساتھی اس کے قریب ہی بیڑے میڑے انداز میں بڑے ہوئے تھے۔

"یہ ہمیں ہوا کیا تھا اور یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ نیا جگر چل گیا ہے۔ میرے ذہن میں خلا سا ہے۔ کچھ یاد ہی نہیں آ رہا۔ کیا یہ کسی خاص بات کا اثر ہے؟"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ اس شو شو بیماری کا کیا دھرا ہے۔ اگر تم اجازت دو تو میں وچ ڈاکٹر ناسا کی روح سے رابطہ کروں۔ وہ مجھے سب کچھ بتا دے گی۔"..... جوزف نے کہا۔

باس۔ ہوش میں آؤ باس..... عمران کے کانوں میں کہیں دور سے جوزف کی آواز بڑی تو اس کے ذہن پر بڑا ہوا سیاہ پردہ آہستہ آہستہ سرکتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ آنکھیں کھلنے کے باوجود اسے کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ اسے ایک لمحے کے لئے یہ احساس ہوا کہ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی ہیں۔

"باس۔ ہوش میں آ جاؤ ہم کسی گہرے کنوئیں میں قید ہیں۔" جوزف کی آواز اس بار واضح طور پر سنائی دی۔

"کنوئیں میں۔ لیکن مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا"..... عمران نے کہا۔

"یہاں انتہائی گہرا اندھیرا ہے باس۔ پہلے پہلے مجھے بھی کچھ نظر نہ آیا تھا لیکن اب مجھے سب کچھ نظر آنے لگ گیا ہے"..... جوزف نے

”جو مرضی آئے کرو۔ اب تم خود وچ ڈاکٹروں کی برادری میں شامل ہو چکے ہو لیکن پہلے اپنے ساتھیوں کو تو ہوش میں لے آؤ۔“
عمران نے کہا۔

”باس ابھی انہیں ایسے ہی بہنے دو ورنہ ہوش میں آکر سوالات کر کر کے مجھے تنگ کر دیں گے اس لئے پہلے مجھے اپنے وچ ڈاکٹر ناسا کی کی روح سے رابطہ کرنے کی اجازت دے دو“..... جوزف نے کہا۔

”ٹھیک ہے کرو رابطہ میں اس دوران اس کنوئیں کا جائزہ لے لوں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے کنوئیں کی دیواروں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور یہ محسوس کر کے وہ حیران رہ گیا کہ کنوئیں کی دیواریں اس قدر چکنی تھیں جیسے ان پر باقاعدہ جانور کی چربی لگائی گئی ہو۔ وہ کافی دیر تک گھوم پھر کر کنوئیں کا جائزہ لیتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ کنواں بے حد گہرا ہے لیکن اس کے باوجود اس کی نیچلی سطح جہاں وہ موجود تھے اس قدر خشک تھی کہ عمران سمجھ گیا کہ کنواں کسی پہاڑی میں ہے ورنہ عام زمین پر اگر اس قدر گہرا کنواں کھودا جاتا تو لامحالہ اس کی نیچلی سطح پانی میں ڈوبی ہوئی ہوتی اور اگر پانی نہ بھی ہوتا تب بھی یہ سطح گیلی ضرور ہوتی۔ اس دوران جوزف زمین پر لیٹ کر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ عمران واپس زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ وہ بار بار مقدس کلام کو یاد کرنے کی کوشش

کر رہا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے سب کچھ اس کے ذہن سے دھو دیا گیا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے ذہن کو ایک نقطہ پر مرکوز کرنے کی کوشش کی کہ شاید اس طرح وہ پردہ ہٹ جائے جو اس کے ذہن پر چھا گیا ہے لیکن باوجود بے پناہ کوشش کے جب کچھ نہ ہوا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد جوزف ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”کیا ہوا“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”کچھ نہیں باس۔ وچ ڈاکٹر کی روح یہاں داخل ہی نہیں ہو پا رہی“..... جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے قہارے اس وچ ڈاکٹر کی روح شاید بہت بوڑھی ہو گئی ہے اس لئے کنوئیں میں اترتے ہوئے ڈرتی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باس۔ روح کبھی بوڑھی نہیں ہوتی“..... جوزف نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”جس بوڑھے کی روح جوان ہو اسے شیطان منا بوڑھا کہا جاتا ہے اور جس جوان کے اندر بوڑھے کی روح ہو اسے ہمارے معاشرے میں انتہائی نیک طبیعت اور صالح جوان کہا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قہارے اس کی روح اس کی جوانی میں ہی بوڑھی تھی جو اس کے بوڑھے ہونے کے بعد ظاہر ہے مزید بوڑھی ہو گئی ہو گی“..... عمران نے جواب دیا تو جوزف کا بگڑا ہوا چہرہ یکھٹ کھل

اٹھا۔

"اوہ باس۔ تم واقعی عقل کے دیوتا عطارم ہو۔ تمہارے پاس ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"بس ایک مسئلے کا حل نہیں ہے۔ وہ ہوتا تو اب تک عطارم اپنا سر پیٹ پیٹ کر گنجا ہو چکا ہوتا"..... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کون سا مسئلہ ہے باس"..... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ تم افریقہ کی بجائے اکیرمیا میں کیوں پیدا نہیں ہوئے"۔ عمران نے جواب دیا اور جوزف اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ میں ہی نہ آئی ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزید بات کرتا صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ مجھے نظر کیوں نہیں آ رہا۔ یہ کیا ہے"..... صفدر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"نظر آنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہوتی ہے صفدر یار جنگ بہادر صاحب"..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اب وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے واقعی وہ نابینا ہو گیا ہو۔

"عمران صاحب آپ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ مجھے تو بالکل کچھ نظر نہیں

آ رہا"..... صفدر نے کہا۔

"آہستہ آہستہ تمہاری آنکھیں اس گھب اندھیرے کی عادی ہو جائیں گی اور پھر تمہیں نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ فی الحال صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"..... عمران نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اچانک اس کے جسم کی ہڈیاں سہرنگوں میں تبدیل ہو گئی ہوں۔

"کیا ہوا باس"..... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"اللہ۔ اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا نام میری زبان پر آ گیا ہے۔ اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ اس نے ہم پر اپنی رحمت کر دی ہے اس لئے میں مسلسل باتیں کروں گا اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کر دے گا اور دیکھو صفدر یہ کتنی بڑی رحمت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ اللہ تیرا شکر ہے"..... عمران نے اہتائی بے اختیار انداز میں کہا اور دوسرے لمحے وہ وہیں زمین پر ہی سجدے میں گر گیا۔

"یا اللہ تو بے حد رحیم و کریم ہے۔ تو اپنے گناہ گار بندوں پر رحمت کرتا ہے۔ یا اللہ تو رحیم ہے۔ تو ہم پر بھی کرم کر اور ہماری رہنمائی کر اور ہمیں توفیق عنایت کر کہ ہم شیطان اور اس کی شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کر سکیں۔ یا اللہ ہم پر اپنا فضل و کرم کر"۔ عمران نے سجدے میں پڑے اہتائی خشوع و خضوع سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دل سے خود بخود دعا کا جشہ اہل کر اس کے ہونٹوں کے ذریعے باہر نکل رہا ہو۔ صفدر اور

جوزف دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ صفدر کو اب سب کچھ نظر آنے لگ گیا تھا لیکن عمران کے اس انداز میں دعا مانگنے سے اسے ایک عجیب سی کیفیت محسوس ہو رہی تھی۔ ایسی جیسے کوئی ہلکی ہلکی پھوار میں بھگی رہا ہو۔ عمران مسلسل دعا مانگ رہا تھا۔ اس کی زبان سے مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ دعائیں کلمے نکل رہے تھے کہ اچانک جیسے اس کنوئیں کے دہانے سے یلخت روشنی کا سیلاب کسی دھارے کی صورت میں نیچے تہہ تک آیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف اور صفدر دونوں اچھل کر کھڑے ہو گئے اور عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو رہا تھا۔

”میں سردار زاگو ہوں۔ میں کنوئیں میں رسی پھینک رہا ہوں تم اس رسی کی مدد سے باہر آ جاؤ“..... دہانے سے سردار زاگو کی آواز سنائی دی۔

”ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مدد بھیج دی ہے۔ جلدی کرو“..... عمران نے جوزف اور صفدر سے کہا اور وہ دونوں کیپشن شیل اور جوانا کو بھٹکھڑکھڑ ہوش میں لانے لگے۔ چند لمحوں بعد دونوں ہوش میں آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسی کا بڑا سا گچا نیچے آگرا۔ رسی میں جگہ جگہ گانٹھیں لگی ہوئی تھیں اور یہ رسی کسی جنگلی بیل کی مدد سے بنائی گئی تھی۔

”جوزف تم جاؤ اور“..... عمران نے جوزف سے کہا۔

”پہلے باس آپ جائیں گے۔ میں سب سے آخر میں آؤں گا۔“

جوزف نے کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ چہاری حیثیت اس وقت دوسری ہے۔ جاؤ“..... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے رسی پکڑ کر کسی بندر کی طرح اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ کنواں واقعی بے حد گہرا تھا کیونکہ جوزف کو اوپر پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔ اس کے بعد عمران کے حکم پر جوانا اور اس کے بعد صفدر اور کیپشن شیل اوپر چلے گئے تو سب سے آخر میں عمران رسی کی مدد سے کنوئیں کے دہانے سے باہر آ گیا۔ یہ واقعی ایک پہاڑی علاقہ تھا لیکن یہاں پر بھی گھٹنا جتنگل موجود تھا۔ سردار زاگو اکیلا وہاں موجود تھا۔

”سردار زاگو تم اکیلے یہاں کیسے پہنچ گئے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں خود یہاں نہیں آیا سردار بلکہ مجھے جہاں بھیجا گیا ہے۔“ سردار زاگو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”بھیجا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے بھیجا ہے“..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”سردار وچ ڈاکٹروں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گریٹ اور اس کا محافظ گرانڈ جوانا تم اور تمہارے ساتھی اچانک جھونپڑی سے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی میرے قبیلے کے اٹھ آدمی بھی اچانک

غائب ہو گئے تو میں بے حد پریشان ہوا۔ میں یہی سمجھا کہ وچ ڈاکڑوں کا وچ ڈاکٹر جوزف دی گرسٹ مجھ سے اور قبیلے سے ناراض ہو گیا ہے۔ میں اسی پریشانی میں ابھی راہولہ بجاری کے پاس آدمی بھیج ہی رہا تھا کہ اچانک اسداوان سے ایک قاصد میرے پاس پہنچ گیا۔ یہ قاصد کسی بابا نمسان کا تھا۔ اس قاصد نے مجھے بتایا کہ میری بیوی زاشی کے جسم پر شو شو بجاری نے اپنی کسی بدروح کو مسلط کر کے تم سب کو جہاں سے اٹھا کر ہاتوگی کنوئیں میں قید کر دیا ہے اور اگر میں اپنے قبیلے کو مصیبتوں سے بچانا چاہتا ہوں تو فوراً کنوئیں میں ڈلنے والی رسی لے کر وہاں پہنچ جاؤں اور کنوئیں کے دہانے پر موجود پتھر ہٹا کر رسی کنوئیں میں ڈالوں اور ان سب کو باہر نکال لوں تو میں کنوئیں میں ڈلنے والی بہت بڑی رسی لے کر اپنے چھ آدمیوں کے ساتھ جہاں آیا اور پھر ہم سب نے کنوئیں کے دہانے پر رکھا ہوا پتھر ہٹا دیا اور پھر میں نے کنوئیں میں رسی ڈال دی اور تم باہر آ گئے۔ سردار زاگو نے کہا۔

”تمہارے آدمی کہاں ہیں.....“ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”انہیں میں نے پتھر ہٹواتے ہی واپس بھجوا دیا ہے کیونکہ یہ سلاگ قبیلے کی سرحد ہے اور میں تو سردار ہوں۔ میں تو جہاں آ سکتا ہوں لیکن میرے قبیلے کا کوئی آدمی بغیر جہاں کے سردار کی اجازت کے نہیں آ سکتا تھا اس لئے میں نے انہیں فوراً واپس بھجوا دیا تاکہ سلاگ قبیلے کا

کوئی آدمی انہیں جہاں نہ دیکھ لے.....“ سردار زاگو نے جواب دیا۔
”کیا بابا نمسان کا قاصد قبیلے میں موجود ہے یا واپس چلا گیا ہے.....“ عمران نے پوچھا۔

”وہ وہاں موجود ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ سردار عمران کو بابا نمسان کا کوئی خاص پیغام دینا چاہتا ہے.....“ سردار زاگو نے کہا۔
”ٹھیک ہے چلو.....“ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے سکاٹا قبیلے کی سرحد کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"میں قبیلے کی سرحد کے چاروں طرف دوڑتی رہی ہوں لیکن ہر طرف روشنی کا دائرہ موجود تھا آقا اس لئے میں واپس آگئی ہوں۔ میں اندر داخل نہیں ہو سکتی..... زاشی نے کہا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے مہا پجاری۔ روشنی والے تو مہا توگی کنوئیں میں بند ہیں۔ پھر وہاں کون ہے..... شو شو پجاری نے یلقت دہشت بھرے لہجے میں کہا تو مہا پجاری نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر اہتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہاں۔ ہر طرف تیز روشنی ہے۔ میری طاقتیں اندر داخل ہی نہیں ہو سکتیں..... مہا پجاری نے کہا۔

"مہا توگی کنوئیں کے بارے میں معلوم کرو۔ وہ لوگ وہاں موجود ہیں یا نہیں..... شو شو پجاری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں کیا ہوتا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ مہا توگی کا کنواں اب بند ہے۔ اب وہاں نہ کوئی جا سکتا ہے اور نہ باہر نکل سکتا ہے۔ اس وقت اصل بات یہ معلوم کرنی ہے کہ سکنا قبیلے میں یہ روشنی کیوں ہے۔ مجھے تو خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہیں یہ بڑے شیطان کے خلاف کوئی بڑی کارروائی نہ ہو..... مہا پجاری نے اہتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑے شیطان کے خلاف کارروائی تو بعد میں ہوگی پہلے تو میرے

شو شو پجاری مہا پجاری کے ساتھ اس کی جھونپڑی میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک باہر سے کسی کے چہنچنے کی آواز سنائی دی تو شو شو اور مہا پجاری دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ تو زاشی کی آواز ہے..... شو شو پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مہا پجاری اس کی بات کا جواب دیتا زاشی جھونپڑی میں داخل ہوئی لیکن اس کے چہرے پر اہتہائی دہشت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آقا آغ غضب ہو گیا۔ سکنا قبیلے میں ہر طرف روشنی موجود ہے۔ میں تو قبیلے میں داخل ہی نہیں ہو سکی۔ یوں لگتا ہے کہ پورا قبیلہ روشنی کا سامنے والا ہو گیا ہے..... زاشی نے اہتہائی دہشت بھرے لہجے میں کہا تو شو شو اور مہا پجاری دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنی جلدی یہ کیسے ممکن ہے..... ان

چھنے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہ آواز زاشی کی نہیں تھی بلکہ راجوشی کی اپنی تھی اور چند لمحوں بعد جھونپڑی میں سیاہ رنگ کا دھواں داخل ہوا اور پھر وہ مجسم ہو گیا۔ یہ راجوشی تھی۔

”زاشی کہاں ہے راجوشی۔ تم اس کے بغیر کیوں آئی ہو۔“ شو شو ہجاری نے انتہائی پریشان لہجے میں پوچھا۔

”زاشی کو ہلاک کر دیا گیا ہے آقا۔“ اس مجسم شدہ دھوئیں سے آواز سنائی دی۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں۔“ شو شو اور مہا ہجاری دونوں نے حیرت کی شدت سے اچھلے ہوئے کہا۔

”بتاتی ہوں آقا اور یہ بھی بتا دوں کہ مہاتوگی کے کنوئیں سے جہارے دشمن نکل کر واپس سکنا قبیلے میں پہنچ چکے ہیں۔“ راجوشی نے کہا تو شو شو اور مہا ہجاری دونوں کے ہجرے ہنسنے لگے۔

”یہ۔ یہ۔ کیسے ممکن ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ مہاتوگی کے کنوئیں سے تو کوئی نکل نہیں سکتا۔“ چند لمحوں بعد مہا ہجاری کے منہ سے نکلا۔

”نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہاں سے کوئی نکل سکے۔“ شو شو ہجاری نے بھی یکتھ چھنے ہوئے کہا۔

”میں نے زاشی کے جسم سے قبضہ ہٹایا اور زاشی کو قبیلے میں بھیج دیا لیکن میں نے زاشی کے ذہن پر قبضہ قائم رکھا۔ اس طرح میں خود

خلاف ہو گی۔ کاش میں جہاری جھونپڑی میں آنے کی بجائے اپنی جھونپڑی میں چلا جاتا تو مہاتوگی کنوئیں میں خود دیکھ لیتا۔“ شو شو ہجاری نے انتہائی تھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آقا میں زاشی کے جسم کو چھوڑ دیتی ہوں پھر زاشی خود جا کر وہاں سے معلومات حاصل کر لے گی۔“ اچانک زاشی نے کہا۔

”اوہ ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ راجوشی تم زاشی کا جسم قبیلے کی سرحد کے پاس جا کر چھوڑ دو پھر زاشی کو کہو کہ اندر جا کر تمام معلومات حاصل کرے اور پھر جب وہ سرحد سے باہر آئے تو تم اس کے جسم پر قبضہ کر کے فوراً انہماں واپس آجانا۔ اس طرح ہمیں صحیح حالات کا علم ہو جائے گا۔“ شو شو ہجاری نے کہا تو زاشی تیزی سے مڑی اور جھونپڑی سے باہر نکل گئی۔

”اس قدر تیز روشنی۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے میں اندھا ہو گیا ہوں۔“ مہا ہجاری نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

”مہا ہجاری پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ کوئی اور جکر ہے رنہ روشنی کے ماننے والوں کو تو ہم نے مہاتوگی کے کنوئیں میں قید کر دیا ہے اور تم نے دیکھا کہ ہم نے یہ کام کتنی آسانی سے کر لیا ہے۔ جب یہ لوگ ہمارے مقابل نہیں ٹھہر سکتے تو اور کون ایسا کر سکتا ہے جو ان سے بھی زیادہ روشنی کا مالک ہو اس لئے راجوشی کو واپس آنے دو پھر اصل بات معلوم ہو جائے گی۔“ شو شو ہجاری نے جواب دیا اور پھر کافی دیر کے انتظار کے بعد ایک بار پھر باہر سے

چونک کر چرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں مہاجاری۔ اب ان حالات کے بعد بابان آستون کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم نے انہیں سوانگے میں قید کیا وہ نکل گئے۔ ہم نے انہیں مہاتوگی کے کنوئیں میں قید کیا وہ پھر بھی نکل گئے اس لئے اب بابان آستون تو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر اب سب کے سامنے یہ دونوں باتیں کی گئیں تو ہماری شکست اور ان کی فتح کا اعلان کر دیا جائے گا اس لئے اب کچھ اور سوچنا ہوگا“..... شو شو بجاری نے کہا۔

”آقا اگر مجھے اجازت دو تو میں ایک بات کروں“..... اچانک راجوشی نے کہا۔

”ہاں بولو۔ کیا کہنا چاہتی ہو“..... شو شو بجاری نے کہا۔
”آقا تم اپنے دشمنوں کے ساتھ ویلاگو مقابلہ کرو اس طرح تم انہیں یقیناً ہلاک کر دو گے“..... راجوشی نے کہا تو شو شو اور مہا بجاری دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

”ویلاگو۔ وہ۔ جہاری بات درست ہے۔ وہ بہت خوب۔ مجھے تو اس کا خیال بھی نہ آیا تھا۔ یہ مقابلہ تو میں آسانی سے جیت سکتا ہوں۔ بہت خوب۔ یہ واقعی انتہائی شاندار ترکیب ہے“..... شو شو بجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں واقعی شو شو۔ یہ بہترین ترکیب ہے“..... مہا بجاری نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں ابھی ویلاگو کا اعلان کر دیتا ہوں۔ ابھی کر دیتا ہوں۔“

تو قبیلے کی سرحد سے باہر رہی لیکن جو کچھ زاشی دیکھتی رہی اور جو کچھ اسے معلوم ہوا وہ مجھے بھی ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہا۔ زاشی قبیلے میں گئی تو اسے پکڑ کر سردار زاگو کی جھونپڑی میں لے جایا گیا اور وہاں سردار زاگو کے ساتھ آقا کے دشمن بھی موجود تھے اور وہاں اسادان کے کسی روشنی کے آدمی کا قاصد بھی موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا اس کے ساتھ جیسے سورج بندھا ہوا تھا۔ اس میں سے انتہائی تیز روشنی نکل کر پورے قبیلے میں پھیلی ہوئی تھی۔ پھر وہاں زاشی کو بتایا گیا کہ اس پر شو شو بجاری کی طاقت نے قبضہ کر لیا تھا اور اس کی مدد سے آقا کے دشمنوں کو مہاتوگی کے کنوئیں میں پھینکوا دیا گیا تھا اور پھر اسادان کے بابا نمسان کا قاصد آیا۔ اس نے سردار زاگو کو مہاتوگی کے کنوئیں پر بھیجا اور اس نے اندر ہی ڈال کر دشمنوں کو وہاں سے نکال لیا اور وہ واپس پہنچ گئے۔ سردار زاگو زاشی کو جھونپڑی سے باہر لے آیا اور پھر اچانک اس نے اپنے آدمیوں کو ہلا کر زاشی کے دل میں خنجر اتار دیا۔ اس طرح زاشی ہلاک ہو گئی اور میرا رابطہ بھی ختم ہو گیا تو میں واپس آ گئی“..... راجوشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہو نہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب معاملات اس انداز میں ختم نہیں ہو سکتے۔ اب مجھے ان لوگوں کے بارے میں کچھ اور سوچنا پڑے گا“..... شو شو بجاری نے ہومٹ جباتے ہوئے کہا۔

”کیا تم بابان آستون کی بات کر رہے ہو“..... مہا بجاری نے

شو شو پجاری نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مہا پجاری کی جھونپڑی سے نکل کر اپنی بستی کی طرف دوڑنے لگا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جوش موجود تھا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ آسانی سے ویلا گو جیت سکتا ہے جبکہ یہ بھی اسے یقین تھا کہ روشنی کے لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں ویلا گو نہیں جیت سکتے۔ اس لئے بھی وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سردار زاگو کی مخصوص جھونپڑی میں موجود تھا۔ وہ سردار زاگو کے ہمراہ مہاتوگی کے کنوئیں سے نکل کر وہاں پہنچ گیا۔ سردار زاگو انہیں وہاں چھوڑ کر یہ کہہ کر باہر چلا گیا تھا کہ وہ اسادان سے آنے والے قاصد کو بلاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ڈنڈا تھا جس کے سرے پر سفید رنگ کا کپڑا بندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چھوٹا سا کپڑے کا تھیلہ بھی باندھا ہوا تھا جس میں شاید کوئی چیز بند تھی۔

”السلام علیکم۔ میرا نام ساگان ہے اور مجھے اسادان سے بابا نمنان نے بھیجا ہے۔“..... نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔
 ”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ میرا نام حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان بیچ مدان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے

"ساگن صاحب یہی علی عمران ہیں"..... صفدر نے اس بار ساگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا تو آپ کے لئے بابا نمنان کا پیغام ہے"..... نوجوان نے جلدی سے کہا۔

"کیا پیغام ہے۔ کیا وہ بھی انتہائی مختصر ہے"..... عمران نے کہا۔

"یہ۔ یہ ہے"..... نوجوان نے جلدی سے ڈنڈے سے بندھے ہوئے کپڑے کا چھوٹا سا تھیلا کھلتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

"کیا پیغام کے پچھے زہریلے ہیں"..... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پچھے۔ زہریلے۔ کیا مطلب جناب"..... نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھیلا عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"میں سمجھا کہ یہ پیغام کوئی خطرناک زہریلے بیجوں والا پرندہ ہے جسے آپ باقاعدہ کپڑے کے بیجرے میں بند کر کے لے آئے ہیں۔" عمران نے تھیلا لیتے ہوئے کہا تو نوجوان پہلی بار ہنس پڑا۔

"مجھے نہیں معلوم جناب کہ اس میں کیا ہے۔ بابا نمنان نے دیا تھا کہ یہ علی عمران صاحب کو دے دیا جائے"..... نوجوان نے کہا

اور مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے پاکیشیا سے جہاں بھیجا ہے اور میں اپنے ساتھ ان سب کو بھی گھسیٹ لایا ہوں"..... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے بے اختیار ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر وہ دونوں مسکرا دیے کیونکہ عمران کا یہ جواب بتا رہا تھا کہ وہ اب خاصے طویل وقفے کے بعد اپنے مخصوص موڈ میں آیا ہے ورنہ ظاہر ہے کسی قبائلی نوجوان کو اس قسم کا تعارف سمجھ میں ہی نہ آ سکتا تھا۔

"مم۔ مم۔ مگر مجھے تو صرف علی عمران صاحب سے ملنا ہے۔" نوجوان نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات پر صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"صرف علی عمران۔ یہ تو کسی چکیک پر لکھا جاسکتا ہے۔ وہاں لکھا جاتا ہے صرف دس کروڑ روپے یا بیس کروڑ روپے صرف، اور حقیقت یہ ہے کہ اتنی بڑی رقم کے بعد لفظ صرف پڑھ کر محاوراً نہیں بلکہ حقیقتاً لطف آ جاتا ہے"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور نوجوان کا چہرہ واقعی ہونٹوں جیسا ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب یہ قبائلی نوجوان ہے آپ کی باتیں اسے کیسے سمجھ آ سکتی ہیں"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے مختصر سلام کیا تھا اس لئے میں سمجھا کہ اسے وضاحت کا مطلب سمجھا جاسکے لیکن اب میں کیا کروں یہ تو مختصر سے مختصر ترین لفظ صرف پر آ گیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

استعمال کرو۔ جادو، سحر اور شیطانی ذریات حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اس لئے حق کا کھل کر اعلان کرو اور پھر اس پر ثابت قدمی سے ڈٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مدد کرے گا۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ والسلام۔ عاجز سید چراغ شاہ..... عمران نے اونچی آواز میں پڑھتے ہوئے کہا اور پھر خط اس نے صدر کی طرف بڑھا دیا۔

”اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ صرف وقت کا ضیاع ہے۔ ہمیں کھل کر سامنے آنا چاہیے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی کہ کھل کر سامنے آنے کا کیا مطلب ہوا..... عمران نے کہا۔

”کیپٹن شکیل نے درست کہا ہے عمران صاحب۔ ہم یہ مقابلے اور جادو وغیرہ کے جگر میں پھنس کر واقعی وقت ضائع کر رہے ہیں۔ شاہ صاحب نے اس خط کے ذریعے ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کا حکم دیا ہے.....“ صدر نے خط واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”مطلب ہے کہ ہم اسلحہ لے کر شو شو پجاری پر چڑھ دوڑیں۔“ عمران نے خط لے کر اسے واپس لٹافے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ انہوں نے حق کے اعلان کی بات کی ہے اور حق کے اعلان کا یہ مطلب نہیں ہوا کرتا کہ ہم اسلحہ استعمال کریں۔ اس کا

اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تھپٹا کھولا اور جب اس تھپٹے میں سے ایک لٹافہ نکلا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ لٹافے پر صرف علی عمران کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس نے لٹافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے کھولنا شروع کر دیا۔ لٹافے میں ایک کاغذ تھا۔ اس نے جیسے ہی کاغذ کھولا وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ سید چراغ شاہ صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط تھا۔

”کس کا خط ہے عمران صاحب.....“ صدر نے پوچھا۔

”سید چراغ شاہ صاحب کا.....“ عمران نے جواب دیا تو صدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ عمران کی نظریں تیزی سے خط پر پھسلتی چلی جا رہی تھیں۔

”کیا لکھا ہے شاہ صاحب نے.....“ صدر نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

”کوئی خاص بات تو نہیں لکھی۔ حیرت ہے.....“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پھر بھی کیا لکھا ہے.....“ صدر نے پوچھا۔

”لکھا ہوا ہے عزیزم علی عمران طویل عمر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“ شکیل متاثرے میں اپنا اور دوسرے کا وقت ضائع مت کرو۔ حالات اور ماحول کو سمجھو اور پھر وہ قدم اٹھاؤ جو تمہیں جلد از جلد منزل تک پہنچا دے۔ ذہنی طور پر الجھنے کی بجائے ذہانت کو درست طور پر

دونوں بازوؤں سے پکڑے اندر داخل ہوئے۔

"یہ سلاک قبیلے کی طرف سے سرحد میں داخل ہوئی ہے سردار اور اسدان سے آنے والے قاصد نے کہا ہے کہ ہم سردار کو بتادیں کہ اس پر کسی بدروح کا قبضہ ہے۔"..... ایک قبائلی نے کہا۔
 "بدروح کا قبضہ۔ کیا مطلب؟"..... سردار زاگو نے بے اختیار اچھل کر کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ میں تو زاشی ہوں۔ تمہاری بیوی۔" زاشی نے حجب کر اپنے بازوؤں کو قبائلیوں کی گرفت سے چھڑواتے ہوئے کہا۔

"میں آ رہا ہوں سردار عمران؟"..... سردار زاگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے زاشی کو دھکیلنا ہوا خود بھی جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب سردار زاگو کا رویہ بتا رہا ہے کہ وہ زاشی کو کوئی سخت سزا دینے والا ہے۔"..... صفدر نے کہا۔

"یہ ان کا نجی معاملہ ہے صفدر۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ اب ہمیں آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟"..... عمران نے کہا۔
 "میرے خیال میں ہمیں یہاں سے سلاک قبیلے جانا چاہیے اور کھل کر سب کو بتانا چاہیے کہ شو شو بھاری شیطان کا پیروکار ہے اور ہم اسے سزا دینے آئے ہیں۔"..... کمپشن شکیل نے کہا۔

"وہ تو خود دیوتاؤں اور شیطان کے بھاری ہیں اس لئے اس بات

مطلب ہے کہ ہم کھل کر اعلان کر دیں کہ شو شو بھاری اور اس کے ساتھی شیطان کے پیروکار ہیں جن کا خاتمہ کیا جانا ضروری ہے۔"..... صفدر نے کہا۔

"بتاب یہ خط آپ نے پڑھ لیا ہے۔ یہ مجھے واپس دے دیں میں نے اسے واپس لے جانا ہے۔"..... خاموش بیٹھے ہوئے ساگان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ کیا بابا نمسان نے کہا ہے؟"..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے کہا تھا کہ پیغام واپس لے آنا ہے۔" ساگان نے کہا تو عمران نے لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ بتاب۔ اب مجھے اجازت۔ اللہ حافظ۔"..... ساگان نے خط لے کر اسے کپڑے کے تھیلے میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور سلام کر کے جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور سردار زاگو اندر داخل ہوا۔

"میں چند ضروری کاموں میں لٹھ گیا تھا اس لئے فوری طور پر حاضر نہ ہو سکا۔"..... سردار زاگو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں سردار زاگو۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور دو قبائلی زاشی کو

کا ان پر کیا اثر ہو سکتا ہے..... عمران نے کہا اور اس کی بات کا جواب صفر اور کمپشن شیل دونوں کے پاس نہ تھا۔

"باس۔ آپ مجھے اور جوانا کو اجازت دیں ہم اس شو شو بجاری کو وہاں سے یہاں اٹھا لاتے ہیں"..... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ وہ واقعی جادو کا ماہر ہے۔ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیا اور جوزف خاموش ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی جھونپڑی میں جانا چاہئے اور اس سلسلے میں کھل کر بات چیت کرنی چاہئے"..... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اس جھونپڑی میں کوئی ایسی چیز پہنچائی گئی ہے جس کی وجہ سے پہلے بھی ہم پر ان کا حملہ کامیاب رہا تھا ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے"..... صفر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ چہاری بات درست ہے"..... عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد سردار زاگو اندر داخل ہوا اور ایک طرف بیٹھ گیا۔

"سردار زاگو کوئی بجاری کے بعد تمہارے قبیلے کا بجاری کون بنا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"میرا بھائی کو شو۔ شو شو بجاری نے کہا تھا کہ میں اسے اس کا شاگرد بنا دوں لیکن میں نے اسے راہولا قبیلے کے بجاری راہولا کے ہاں بھجوا دیا ہے کیونکہ شو شو بجاری شیطان فطرت آدمی ہے۔ وہ کو شو کی مدد سے سکنا قبیلے پر بھی قبضہ کر سکتا تھا"..... سردار زاگو نے

کہا۔

"کیا راہولا بھی شیطان کا بجاری ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ دیوتاؤں کا بجاری ہے شیطان کا نہیں"..... سردار زاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے بلوا لو اور ہمیں کوئی اور جھونپڑی دے دو تاکہ ہم تھوڑی دیر وہاں آرام کر لیں"..... عمران نے کہا۔

"ہاں ضرور۔ آؤ میرے ساتھ"..... سردار زاگو نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ سردار زاگو انہیں قریب ہی ایک اور بڑی جھونپڑی میں لے گیا۔

"یہ صرف مہمان سرداروں کے لئے ہے۔ آپ اس میں ٹھہریں میں آپ کے لئے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں"..... سردار زاگو نے کہا۔

"ہمارے لئے کھانا پکوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اب صرف پھل کھائیں گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھل۔ کیوں"..... سردار زاگو نے حیرت مبرے لہجے میں پوچھا۔

"بس دل چاہ رہا ہے"..... عمران نے کہا تو سردار زاگو نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس بڑی جھونپڑی میں داخل ہو گیا جس کے فرش پر شیروں اور چیتوں

کی کھالیں بچھائی گئی تھیں۔

”عمران صاحب۔ میرے خیال میں بابا نمنان نے جو تجویز بتائی تھی وہ درست رہے گی۔ میرا مطلب ہے وہ چاند گرہن والی۔“ صفدر نے جھونپڑی کے فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ شاہ صاحب نے اس طرح کی باتوں کو کھیل متاثر لکھا ہے اور وقت کا ضیاع گردانا ہے۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا۔ کوئی اور طریقہ“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”باس اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک طریقہ بتاؤ“..... جوزف نے کہا۔

”ہاں بتاؤ۔ آخر تم وچ ڈاکڑوں کے وچ ڈاکڑ ہو یہ اور بات ہے کہ اس عورت راشی نے تم پر قبضہ کر لیا تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باس میں تو آپ کی وجہ سے اس کے ہاتھ لگ گیا تھا ورنہ عورتیں تو میری طرف دیکھتے ہوئے خوف سے آنکھیں بند کر لیا کرتی ہیں۔“ جوزف نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ میں تو جہیں افریقی حسن کے لحاظ سے شہزادہ سمجھتا رہا ہوں“..... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکرا دیے۔

”تم وہ طریقہ بتا رہے تھے“..... صفدر نے جوزف سے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جوزف اپنی بات بھول

جائے گا۔

”باس۔ افریقہ میں جب یہ بات طے کی جاتی ہے کہ کوئی بچاری دوسرے سے برتر ہے تو اس کے لئے ویلاگو کیا جاتا ہے اور پھر ویلاگو میں جو بچاری جیت جائے اس کی برتری ہمیشہ کے لئے تسلیم کر لی جاتی ہے“..... جوزف نے کہا۔

”ویلاگو۔ کیا یہ کسی مقابلے کا نام ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں باس۔ ویلاگو افریقہ کا سب سے خطرناک مقابلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس قدر خطرناک کہ اس میں شکست کھا جانے والا بچاری لازماً جل کر راکھ ہو جاتا ہے“..... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ جل کر راکھ کیسے ہو جاتا ہے“..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”باس۔ اس مقابلے میں آگ کا بہت بڑا الاؤ چلایا جاتا ہے اور دونوں بچاری باری باری اس میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر جو بچاری الاؤ کی دوسری طرف صحیح سلامت نکل جاتا ہے اسے برتر تسلیم کر لیا جاتا ہے جبکہ جو باہر نہیں نکل سکتا وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اسے ویلاگو کہا جاتا ہے“..... جوزف نے کہا۔

”لیکن وہ آگ کے اندر سے صحیح سلامت کیسے نکل جاتا ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ کوئی آدمی آگ میں داخل ہو اور پھر صحیح سلامت دوسری طرف نکل جائے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

”وہ کسی جبری بوٹی کا رس اپنے جسم پر لگا لیتے ہوں گے جس سے وہ آگ کے اثر سے محفوظ ہو جاتے ہوں گے“..... صفدر نے کہا۔

”کیا واقعی ایسا ہے“..... عمران نے جوزف سے کہا۔

”نہیں باس۔ ویلاگو سے پہلے باقی بیماری سب کے سامنے ان دونوں کا محاذ کرتے ہیں اور اگر ان کے جسموں پر کوئی چیز لگی ہوئی ہو تو اسے ویسے ہی شکست خوردہ قرار دے دیا جاتا ہے“..... جوزف نے جواب دیا۔

”کیا وہ کپڑوں کے بغیر آگ میں جاتے ہیں“..... صفدر نے جوزف سے کہا۔

”ہاں۔ ان کے جسموں پر صرف ایک زیر جامہ ہوتا ہے اور بس“..... جوزف نے جواب دیا۔

”کیا تم نے کبھی یہ مقابلہ خود دیکھا ہے یا صرف سنی سنائی بات کر رہے ہو“..... عمران نے کہا۔

”میں نے اپنے بچپن میں خود دیکھا ہے باس اور ہمارے قبیلے کا بوڑھا وچ ڈاکٹر یہ مقابلہ جیت گیا تھا“..... جوزف نے جواب دیا۔

”یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ آگ کی فطرت جلاتا ہے وہ کیسے انسان کو جلانے سے رک سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو دوسری بات ہے“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ میں نے اپنے قبیلے کے وچ ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔ پہلے تو

اس نے نہیں بتایا لیکن جب وہ مرنے لگا تو میں نے اسے آخری بار پانی پلایا تھا باس اور اس بات پر وہ وچ ڈاکٹر خوش ہو گیا اور اس نے مجھے بتایا کہ جو آدمی کرنا سو بوٹی کے رس کا ایک گلاس پی لے اس کے جسم کو آگ ایک پہر تک نہیں جلا سکتی“..... جوزف نے کہا۔

”نہیں۔ ایک گلاس بوٹی کا رس پینے سے وہ کیسے آگ سے بچ سکتا ہے۔ کیا اس کے بال بھی جلتے تھے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ اس کے جسم کے تمام بال جل کر راکھ ہو گئے تھے لیکن جسم کو کچھ نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ زیر جامہ بھی جل گیا تھا“۔ جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور سردار ڈاگو اندر داخل ہوا۔ اب اس کے پیچھے ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیوز میسج لکڑی تھی۔

”یہ راہولا قبیلے کا پجاری راہولا ہے“..... سردار ڈاگو نے اس بوڑھے کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی تعارف کرایا اور پھر راہولا پجاری ان کے ساتھ ہی فرش پر بیٹھ گیا۔

”سردار عمران آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے کہ شوش پجاری نے آپ کے خلاف ویلاگو کا اعلان کر دیا ہے۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس چلے جائیں کیونکہ ویلاگو کا اعلان جب تمام قبیلوں میں پھیل جائے تو پھر تمام قبیلوں کی سرحدیں بند

آپ ہمارے قبیلے کی سرحد سے باہر نہیں جاسکتے۔ اب آپ کو ویلاگو کرنا ہو گا۔..... سردار زاگو نے مایوس سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جھوپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک قبائلی اندر داخل ہوا۔

میں سلاک قبیلے کے بھاری شو شو کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ شو شو بھاری نے سلاک قبیلے کے مہمانوں کے ساتھ ویلاگو کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور یہ ویلاگو کل رات سلاک میں ہو گا۔..... اس آدمی نے کہا۔

”ہم نے سن لیا ہے تم جاسکتے ہو“..... سردار زاگو نے کہا اور وہ آدمی فخریہ انداز میں مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

”اب مجبوری ہے سردار عمران۔ اب آپ کو کل رات دونوں قبیلوں کے سامنے شو شو بھاری کے ساتھ ویلاگو کرنا ہو گا۔.....“ سردار زاگو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”راہولا تم کسی سٹاجا کی طاقتوں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ کیا ہوتی ہیں یہ سٹاجا کی طاقتیں“..... عمران نے مطمئن انداز میں راہولا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سردار۔ آگ دیوتا کو ہمارے ہاں سٹاجا کا دیوتا کہا جاتا ہے اور اس کی خاص طاقتوں کو سٹاجا کی طاقتیں کہا جاتا ہے اور یہ طاقتیں یہاں اس پورے علاقے میں صرف شو شو بھاری کے پاس ہیں اور کسی کے پاس نہیں ہیں اس لئے شو شو بھاری ویلاگو جیت جائے گا۔ پہلے بھی وہ ایک بار ویلاگو جیت چکا ہے“..... راہولا نے جواب دیتے

کر دی جاتیں ہیں“..... سردار زاگو نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

”ویلاگو۔ تمہارا مطلب ہے کہ آگ کے الاؤ سے گزرنا“۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔ تو کیا آپ اس کے بارے میں جانتے ہیں“..... سردار زاگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر جوزف دی گرےٹ نے مجھے بتایا ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کیا کہتے ہیں راہولا بھاری۔ کیا ہمیں ویلاگو کرنا چاہیے۔“ عمران نے راہولا بھاری سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”سردار۔ ویلاگو وہی جیت سکتا ہے جس کے پاس سٹاجا کی طاقتیں ہوتی ہیں۔ اگر آپ کے پاس سٹاجا کی طاقتیں ہیں تو آپ جیت جائیں گے ورنہ آپ جل کر راکھ ہو جائیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ میں سے ایک بھی ویلاگو بار گیا تو آپ کے تمام ساتھیوں کو بھی زندہ جلا دیا جائے گا“..... راہولا بھاری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے اچانک تیز دھول بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور یہ آوازیں سننے ہی سردار زاگو بے اختیار اچھل پڑا۔ راہولا بھاری نے بھی بے اختیار ہونٹ میچھنے لگے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ سلاک قبیلے کے پیغامبر آگئے۔ اس کا مطلب ہے کہ

”ظاہر ہے شو شو بھاری عام آدمی ہے۔ اس نے اس ویلا گو کا اعلان کیا ہے تو لازماً اس کے پاس بھی ایسا ہی کوئی نسخہ ہو گا اس لئے اصل معاملہ اس کے توڑ کا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں باس۔ اس کا توڑ نہیں ہوتا اور یہ بات بھی صرف خاص بھاریوں کو معلوم ہوتی ہے کہ کرنا سو بوٹی کا رس پینے سے ویلا گو جیسا جاسکتا ہے۔“..... جوزف نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ شو شو بھاری کو بہر حال اس بارے میں علم ہے اس لئے اس نے ویلا گو کا اعلان کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں باس۔ شو شو بھاری استا بڑا بھاری نہیں ہے۔ وہ فرعی آدمی ہے۔ فرد اس نے کوئی اور چکر چلا رکھا ہو گا۔ بہر حال میں معلوم کر لوں گا۔“..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب کیا یہ بات حتمی ہے کہ اس بوٹی کا رس واقعی اس انداز میں کام کرتا ہے۔“..... صفدر نے توشیح بھرے لہجے میں کہا۔

”حتمی نتیجہ تو ویلا گو کے بعد ہی سامنے آئے گا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا آپ اس پر عمل کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔ یہ ہمارے خلاف سازش ہے۔“..... صفدر نے کہا۔

”باس۔ ویلا گو سے انکار نہ کر دیتا۔ ویلا گو سے انکار کرنے والے

ہوئے کہا۔

”کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں ہی جیت جائیں۔ پھر کیا ہو گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جب تک ایک کو شکست نہ ہو جائے جب تک ویلا گو جاری رہتا ہے۔“..... راہول نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم شو شو بھاری کے ساتھ ویلا گو کے لئے تیار ہیں۔ جا کر اعلان کر دو۔“..... عمران نے کہا۔

”اب تو بہر حال کرنا ہی پڑے گا۔“..... سردار زاگو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کا بھڑ اور انداز بتا رہا تھا کہ جیسے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کا یقین ہو۔

”مجھے بھی اجازت دو۔ اب ویلا گو کے بعد تو اور کوئی بات ہو نہیں سکتی۔“..... راہول بھاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور راہول بھاری اور سردار زاگو دونوں خاموشی سے جمونہ پڑی سے باہر چلے گئے۔

”باس مجھے اجازت دو تاکہ میں جا کر کرنا سو بوٹی تلاش کروں۔ اس کے بغیر تو ویلا گو نہیں جیسا جاسکتا۔“..... جوزف نے کہا۔

”ٹھہرو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اس کرنا سو بوٹی کا توڑ ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں۔“..... جوزف نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کو سارے قبیلے والے مل کر ہلاک کر دیتے ہیں۔..... جوزف نے کہا۔

”میں انکار کی بات نہیں کر رہا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس طرح سنی سنائی بات پر استا بزار رسک نہیں لینا چاہیے۔..... صفدر نے کہا۔
”لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ شوشو بیماری نے کس بنیاد پر استا بزار جھنجھک کر دیا ہے۔ ظاہر ہے اسے بھی تو آگ کے الاؤ سے گزرنا ہو گا۔..... کمپشن تھیل نے کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس شوشو بیماری کو اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہئیں۔..... صفدر نے کہا۔
”اس نے کیا بتانا ہے۔ اس بات کو چھوڑو۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب آپ جوزف کو لختے بڑے رسک میں نہ ڈالیں۔“
صفدر نے کہا۔

”ویلاگو میں حصہ جوزف نہیں لے گا میں خود لوں گا۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔..... صفدر نے اچھلتے ہوئے کہا۔

”میں اپنی بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ اب مجھے شاہ صاحب کے خط کی سمجھ آئی ہے۔ شاہ صاحب واقعی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ آخری معرکہ کیا ہو گا اس لئے انہوں نے

باقاعدہ خط لکھ کر مجھے اطلاع کر دی تاکہ اصل بات مجھ تک پہنچ جائے ورنہ جو کچھ انہوں نے خط میں لکھا ہے وہ زبانی بھی پیغام بھیج کر مجھے اطلاع کر سکتے تھے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ خط میں ویلاگو کے بارے میں کوئی اشارہ ہے۔ میں نے تو نہیں پڑھا۔..... صفدر نے چونک کر پوچھا۔ کمپشن تھیل کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”ہاں۔ اس میں اشارہ موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا اور شیطان کے مقابلے میں اپنی رحمت خاص سے ہمیں فتح عنایت کرے گا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”ماسٹر آپ یہ کام نہیں کریں گے۔ میں اس مقابلے سے پہلے اس شوشو بیماری کی گردن توڑ دوں گا۔..... جو انا نے ٹکھٹ پھرے ہوئے لچے میں کہا۔

”نہیں۔ تم نے ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا۔ سمجھے۔ میں دراصل چاہتا بھی یہی تھا کہ کوئی ایسا معرکہ پیش آئے جس سے حق اور باطل کی فتح و شکست سب کے سامنے آجائے اسی لئے میں ذہنی طور پر مسلسل الجھا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خود بخود میری یہ مشکل حل کر دی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کچھ ہمیں بھی تو بتائیں عمران صاحب ورنہ آپ تو جب آگ کے الاؤ سے صحیح سلامت نکلیں گے سو نکلیں گے ہمارا تو پہلے ہی ہارٹ فیل ہو جائے گا۔..... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

تم نے سنا تو تھا کہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ ذہنی طور پر الجھنے کی بجائے ذہانت کو درست طور پر استعمال کرو اور یہ بھی کہ جادو، سحر اور شیطانی ذریات حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اس لئے حق کا کھل کر اعلان کرو اور اس پر ثابت قدمی سے ڈٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مدد کرے گا۔ میں سوچتا رہا تھا کہ یہ اعلان کیسے ہو سکتا ہے۔ اب جا کر اس کی سمجھ آئی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ آگ کے الاؤ سے گزرتا حق کا اعلان ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ یہ کیسے حق کا اعلان ہو گیا؟..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم جذباتی ہو رہے ہو اس لئے ابھی تم یہ بات نہ سمجھ سکو گے۔ فی الحال سب مطمئن رہو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔..... عمران نے ٹلنے کے سے انداز میں کہا اور صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھیچ لئے۔

سلاک قبیلے کی حدود میں ایک خاصا وسیع میدان درختوں سے خالی تھا۔ اس میں لکڑی کے بڑے بڑے شہتیروں کو ایک دوسرے کے ساتھ محراب کی صورت میں لگا کر رکھا گیا تھا اور دونوں طرف لکڑیوں کے ڈھیر تھے جبکہ اوہران شہتیروں کے مل جانے کی وجہ سے چمت سی بن گئی تھی البتہ درمیان میں کافی جگہ خالی تھی۔ ان لکڑیوں پر کوئی خاص قسم کا رس لگایا گیا تھا جس کا رنگ گہرا زرد تھا اس لئے لکڑیوں کا یہ ڈھیر زرد رنگ کا ڈھیر دکھائی دے رہا تھا۔ اس میدان کے گرد ہر طرف عورتیں، مرد اور بچے اور بوڑھے موجود تھے۔ ایک طرف سلاک قبیلے کے لوگ تھے جبکہ دوسری طرف سکانا قبیلے کے۔ ایک سائیڈ پر لکڑی کے بڑے بڑے تختے پنہوں کی صورت میں رکھے ہوئے تھے جن پر سلاک اور سکانا قبیلے کے ساتھ ساتھ ڈکالا کے علاقے کے تمام قبیلوں کے سردار، بھاری اور بڑے بزرگ بیٹھے

مدد سے وہ واقعی یہ آگ کر اس کر جائے..... صغدر نے کہا۔

W "نہیں۔ جادو حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ جادو کا مطلب ہے نظر
W فرعی۔ یعنی جو کچھ حقیقت نہ ہو اسے حقیقت بنا کر نظروں کے سامنے
W لے آیا جائے..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ "لیکن عمران صاحب۔ بوٹی کا رس پینے سے پورے جسم پر آگ کا
اثر نہ ہونا میں تسلیم نہیں کرتا۔ اس قدر خوفناک آگ تو ایک لمحے
میں انسان کو جلا کر راکھ کر دے۔ بوٹی کا رس کس طرح اس کا توڑ
ہو سکتا ہے اور آپ نے تو یہ رس بھی استعمال نہیں کیا۔ پھر آپ
اس قدر مطمئن کیوں ہیں۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جو آپ بتانا نہیں
چاہتے..... صغدر نے کہا۔

۔ "ماسٹر یہ شو شو پجاری ابھی تک یہاں پہنچا نہیں۔ وہ آخر کیا کر رہا
ہوگا..... اچانک جو انا نے کہا۔

۔ "ویلا گو کی حبیاریاں کر رہا ہوگا اور ان قبائلیوں کی رسومات ہی
اس قدر طویل ہوتی ہیں کہ خدا کی پناہ..... عمران نے کہا۔

۔ "اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کے بارے میں معلوم
کروں۔" جو انا نے کہا۔

۔ "نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ جوزف پہلے ہی سب کچھ معلوم
کر چکا ہے..... عمران نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی

بات ہوتی اچانک دور سے ڈھول بجنے کی تیز آوازیں گونجنے لگیں اور
اس کے ساتھ ہی میدان میں عجیب سی ٹپل پیدا ہو گئی۔ تھوڑی دیر

ہوئے تھے۔ ان میں سردار زاگو بھی تھا، اس کا بھی بھائی کا شو بھی اور
اس کے ساتھ ہی راہولا قبیلے کا پجاری راہولا بھی تھا جبکہ دوسری فوج پر
سلا کا قبیلے کا سردار اپنے نائبین کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ شو شو پجاری
البتہ وہاں موجود نہ تھا جبکہ ان سے ہٹ کر ایک بڑی سی فوج پر عمران،
صغدر اور کیپٹن شہیل کے ساتھ بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا
ہوا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اس کے عقب میں مؤدبانہ انداز
میں کھڑے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک روز پہلے ہی
ویلا گو کے لئے سلا کا پہنچ گیا تھا۔

۔ "عمران صاحب نجائے کیا بات ہے کہ میرا دل دھڑک رہا ہے۔"
صغدر نے کہا۔

۔ "جہارا مطلب ہے کہ جہارا دل دھڑکنا بند ہو جائے۔" عمران
نے کہا تو صغدر بے اختیار ہنس پڑا۔

۔ "عمران صاحب جب تک اس انتظام کو نہ دیکھا تھا تب تک اس
مقابلے کا مجھے واقعی اندازہ نہ تھا لیکن یہ واقعی انتہائی خوفناک ہے۔
مجھے تو حیرت ہے کہ شو شو پجاری نے آخر کیا سوچ کر اس مقابلے کا
اعلان کیا ہے۔ اس قدر خوفناک آگ کو صرف ایک بوٹی کے رس کی
مدد سے پار کرنا تقریباً ناممکن ہے..... کیپٹن شہیل نے کہا۔

۔ "شو شو پجاری کو ہم سے زیادہ اپنی حیاری، فریب، جادو کی
طاقتوں اور شیطان کی مدد پر بھروسہ ہے..... عمران نے کہا۔

۔ "لیکن عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا جادو ہو جس کی

بعد شو شو بھاری دھولوں کی تھاپ میں میدان میں داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا اور چہرے پر عجیب طرز اور فاتحانہ انداز کی مسکراہٹ تھی۔

”آؤ سردار عمران۔ آگے آؤ اور مجھ سے ویلا گو کرو تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ شو شو بھاری، اس کے دیوتا اور شیطان عظیم ہے۔۔۔۔۔۔ شو شو بھاری نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ اٹھاتے ہی دھول بچنے بند ہو گئے اور اس کی آواز میدان میں گونجنے لگی تھی۔

”تم، جہارے دیوتا اور شیطان سب لعنتی ہیں۔ عظیم اور برتر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ کائنات کا مالک ہے اور تم بھی سن لو اور سارے قبیلوں کے سردار اور بھاری اور سب لوگ یہ سن لیں کہ جن کو تم دیوتا بنا کر ان کی پوجا کرتے ہو اور جنہیں اس دنیا کا مالک گردانتے ہو وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ تو جہارے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تو لسنے بے بس ہیں کہ ایک مکھی بھی اگر ان پر بیٹھ جائے تو وہ اسے بھی نہیں اڑا سکتے جبکہ اللہ تعالیٰ جس نے یہ ساری دنیا بنائی ہے، ہمیں بنایا ہے وہ اس کائنات کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ جنگل، یہ جانور، یہ گھاس، یہ جڑی بوٹیاں، یہ زمین اور اس پر موجود ہر چیز اور آسمان سب اس کے بنائے ہوئے ہیں اس لئے عبادت کے لائق وہی ہے اور وہی روشنی ہے۔ وہی نور ہے۔ باقی سب تاریکی ہے۔ جہالت کی تاریکی۔ جتنا بچہ

تم اسے مانو اس کی عبادت کرو تو تم بھی جہالت اور نامرادی کی تاریکی سے نکل کر کامیابی اور نامرادی کی روشنی میں آ جاؤ گے۔ شو شو بھاری نے اپنے جادو اور اپنی شیطانی طاقتوں کے زعم میں ویلا گو کا اعلان کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ یہ اس آگ سے اپنے جادو اور شیطانی طاقتوں کی وجہ سے بچ جائے گا حالانکہ ایسا نہیں ہو گا۔ یہ آگ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع ہے۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

”یہ غلط ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ تم سب جانتے ہو کہ میں ایک بار پہلے بھی ویلا گو جیت چکا ہوں اور اب بھی دیکھنا کہ ویلا گو میں ہی جیتوں گا اور یہ لوگ جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ ابھی سب کو معلوم ہو جائے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔۔۔۔۔۔ شو شو بھاری نے چٹختے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ حق اور سچائی ابھی سب کے سامنے آ جائے گی۔ تم شروع کرو۔“ عمران نے کہا تو شو شو بھاری نے آگ جلانے کا حکم دیا اور قبائلیوں نے اپنی مشغلوں کی مدد سے اس الاؤ کو بھڑکا دیا۔ یہ واقعی انتہائی ہولناک الاؤ تھا۔ اس قدر ہولناک کہ اس کی حدت کافی دور تک بھی محسوس کی جا رہی تھی۔ صفدر، کمپیشن شکیل اور جونا تینوں کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن عمران اور جوزف دونوں پرسکون اور مطمئن تھے۔ پھر ایک بوڑھا آگے بڑھا اور اس نے آگ کے قریب آکر ویلا گو کے قواعد و ضوابط بتانے شروع کر دیے۔ اس کے مطابق پہلے ویلا گو کا اعلان کرنے والا شو شو بھاری

سے فانس ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک شو شو پجاری الاؤ کی دوسری سمت سے اسی طرح دوڑتا ہوا باہر نکلا اور پھر کافی آگے جا کر وہ رک گیا۔ وہ بالکل صحیح سلامت تھا حتیٰ کہ اس کا زیر جامہ تک نہ جلا تھا لیکن اس کے سر پر موجود جھوٹے بال جل کر راکھ ہو چکے تھے اور اس کے ساتھ ہی شو شو پجاری نے دیوتاؤں کے نام کا نعرہ مارا اور پھر دھولوں کے شور سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ سب قبائلی شو شو اور دیوتاؤں کے نام کے نعرے مار رہے تھے۔

"اب تم جاؤ روشنی کے آدمی۔ جاؤ اور ویلا گو کرو۔ سب دیکھ لیں گے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔"..... اچانک شو شو پجاری نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ اٹھاتے ہی دھولوں کا شور بند ہو گیا تھا اور ہر طرف گہری خاموشی طاری ہو گئی تھی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جھوٹے مکار اور فریبی ہو شو شو۔ ابھی تمہارا فریب سب کے سامنے آ جائے گا۔ وچ ڈاکڑوں کا وچ ڈاکڑ جوف دی گریٹ ابھی تمہیں اصل ویلا گو کرانے گا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے عقب میں کھڑا ہوا جوف بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور ٹیگٹ شو شو پجاری پر جمپٹ پڑا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالا اور دوسرا اس کی کمر میں ڈال کر اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے اٹھالیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ چوڑو مجھے۔"..... شو شو پجاری نے چیختے

ویلا گو کرے گا اور آگ کا الاؤ پار کرے گا۔ اگر وہ جل کر راکھ ہو گیا تو سردار عمران کو فاتح قرار دے دیا جائے گا اور اگر وہ صحیح سلامت باہر آ گیا تو پھر سردار عمران کو اس آگ کے الاؤ کو پار نہ کرنا ہو گا اور اگر وہ بھی زندہ سلامت باہر آ گیا تو پھر یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ ان میں سے ایک جل کر راکھ نہ ہو جائے۔

"ٹھیک ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دھولوں کے بے پناہ شور میں شو شو پجاری نے اپنے جسم پر موجود لباس اتار دیا۔ اب اس کے جسم پر ایک زیر جامہ تھا۔ اس بوڑھے نے جس نے قواعد و ضوابط کا اعلان کیا تھا اور جو شاید اس مقابلے کا ریفری تھا آگے بڑھا اور اس نے شو شو پجاری کے جسم پر اپنے دونوں ہاتھ پھیر کر چیک کیا کہ اس نے کسی جڑی بوٹی کا رس تو جسم پر نہیں لگا رکھا۔ پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"دیکھو اب دیوتاؤں کی سچائی۔"..... شو شو پجاری نے عمران سے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے الاؤ کی ایک سمت میں بڑھ گیا۔ عمران کے لبوں پر بجلی سی مسکراہٹ تھی۔ شو شو پجاری الاؤ کی سمت پیچھ کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا اور پھر کافی فاصلے پر پہنچ کر اس نے ٹیگٹ پوری قوت سے دیوتاؤں کے نام کا نعرہ مارا اور دوسرے لمحے وہ اس الاؤ کی طرف دوڑ پڑا۔ سب کی نظریں شو شو پجاری پر جمی ہوئی تھیں۔ خوفناک الاؤ اس وقت اپنی پوری طاقت سے مجھوک رہا تھا۔ اچانک دوڑتا ہوا شو شو پجاری اس الاؤ میں داخل ہوا اور پھر سب کی نظروں

ہوئے کہا۔ اس نے اپنے آپ کو چرمانے کی بے حد کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ جوزف کے ہتھکے میں تھا۔

”جب تک چہارے پیر زمین سے اٹھے نہیں گئے فرجی جادوگر تب تک تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔“..... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہ کیا کر رہے ہو تم۔ یہ دیلاگو کے خلاف ہے۔“..... اس بوڑھے نے چپچپے ہوئے کہا جو ریزی بنا ہوا تھا۔

”جوانا“..... جوزف نے یلخت جوانا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
 ”یس“..... جوانا جو یوں ساکت و جامد کھڑا تھا، نے یلخت سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ سلسلے جو بوڑھا بیٹھا ہوا ہے اسے اٹھا لو لیکن اس کے پیر زمین سے نہ لگنے دینا“..... جوزف نے پاکیشیائی زبان میں کہا تو جوانا بجلی کی سی تیزی سے اس بوڑھے پر جھپٹ پڑا۔ یہ شیطان کا خاص ہجاری مہا ہجاری تھا اور دوسرے لہجے اس کے حلق سے نکلنے والی جیڑوں سے ماحول گونج اٹھا۔ مہا ہجاری کا جسم گر انڈیل جوانا کے ہاتھوں میں کسی کھلونے کی طرح اٹھا ہوا تھا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے۔“..... سلاگ قبیلے کے سردار نے چپچپے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔

”سب سن لو۔ میں دھج ڈاکڑوں کا دھج ڈاکڑ جوزف دی گمٹ

جہیں بتاتا ہوں۔ یہ شو شو ہجاری جھوٹا، مکار، فرجی اور دھوکے باز ہے۔ اس نے دیلاگو دھوکے سے پار کیا ہے۔ سن لو کہ اس نے آگ کے اس الاؤ کے نیچے ایک خفیہ سرنگ بنوائی ہوئی ہے۔ یہ دوڑتا ہوا آگ کے اس الاؤ میں داخل ہوا اور سیدھا اس سرنگ میں جا کر آ اور پھر اس سرنگ میں دوڑ کر اس نے الاؤ کو پار کیا اور آخر میں یہ اچھل کر سرنگ سے نکلا اور دوڑتا ہوا الاؤ سے باہر آگیا اور تم خود دیکھ رہے ہو کہ اس الاؤ کے دونوں سروں کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ دونوں طرف رکھی ہوئی لکڑیوں کا درمیانی فاصلہ کافی زیادہ ہے اور اس کی اونچائی بھی کافی ہے اور پھر جہاں زرد رنگ کا تیل بھی کم ڈالا گیا ہے اس لئے جہاں آگ کا الاؤ قدرے کم ہے۔ بس شعلے ہیں جو نظر آ رہے ہیں جبکہ الاؤ کے درمیانی حصے کا فاصلہ بھی بے حد کم ہے اور وہاں زرد رنگ کا تیل بھی اس قدر ڈالا گیا ہے کہ یہ حصہ انتہائی خوفناک الاؤ میں تبدیل ہو چکا ہے اس لئے شو شو ہجاری بطنے سے بچ گیا ہے اور اب میں اسے آگ کے اس الاؤ کے درمیانی حصے میں پھینک رہا ہوں اگر یہ سچا ہے تو پھر یہ جہاں سے بھی زندہ سلامت باہر آجائے گا ورنہ یہ جھوٹا ہو گا اور پھر یہ بوڑھا خود ہی اصل بات بتائے گا کیونکہ یہ اس فرجی اور دھوکے باز کا استاد ہے۔“..... جوزف نے اونچی آواز میں چیخ چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو جھٹکا دیا اور اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا شو شو ہجاری کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا الاؤ

کوئی طلسم ٹوٹ جانے پر اسے ہوش آگیا ہو۔

مہا بھاری درست کہہ رہا ہے۔ میں نے شو شو بھاری اور مہا بھاری کے کہنے پر یہ سرنگ اپنے آدمیوں سے بنوائی تھی۔ ہم نے رات کو یہ کام کیا تھا۔..... اچانک ایک نائب سردار نے اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر بیس پچیس افراد اٹھ کر سامنے آگئے جنہوں نے سرنگ بنانے کی گواہی دی۔

”یہ مہا بھاری بھی اس دھوکے باز شو شو بھاری کا ساتھی ہے اور اس نے مقدس ویلا گو میں دھوکہ کیا ہے اس لئے دھج ڈاکڑوں کا دھج ڈاکڑ جوزف دی گریٹ اسے بھی ویلا گو کی سزا دیتا ہے۔..... جوزف نے اچانک چٹختے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔..... مہا بھاری نے یلخت چٹختے ہوئے کہا لیکن جوزف نے اسے بھی بھڑکتی ہوئی آگ کے اس الاؤ میں اچھال دیا اور اس کی جج بھی الاؤ میں جا کر کم ہو گئی۔“

”عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں بت بے کھڑے تھے۔ جوزف نے یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور برق رفتاری سے کیا تھا کہ کسی کو بھی مداخلت کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔

”تم کیا دیکھ رہے ہو۔ اعلان کرو جھوٹے شو شو کی شکست کا۔“ اچانک جوزف اس بوڑھے کی طرف بڑھا جو ریڑی بنا ہوا تھا اور اب حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا ہوا تھا۔ جوزف کی بات سن کر اور اسے جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ یلخت اچھل اچھل

کے درمیانی حصے میں جا گرا۔ اس کی بھیناک جج آگ کے اس ہولناک الاؤ میں گم ہو گئی۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب ویلا گو جیت کر دکھاؤ۔ جھوٹے دیوتا کے جھوٹے بھاری۔“ جوزف نے ہڈیانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اس نے جونا کے ہاتھوں میں حلوے ہوئے مہا بھاری کو جھپٹ لیا۔ مہا بھاری بے اختیار چٹختے لگ گیا۔

”خیال رکھنا جونا کوئی سردار باس پر اچانک حملہ کر سکتا ہے۔“ جوزف نے سرگوشیاں انداز میں کہا اور پھر وہ چٹختے ہوئے اور ہاتھوں میں چپتے ہوئے مہا بھاری کو اٹھا کر تیزی سے آگ کے الاؤ کی طرف بڑھنے لگا۔

”بولو بھٹاؤ۔ بولو ورنہ میں تمہیں بھی ویلا گو میں بھینک دوں گا۔ بھٹاؤ۔ سب کچھ بھٹاؤ۔ تمہارا فرجی شاگرد تو اب تک جل کر راکھ ہو چکا ہو گا۔ بولو۔..... جوزف نے انتہائی غضب ناک لہجے میں چٹختے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ دھج ڈاکڑوں کا دھج ڈاکڑ کچ کہہ رہا ہے۔ شو شو بھاری نے ویلا گو جیتنے کے لئے نیچے سرنگ بنوائی تھی۔ اس نے دھوکے سے ویلا گو جیتا ہے۔ پہلے بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا۔“ مہا بھاری نے یلخت ہڈیانی انداز میں چٹختے ہوئے کہا۔

”تم غلط کہہ رہے ہو۔ شو شو بھاری ایسا نہیں کر سکتا۔“ اچانک سلاٹا قبیلے کے سردار نے اس انداز میں چٹختے ہوئے کہا جسے اچانک

کر چھنے لگا۔

”شو شو بھاری ویلا گوار چکا ہے۔ شو شو بھاری ویلا گوار چکا ہے۔ وہ جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ وہ جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ روشنی کے ماننے والے بچے ہیں۔ روشنی کے ماننے والے بچے ہیں۔ وہ ویلا گوجیت گئے ہیں۔..... بوڑھے نے بیچ بیچ کر شو شو بھاری کی شکست اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیت کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

”روشنی والے بچے ہیں۔ روشنی والے بچے ہیں۔..... اچانک پورا میدان اس نعرے سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی بے تحاشا دھول بجنے لگے۔

”باس آپ ویلا گوجیت گئے ہیں۔ مبارک ہو باس۔..... جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”تم نے واقعی وچ ڈاکڑوں کے وچ ڈاکڑ ہونے کا ثبوت دیا ہے جوزف۔ لیکن اب اس آگ کو بجھا کر یہ سرنگ سب کے سامنے لے آؤ تاکہ تمہاری بات کا قطعی ثبوت سامنے آجائے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے مڑ کر ویلا گوجیت بھانے اور پھر راکھ کو ہٹا کر اس سرنگ کو سامنے لے آنے کا حکم دینا شروع کر دیا اور دونوں قبیلوں کے لوگ اس کے حکم کی تعمیل میں اس طرح دوڑ پڑے جیسے ان دونوں قبیلوں نے اسے متفقہ طور پر اپنا وچ ڈاکڑ تسلیم کر لیا ہو۔

”اگر میں اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ نہ دیکھ رہا ہوتا کیپٹن شکیل تو مجھے یقیناً اس ساری بات پر کبھی یقین نہ آتا۔ جوزف نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ مجھے تو بعض اوقات لگتا ہے کہ جوزف میں واقعی افریقہ کے کسی پراسرار جادوگر کی روح حلول کر گئی ہے۔..... صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ یہ دونوں سلاگا قبیلے کی اس جھونپڑی میں موجود تھے جو ان کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ عمران، جوزف اور جوانا کے ساتھ قبیلے کی سب سے بڑی جھونپڑی میں بیٹھا ہوا تھا جہاں ڈکالا کے علاقے کے رہنے والے تمام قبیلوں کے سرداروں اور بھاریوں کا غیر رسمی اجلاس ہو رہا تھا۔ چونکہ ان دونوں کو اس علاقے کی زبان نہ آتی تھی اس لئے ان کا وہاں جانا یا نہ جانا برابر ہی تھا۔

”جوزف نے واقعی انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ

جس وقت شو شو بیماری زندہ سلامت اور ٹھیک حالت میں آگ کے اس خوفناک الاؤ سے باہر آیا تھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے لیکن میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ جوزف کو اس ساری بات کا علم کیسے ہو گیا تھا۔" کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اسی لئے تو وہ مجھے کوئی پراسرار روح لگتی ہے لیکن ایک بات ہے اس نے اس سارے ڈرامے کا اختتام اس پراسرار انداز میں کیا ہے کہ کسی کو مداخلت کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا ورنہ یہ قبائلی لوگ تو بیماریوں کو دیوتاؤں سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں اگر انہیں پہلے جوزف کے اس اقدام کی بھٹک بھی پڑ جاتی تو وہ سارے ہم پر بھوکے درندوں کی طرح ٹوٹ پڑتے۔" صفر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف بے حد سمجھدار آدمی ہے اور پھر وہ قبایلیوں کی نفسیات سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ ویسے عمران صاحب کی یہ بات سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی ہے کہ الاؤ سمجھا کر سرنگ سلسلے لائی جائے اور تم نے دیکھا کہ جب شو شو بیماری اور مہا بیماری کی جلی ہوئی بڑیوں کے ساتھ ساتھ سرنگ سلسلے آئی تو سب قبایلیوں کے ذہن ہی بدل گئے تھے۔" کیپٹن شکیل نے کہا اور صفر نے اثبات میں سر ہلادیا اور ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے کہ جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا تھے۔ صفر اور کیپٹن شکیل دونوں عمران کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کی واپسی تو بہت جلدی ہو گئی۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ کو کافی دیر لگے گی۔" سلام دعا کے بعد صفر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس ویلا گونے تو قبایلیوں کی گایا ہی پلٹ کر رکھ دی ہے۔ عام سردار اور قبائلی تو ایک طرف قبیلوں کے بیماری بھی اب اندھیرے کی بجائے روشنی میں دلچسپی لینے لگ گئے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب اس مشن کا اصل ہیرو جوزف رہا ہے۔ اگر یہ آخری لمحات میں سسپنس اور پراسراریت سے بھرپور ڈرامہ نہ کرتا تو نجانے کیا نتیجہ نکلتا۔" صفر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں صفر۔ اصل ہیرو تو بس ہے۔ میں تو بس باس کا غلام ہوں۔" جوزف نے اتھانی انکسار اٹھتے ہوئے کہا۔

"ویسے جوزف یہ تو بتاؤ کہ تمہیں اس سرنگ کا علم کیسے ہوا۔" کیپٹن شکیل نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے وہاں کے ایک قبائلی نے راگو سکی اشاروں میں اس بارے میں بتا دیا تھا لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا تھا کیونکہ اتنا بڑا کام عام قبایلیوں کی نظروں سے چھپ کر نہ کیا جاسکتا تھا اور عام قبائلی مقدس رسومات میں کسی دھوکے بازی پر ہرگز یقین نہیں رکھتے۔ میں نے باس سے بات کی تو باس نے بتایا کہ شو شو چونکہ فریبی آدمی ہے اس لئے اس کی باقاعدہ انکوائری کی جائے۔ چنانچہ میں نے اپنے

طور پر انکوائری کی تو مجھے ساری حقیقت کا علم ہو گیا اور میں نے باس کو تفصیل بتا دی۔..... جوزف نے کہا۔

”اوہ۔ اس لئے عمران صاحب اس قدر مطمئن تھے ورنہ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ نتیجہ کیا نکلے گا۔“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں مطمئن اس لئے بھی تھا کہ شاہ صاحب کا خط پڑھنے کے بعد مجھے یقین آ گیا تھا کہ نتیجہ چاہے کسی بھی انداز میں نکلے، بہر حال ہمارے حق میں ہی نکلے گا کیونکہ ہم سچائی پر تھے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”راگو سکی کا اشارہ۔ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔“..... کمپٹن شکیل نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”جس طرح جہارے پاں شارٹ پنڈ ہوتی ہے یا کوڈ ہوتے ہیں اس طرح قبائلیوں میں بھی اپنی بات اشاروں میں اس انداز میں دوسروں تک پہنچانا کہ ارد گرد کے لوگوں کو اس کا علم نہ ہو سکے اسے راگو سکی کہتے ہیں اور اس سے مخصوص لوگ ہی واقف ہوتے ہیں۔“ جوزف کے جواب دینے سے پہلے عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”شو شو بجاری ہمارے سامنے ہی باہر آیا تھا ہمیں واقعی ایسی کوئی بات نظر نہ آئی تھی جس سے ہمیں اس بات کا احساس ہوتا کہ اس خوفناک الاؤ سے بچنے کے لیے کوئی خاص ترکیب استعمال کی گئی

ہے۔“..... صفدر نے کہا۔

”مجھے اور جوزف کو چونکہ سرنگ کے بارے میں معلوم ہو چکا تھا

اس لئے ہم دونوں شو شو بجاری کو اور نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

چونکہ تمہیں اس بارے میں معلوم نہ تھا اس لئے جہارا دھیان اس

طرف نہ گیا تھا۔ شو شو بجاری جب الاؤ میں داخل ہوا تھا تو اس وقت

اس کے جسم پر مٹی کی کوئی تہہ موجود نہ تھی لیکن جب وہ الاؤ سے

باہر آیا تو اس کے جسم پر مٹی اور پانی کی مٹی جلی ہو چکی سی تہہ موجود تھی

حالانکہ الاؤ میں سے گزرنے کے بعد ایسی پانی مٹی کی تہہ جسم پر

لگنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اب زمینی سرنگ کے اوپر چونکہ

خوفناک آگ جل رہی تھی اس لئے اوپر بے پناہ گرمی اور حدت تھی

اس کا اثر ظاہر ہے سرنگ کے اندر بھی ہونا تھا اس لئے جب شو شو

بجاری اس سرنگ میں انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا دوسری طرف پہنچا تو

اس کا جسم پیسینے میں ڈوب گیا اور ظاہر ہے سرنگ میں اترنے اور پھر

اوپر چڑھتے ہوئے مٹی کا لگ جانا بھی یقینی تھا اس لئے اس کے جسم پر

مٹی کی ہلکی سی تہہ چڑھ گئی تھی جیسے پانی مٹی یا کچر کی تہہ

ہو۔ چونکہ اس وقت ہر آدمی کے ذہن میں صرف شو شو بجاری کے اس

خوفناک الاؤ سے صحیح سلامت باہر آنے کی بات تھی اس لئے کسی کا

اس معمولی سی بات کی طرف دھیان ہی نہ جاسکتا تھا۔“..... عمران

نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے بے اختیار ایک

طویل سانس لیا۔

"عمران صاحب اگر سرنگ والی بات آپ کو معلوم نہ ہوتی اور آپ کو اس خوفناک الاؤ سے گزرنا پڑتا تو پھر کیا ہوتا..... اچانک صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوتا۔ وہی ہوتا جو منظور خدا ہوتا اور مجھے یقین ہے کہ شو شو پجاری تو دھوکے کی وجہ سے اس آگ کے الاؤ سے صحیح سلامت باہر آگیا تھا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صحیح سلامت باہر آجاتا۔" عمران نے انتہائی پر یقین لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے آپ کو حق الیقین کی دولت سے نوازا ہے۔" صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی اس کا کرم ہے لیکن سچ بات یہ ہے کہ میرے دل میں اس یقین کی بنیاد شاہ صاحب کا وہ خط تھا جس میں انہوں نے خصوصی طور پر حق کے اعلان اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حوالہ دیا تھا حالانکہ اس خط سے پہلے مجھے اس ویلا گو کے بارے میں کوئی علم نہ تھا اور نہ ہمارے ذہنوں میں یہ تصور کہیں موجود تھا کہ اس مشن کا انجام اس ویلا گو پر ہو گا اس لئے میرے دل میں یہ بات یقین سے بیٹھ گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ یقیناً اپنی رحمت کرے گا اور حقانیت سب پر ظاہر کر دے گا اور وہ قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔" عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جمو نیڈی کا دروازہ کھلا اور سکانا قبیلے کا

"حیرت انگیز۔ ویسے اس شو شو پجاری نے واقعی حیرت انگیز کام دکھایا ہے۔ کوئی آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس خوفناک آگ کو اس انداز میں بھی پار کیا جاسکتا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب شو شو پجاری جادو بھی جانتا تھا اور اس کے پاس شیطانی طاقتیں بھی تھیں اور پھر مہا پجاری تو تھا ہی شیطان کا پجاری لیکن جوزف اور جو انانے انہیں سب کے سامنے اٹھایا اور پھر اس خوفناک آگ میں بھی بچھنک دیا جہاں وہ جل کر راکھ ہو گئے تو ان کی جادو کی اور شیطانی طاقتوں نے ان کی مدد نہ کی۔"..... کمپشن تشکیل نے کہا تو صفدر بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"جوزف کے مطابق جادو اور شیطانی طاقتیں اس وقت حرکت میں آسکتی ہیں جب ان کو حرکت میں لانے والے کے قدم زمین پر ہوں۔ اگر شو شو پجاری اور مہا پجاری کو زمین پر کھڑا کر دیا جاتا تو پھر وہ آسانی سے قابو میں نہ آسکتے تھے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی ایسا ہی ہے۔" صفدر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے وچ ڈاکڑوں کے وچ ڈاکڑ کو رنی نے خاص طور پر یہ بات بتائی تھی اور چونکہ اس نے اس وقت میرے سر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اس لئے اس کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی۔"..... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے اس معصوم انداز پر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے۔" ناسطور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ناسطور صاحب ورنہ ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا؟" عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔
"وہی عمران صاحب شو شو پجاری نے جس انداز میں ویلا گو جیتنے کی ترکیب سچی اور اس پر خفیہ طور پر عمل بھی کیا یہ سب کچھ واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ واقعی ذہنی طور پر انتہائی شاطر تھا۔" ناسطور نے کہا۔

"ہاں۔ شو شو پجاری واقعی حد درجہ شاطر تھا۔ اس سے پہلے ہمارے ذہنوں میں یہی تھا کہ وہ کسی جڑی بوٹی کا رس استعمال کر کے اس آگ سے بچ جائے گا لیکن یہ سرنگ والا آئیڈیا تو ہمارے تصور میں بھی نہ تھا اور پھر جب ہم نے الاؤ بٹھانے کے بعد اس سرنگ کو دیکھا تو مجھے واقعی شو شو پجاری کی شیطانی ذہانت پر حیرت ہوئی۔ اس نے یہ سرنگ اس انداز میں بنائی تھی کہ شاید دنیا کا بڑے سے بڑا ماہر انجینئر بھی اس انداز میں سرنگ نہ بنوا سکتا۔" عمران نے کہا۔

"کیا کوئی خاص تکنیک استعمال کی گئی تھی؟" ناسطور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ انتہائی حیرت انگیز۔ اس نے الاؤ کے آغاز میں سرنگ کا دبانہ اس انداز میں بنوایا تھا کہ معمولی سے وزن سے وہ دہانہ کھل جاتا

سردار زاگو اندر داخل ہوا۔

"سردار عمران اسادان سے ناسطور آپ سے ملنے آیا ہے۔" سردار زاگو نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ارے کہاں ہیں وہ؟" عمران نے پوچھا۔

"باہر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پہلے میں آپ سے اجازت لے لوں۔" سردار زاگو نے کہا۔

"انہیں اندر بھجوادو۔" عمران نے کہا تو سردار زاگو سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔" چند لمحوں بعد ناسطور نے جمو نیڑی میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔ عمران اور اس کے سارے ساتھی اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کیسے آئے ہیں۔ آپ تو ڈکالا کے علاقے میں داخل ہی نہ ہوتے تھے؟" عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ اس ویلا گو نے اس سارے علاقے کے حالات یکسر ہی بدل دیئے ہیں۔ آپ صاحبان نے واقعی وہ کچھ نہ دکھایا ہے جو شاید اور کوئی نہ کر پاتا۔ بابا نمسان صاحب نے بھی آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو خصوصی طور پر سلام بھجوایا ہے اور عمران صاحب شاہ صاحب نے بھی آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کے لئے

”دلے اس ویلا گونے میری وہ ذہنی الجھن دور کر دی ہے ورنہ میں شروع سے آخر تک یہی سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہا تھا کہ آخر اس مشن کو کس انداز میں مکمل کیا جائے کہ شو شو بھاری اور اس کے ساتھیوں کی شکست اس انداز میں سامنے آئے کہ جس سے صدیوں سے یہاں رائج دیوی دیوتاؤں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی حقانیت قبائلیوں کے ذہنوں میں رائج ہو جائے اور واقعی اس ویلا گونے یہ مقصد پورا کر دیا ہے“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

اور پلک جھپکنے میں وہ سرنگ میں پہنچ جاتا اور یہ سرنگ نہ صرف خاصی گہری اور چوڑی تھی بلکہ اس کی دونوں سائیڈوں میں ہوا کے لئے ایسے مخصوص سوراخ موجود تھے جن کے سرے خاصے فاصلے پر رکھے گئے تھے تاکہ اندر دھواں نہ بھر جائے اور سرنگ کی ہوا بند نہ ہو جائے کہ اس میں داخل ہونے والا دم گھٹ کر مر جائے۔ پھر سرنگ کے اختتام میں اس انداز میں چڑھائی بنائی گئی تھی کہ آدمی خود بخود اوپر پہنچ جاتا اور سر کے معمولی سے دھکے سے دوسری طرف کا دہانہ بھی کھل جاتا تھا..... عمران نے کہا تو ناسطور کے پھرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”دلے عمران صاحب اگر آپ اس شو شو کے بعد اس الاؤ میں داخل ہوتے تو کیا یہ سرنگ سامنے نہ آ جاتی“..... صفدر نے کہا۔
”نہیں۔ دونوں گڑھوں میں الاؤ کی آگ بڑھ چکی تھی۔ تم نے دیکھا نہیں تھا کہ دونوں راستے کو تلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ یہ تو بعد میں جانے والے کے لئے اٹا انتہائی خوفناک ثابت ہو سکتے تھے۔“
عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”بہر حال جو کچھ بھی ہوا۔ ایک بات ہے کہ اس ویلا گونے دکالا کے علاقے میں خیر کی فتح کا ایسا باب کھول دیا ہے کہ اب انشاء اللہ جلد ہی اس پورے علاقے میں شیطانی اندھیروں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا“..... ناسطور نے کہا اور سب نے بے اختیار ہو کر انشاء اللہ کہا۔

جیوش چینل

مصنف
منظر کلیم ایم اے

جیوش چینل اسرائیل کی نئی تنظیم۔ جس کا سربراہ لارڈ یوفین تھا۔
لارڈ یوفین جس نے دعویٰ کیا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جیوش چینل کے ہاتھوں ہی ختم ہوگی۔
ایرو میڈائل لیبارٹری جس کی تباہی کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل پہنچ گئی۔
وہ لمحہ جب تور اور خاور دیوانہ وار ایرو میڈائل لیبارٹری کے ایریے میں داخل ہو گئے اور پھر وہاں قتل عام کا سا منظر نظر آنے لگا۔ مگر؟
وہ لمحہ جب تور ہٹ ہو کر یقینی موت کے پنجوں میں پھنس گیا۔ کیا واقعی تور ہلاک ہو گیا؟
جیوش چینل جس کے ہیڈ کوارٹر میں عمران اور اس کے ساتھی بے بسی کے عالم میں یقینی موت کو اپنی طرف بڑھتا دیکھتے رہے۔ پھر کیا ہوا؟
کیا عمران اور اس کے ساتھی جیوش چینل کا خاتمہ کر سکے یا خود کلیر اور جیوش چینل کے ہاتھوں موت کا شکار ہو گئے؟

انتہائی دلچسپ انتہائی سیریز میں
اور اس سب کے خاتمے کے لئے صرف ایک منظر اور ایک کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

بلیک ایرو

منظر کلیم
ایم اے

ایک یورپی ملک کی سرکاری ایجنسی۔ جس نے پاکیشیا کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری تباہ کرنے کا مشن بنایا۔
بلیک ایرو کا لیجنٹ۔ جس نے پاکیشیا پہنچ کر اپنی بے پناہ ذہانت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حقیقتاً ممکنہ کامیاب جانے پر مجبور کر دیا۔
جس نے اپنا مشن مکمل کر لیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی تلاش میں مابے مارے پھرتے رہے۔
انتہائی حیرت انگیز کردار۔ جس نے عمران کو بھی اپنی کارکردگی سے اعتراف نکلتے پر مجبور کر دیا۔
پاکیشیا کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری تباہ ہو گئی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بے بسی سے تماشہ دیکھتے رہ گئے۔

انتہائی دلچسپ انتہائی سیریز میں
اور اس سب کے خاتمے کے لئے صرف ایک منظر اور ایک کہانی

ایک منظر اور ایک کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

فیبین سوسائٹی

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

فیبین سوسائٹی | گریٹ لینڈ کی ایک خفیہ سوسائٹی۔ جس نے پاکیشیا میں بھی خصوصی نیٹ ورک قائم کر رکھا تھا۔
فیبین سوسائٹی | جسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہو گئی اور پھر اس کا رخ پاکیشیا کی طرف موڑ دیا گیا۔
فیبین سوسائٹی | جس کے ناقابل تخیر ہیڈ کوارٹر کو تخییر کرنے کے لئے عمران نے صالحہ کی قربانی دینے کا فیصلہ کر لیا۔

گلیا واقعی صالحہ کو دانست یقینی موت کے جبڑوں میں پھینک دیا گیا۔ یا؟
گلیا عمران فیبین سوسائٹی کو ختم کرنے میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا؟

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات پر مبنی

خصوصی پیشکش

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

مظہر کلیم ایم اے

کے ایک اور خیر پیشہ کشے

پرنس وینچل

پرنس وینچل — اپنے نام کی طرح عجیب و غریب اور نادر و ننگار شخصیت
حالتوں میں عمران کے بھتے دو جوتے آگے۔
بہنیدگی اور دغا میں کرکل فریدی سے بھی کہیں زیادہ اور
عیاری، پھر قس اور دانشمندی میں کیپٹن پرورد
بھتے اس کے آگے پائے بھرے۔

پرنس وینچل — ایک سی سی چوٹ شخصیت جس نے عمران کا ناٹھ بند کر لیا۔
عمران ایک بار پھر قیدیوں کا لٹوانا لیکر آ رہا ہے۔
شائع ہو گیا ہے — آج ہی اپنے قریبی مسائل سے طلبہ نہیں

یوسف برادرز۔ پبلشرز بجلیڈرز پاک گیٹ ملتان

سینکڑوں سٹیج پر پھیلے ہوا عمران کی زندگی کا انوکھا اور یادگار ایڈوینچر

فیس آف ڈیٹھ

مصنف
فیض کلیم
ایم اے

پہلی نمبر

بھاشا نہ۔ پاکیشا کا حلیف ملک جسے اسرائیل اور کافرستان نے
پاکیشا کی حمایت کرنے پر ہولناک سزا دینے کا فیصلہ کر لیا۔
فیس آف ڈیٹھ اور ریڈ آرمی اسرائیل کی دو ہولناک تنظیمیں جو بھاشا نہ پر
قیامت بن کر ٹوٹ پڑیں۔
فیس آف ڈیٹھ کا کرنل چارلس۔ آرمیڈ۔ میجر ہارنس۔ بابرٹ اور سینکڑوں
موت کے ہرکارے۔ ریڈ آرمی کا کرنل ہیرنج، میجر ہیرس اور بے شمار
کارکن جو مجسم موت تھے۔
بھاشا نہ کے منتے۔ بے گناہ اور معصوم عوام کا شکار کیلئے کے لئے کھلے عام
بھاشا نہ میں دندناتے پھر رہے تھے۔
اور پھر تباہی۔ ہولناک تباہی۔ دھماکے۔ خوفناک دھماکے
ٹویم۔ بجلی گھر۔ آئل ٹنک۔ مسافر بردار طیارے۔ ٹرینیں۔ سیاحی پارٹیاں
اور لیڈر۔ سب اس ہولناک تباہی کی زد میں آ گئے اور موت کے
مہیب سانچے پر پورے بھاشا نہ پر پھیلنے چلے گئے۔
فیس آف ڈیٹھ۔ پاکیشا کی سیکرٹ سروس پر مبنی نئی تنظیم جس کا لیڈر
تنویر تھا۔ وہی تنویر۔ جو صرف موت کی زبان میں بات کرنے کا نال

تھا۔ جو مجسم ناسٹ ڈیٹھ تھا۔

بلیک ڈیٹھ۔ عمران۔ ٹانگیر۔ جوزف اور جوہا پر مبنی تنظیم۔ جس
کا سربراہ مریت کو اپنے جلو میں لے کر چلنے کا عادی تھا۔
فیس آف ڈیٹھ اور ریڈ آرمی کے مقابلے میں ناسٹ ڈیٹھ اور بلیک ڈیٹھ
میدان میں اتر آئیں۔ انتہائی خوفناک اور روگٹے کھڑے کر دینے والے
جہازات ٹکراؤ کا آغاز ہو گیا۔
ناسٹ ڈیٹھ کے تنویر۔ صدیقی۔ نعمانی اور چوہان جنہوں نے دلیری
ہمت اور جرات کے نئے نشان قائم کر دیئے۔
بلیک ڈیٹھ کے عمران۔ جوزف اور جوہا۔ جن کے مقابلے میں آکر
ریڈ آرمی اور فیس آف ڈیٹھ کو پہلی بار معلوم ہوا کہ موت کا اصل روپ کیا ہے۔
ایک ایسا سنسنی خیز لمحہ۔ جب پوری ٹیم مفلوج اور بے بس ہو چکی تھی
اور فیس آف ڈیٹھ کے عیاش لیڈر کا ہاتھ جو لیا کی عصمت کی طرف
بڑھنے لگا۔ اور یہ وہی لمحہ تھا جب تنویر کے مفلوج جسم میں وحشت،
بربریت اور انتقام کے جذبول نے مل کر آتش فشاں کا روپ دھار لیا۔
اس لمحے کا انجام کیا ہوا۔؟
موت کی دلدل میں ڈوب ڈوب کر ابھرنے اور ابھر ابھر کر ڈوبنے والے
لمحات کی ہولناک کہانی۔ قطعی منفرد۔ موت کی سرسراہٹ میں ڈوبا ہوا اسپنسن۔
اور۔
دھماکوں۔ خون کھیلنے۔ فواروں اور پشترے۔ جسے انسانی اعضا مشتعل تیز فائر بجش
ایک ایسا ایڈوینچر اور دلنلائی ناول جس کی سطر اور صفحہ آپسے خراج تحسین پیش کر رہے ہیں گارڈیا۔
یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران میر نے میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

ٹاپ پرائز

مصنف: منظر کلیم ایم۔ اے

• ٹاپ پرائز۔ دنیا کا سب سے بڑا انعام جو سائنس، طب اور ادب کی انقلابی ریسرچ پر دیا جاتا تھا۔

• ٹاپ پرائز۔ ایک ایسا بین الاقوامی انعام، جس کا حصول نہ صرف کسی سائنسدان بلکہ اس کے ملک کے لئے بھی انتہائی قابل فخر سمجھا جاتا ہے۔

• ٹاپ پرائز۔ جب پالیسی کے ایک سائنسدان کو دیا جلتے لگا تو اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر سازشوں کا آغاز ہو گیا۔

• ٹاپ پرائز۔ پالیسیاتی سائنسدان کو جب اس کے حق کے باوجود اس انعام سے محروم رکھنے کی سازش ہوئے لگی تو عمران کو مجموعی میدان عمل میں کودنا پڑا۔ اور پھر ایک منفرد اور تیزخیز جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔

• ٹرومین۔ جو اس خوفناک سازش کے خلاف عمران کے ساتھی کی حیثیت سے سامنے آیا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں اس نے جب کام شروع کیا تو۔

• کرسٹائن۔ ویلٹن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی کا چیف جو پالیسیاتی سائنسدان کی بجائے اپنے ملک کے لئے ٹاپ پرائز حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیا وہ اس میں کامیاب ہو گیا یا۔

• کرسٹائن۔ ایک ایسا کردار جس نے ٹاپ پرائز کے حصول کے لئے معصوم بچوں پر انتہائی ہولناک تشدد کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔

• کرسٹائن۔ جو ویلٹن کارمن کی انتہائی خوفناک ایجنسی روٹ کا چیف تھا اور اس نے ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جب اپنی انتہائی خطرناک ایجنسی کو حرکت دی تو ٹرومین، عمران اور اس کے ساتھیوں پر یقینی موت کے سلتے پھلتے چلے گئے۔

• ٹاپ پرائز۔ جسے اس کے صمیم حقدار تک پہنچانے کے لئے ٹرومین عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے۔

• ٹاپ پرائز۔ آخر کار کس کے حصے میں آیا۔ کیا واقعی ٹاپ پرائز اس کے صمیم حقدار کو ملا۔ یا۔

وہ لمحہ

جب ٹائیگر کو ٹاپ پرائز دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ مگر عمران کو اس پر اعتراض تھا۔ کیوں۔

• انتہائی حیرت انگیز پھوٹشے۔ بین الاقوامی انعام کے پس منظر میں ہونے والی ایسی خوفناک سازش کی کہانی۔ جس سے دنیا ہمیشہ لاعلم رہی ہے۔

• بے پناہ جدوجہد۔ انتہائی تیز رفتار ایجنشیاں اور اعصاب شکن سپنس پر مشتمل ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کو جاسوسی ادب کی نئی جہتوں سے روشناس کرائے گا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران بریز میں سپنس اور ایکشن سے جھرپور ایک انتہائی منفرد کہانی۔

جولیا ناٹاپ ایکشن

مصنف: منظر کلیم ایم۔ اے۔

- ★ جولیا کو اغوا کر کے ایک خوفناک اور ناقابل علاج بیماری میں مبتلا کر دیا گیا۔ کیوں؟
- ★ ایک مجسم تنظیم کی ایسی گہری اور خطرناک سازش کہ عمران بھی اس سازش کا آلہ کار بننے پر مجبور ہو گیا۔
- ★ عمران۔ جس نے اپنے ہاتھوں خود جولیا کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے مجرموں کے حوالے کر دیا۔
- ★ مادام جیکی۔ ایک منفرد کردار۔ جس نے جولیا کی زندگی بچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مادام جیکی کون تھی؟
- ★ جولیا۔ جو مادام جیکی کا احسان اتارنے کے لئے ایک نیمیا اور روس۔ یاہ کے ایجنٹوں سے کیسی ہی ٹکرا گئی۔ ایسا خوفناک ٹکراؤ جس کا نتیجہ موت کے سوا اور کچھ نہ نکل سکتا تھا۔
- ★ جولیا شدید زخمی ہونے کے باوجود جب فارم میں آئی تو "جولیا ناٹاپ ایکشن" کا آغاز ہو گیا۔ ایسا ایکشن۔ جو صرف جولیا ہی مکمل کر سکتی تھی۔

★ عمران اور صفدر۔ جو جولیا اور مادام جیکی کو بچانے کی غرض سے یقینی موت کا شکار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

★ ایک ایکشن۔ جس سے جولیا۔ عمران اور صفدر کا کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر وہ تینوں ہی اس مشن کی خاطر اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ کیوں؟

★ وہ لمحہ۔ جب جولیا کے جسم پر انتہائی درندگی سے کوڑے برسے گئے اور جب عمران اور صفدر دونوں کار کے خوفناک اور جان لیوا ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گئے۔

★ جولیا کی زندگی کا ایک ایسا کارنامہ۔ جس پر شاید جولیا کو بھی ہمیشہ فخر رہے گا۔

★ اس مشن کا انجام کیا ہوا؟ جس سے کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود جولیا۔ عمران اور صفدر تینوں موت کے خوفناک پہنچوں میں پھنسنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

★ سپنس۔ ایکشن اور لمحہ پر لمحہ بدلتے ہوئے واقعات سے جھرپور ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں یقیناً شہکار کا درجہ رکھتی ہے۔



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ڈبل مشن	اول	کاسک سٹار	دوم
ڈبل مشن	دوم	ریڈ آرمی	اول
ریڈ اتھارٹی	اول	ریڈ آرمی	دوم
ریڈ اتھارٹی	دوم	ریڈ آرمی نیٹ ورک	اول
لاسٹ	مکمل	ریڈ آرمی نیٹ ورک	دوم
ڈارک آئی	اول	ریڈ فلیگ	مکمل
ڈارک آئی	دوم	پریل پائینٹ	مکمل
سینک کلرز	مکمل	مکمل وہ چہرے	مکمل
شورمان	اول	کراؤن ایجنسی	مکمل
شورمان	دوم	فیمن سوسائٹی	اول
سی ایگل	مکمل	فیمن سوسائٹی	دوم
سی ایگل	دوم	ہاٹ موو	مکمل
چیف ایجنٹ	اول	مکمل مشن	مکمل
چیف ایجنٹ	دوم	میرما سٹر گروپ	مکمل
ایگرو سٹار	مکمل	تھرڈ بال مشن	مکمل
کاسک سٹار	اول	فورٹ ڈیم	مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان